حزقی ایل

اللہ کے رتھ کی رویا

1 3-1 جب مَیں یعنی امام حزقی ایل بن بوزی تیس سال
کا تھا تو مَیں یہوداہ کے جلاوطنوں کے ساتھ ملکِ بابل کے
دریا کِبار کے کنارے ٹھہرا ہوا تھا۔ یہویاکین بادشاہ کو
جلاوطن ہوئے پانچ سال ہو گئے تھے۔ چوتھے مہینے کے
پانچویں دن* آسمان کھل گیا اور اللہ نے مجھ پر مختلف
رویائیں ظاہر کیں۔ اُس وقت رب مجھ سے ہم کلام ہوا،
اور اُس کا ہاتھ مجھ پر آ ٹھہرا۔
4 رویا میں مَیں نے زبردست آندھی دیکھی جس نے
شمال سے آ کر بڑا بادل میرے پاس پہنچایا۔ بادل میں چمکتی
دمکتی آگ نظر آئی، اور وہ تیز روشنی سے گھرا ہوا تھا۔ آگ کا
مرکز چمک دار دھات کی طرح تمتما رہا تھا۔
5 آگ میں چار جانداروں جیسے چل رہے تھے جن
کی شکل وصورت انسانی تھی۔ 6 لیکن ہر ایک کے چار چہرے
اور چار پَر تھے۔ 7 اُن کی ٹانگیں انسانوں جیسی سیدھی تھیں،
لیکن پاؤں کے تلوے بچھڑوں کے سے کُھر تھے۔ وہ پالش
کئے ہوئے پیتل کی طرح جگمگا رہے تھے۔ 8 چاروں کے
چہرے اور پَر تھے، اور چاروں پَروں کے نیچے انسانی ہاتھ
دکھائی دیئے۔ 9 جاندار اپنے پَروں سے ایک دوسرے کو چھو
رہے تھے۔ چلتے وقت مڑنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ ہر
ایک کے چار چہرے چاروں طرف دیکھتے تھے۔ جب کبھی کسی
سمت جانا ہوتا تو اُسی سمت کا چہرہ چل پڑتا۔ 10 چاروں
کے چہرے ایک جیسے تھے۔ سامنے کا چہرہ انسان کا، دائیں
طرف کا چہرہ شیر ببر کا، بائیں طرف کا چہرہ بَیل کا اور پیچھے
کا چہرہ عقاب کا تھا۔ 11 اُن کے پَر اوپر کی طرف پھیلے
ہوئے تھے۔ دو پَر بائیں اور دائیں ہاتھ کے جانداروں سے
لگتے تھے، اور دو پَر اُن کے جسموں کو ڈھانپے رکھتے تھے۔
12 جہاں بھی اللہ کا روح جانا چاہتا تھا وہاں یہ جاندار چل
پڑتے۔ اُنہیں مڑنے کی ضرورت نہیں تھی، کیونکہ وہ ہمیشہ
اپنے چاروں چہروں میں سے ایک کا رخ اختیار کرتے تھے۔
13 جانداروں کے بیچ میں ایسا لگ رہا تھا جیسے
کوئلے دہک رہے ہوں، کہ اُن کے درمیان مشعلیں اِدھر
اُدھر چل رہی ہوں۔ جھلملاتی آگ میں سے بجلی بھی چمک
کر نکلتی تھی۔ 14 جاندار خود اِتنی تیزی سے اِدھر اُدھر گھوم
رہے تھے کہ بادل کی بجلی جیسے نظر آ رہے تھے۔
15 جب مَیں نے غور سے اُن پر نظر ڈالی تو دیکھا
کہ ہر ایک جاندار کے پاس پہیہ ہے جو زمین کو چھو رہا
ہے۔ 16 لگتا تھا کہ چاروں پہیئے پکھراج* سے بنے ہوئے
ہیں۔ چاروں ایک جیسے تھے۔ ہر پہیئے کے اندر ایک اَور
پہیہ زاویۂ قائمہ میں گھوم رہا تھا، 17 اِس لئے وہ مڑے بغیر
ہر رخ اختیار کر سکتے تھے۔ 18 اُن کے لمبے چکر خوف ناک
تھے، اور چکروں کی ہر جگہ پر آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔
19 جب چار جاندار چلتے تو چاروں پہیئے بھی ساتھ چلتے،
جب جاندار زمین سے اُڑتے تو پہیئے بھی ساتھ اُڑتے تھے۔
20 جہاں بھی اللہ کا روح جاتا وہاں جاندار بھی جاتے
تھے۔ پہیئے بھی اُڑ کر ساتھ ساتھ چلتے تھے، کیونکہ جانداروں
کی روح پہیوں میں تھی۔ 21 جب کبھی جاندار چلتے تو یہ بھی
چلتے، جب رُک جاتے تو یہ بھی رُک جاتے، جب اُڑتے

*31 جولائی

*topas

تو یہ بھی اُڑتے۔ کیونکہ جانداروں کی روح پہیوں میں تھی۔

22 جانداروں کے سروں کے اوپر گنبد سا پھیلا ہوا تھا جو صاف شفاف بلور جیسی لگ رہا تھا۔ اُسے دیکھ کر انسان گھبرا جاتا تھا۔ 23 چاروں جاندار اِس گنبد کے نیچے تھے، اور ہر ایک اپنے پَروں کو پھیلا کر ایک سے بائیں طرف کے ساتھی اور دوسرے سے دائیں طرف کے ساتھی کو چھو رہا تھا۔ باقی دو پَروں سے وہ اپنے جسم کو ڈھانپے رکھتا تھا۔ 24 چلتے وقت اُن کے پَروں کا شور مجھ تک پہنچا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے قریب ہی زبردست آبشار بہہ رہی ہو، کہ قادرِ مطلق کوئی بات فرما رہا ہو، یا کہ کوئی لشکر حرکت میں آ گیا ہو۔ رُکتے وقت وہ اپنے پَروں کو نیچے لٹکنے دیتے تھے۔

25 پھر گنبد کے اوپر سے آواز سنائی دی، اور جانداروں نے رُک کر اپنے پروں کو لٹکنے دیا۔ 26 مَیں نے دیکھا کہ اُن کے سروں کے اوپر کے گنبد پر سنگِ لاجورد* کا تخت سا نظر آ رہا ہے جس پر کوئی بیٹھا تھا جس کی شکل وصورت انسان کی مانند ہے۔ 27 لیکن کمر سے لے کر سر تک وہ چمک دار دھات کی طرح تمتما رہا تھا، جبکہ کمر سے لے کر پاؤں تک آگ کی مانند بھڑک رہا تھا۔ تیز روشنی اُس کے اردگرد جھلملا رہی تھی۔ 28 اُسے دیکھ کر قوسِ قزح کی وہ آب و تاب یاد آتی تھی جو بارش ہوتے وقت بادل میں دکھائی دیتی ہے۔ یوں رب کا جلال نظر آیا۔ یہ دیکھتے ہی مَیں اوندھے منہ گر گیا۔ اِسی حالت میں کوئی مجھ سے بات کرنے لگا۔

حزقی ایل کی بلاہٹ، طومار کی رویا

2 وہ بولا، ”اے آدم زاد، کھڑا ہو جا! مَیں تجھ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔“ 2 جونہی وہ مجھ سے ہم کلام ہوا تو روح نے مجھ میں آ کر مجھے کھڑا کر دیا۔ پھر مَیں نے آواز کو یہ کہتے ہوئے سنا،

3 ”اے آدم زاد، مَیں تجھے اسرائیلیوں کے پاس بھیج رہا ہوں، ایک ایسی سرکش قوم کے پاس جس نے مجھ سے بغاوت کی ہے۔ شروع سے لے کر آج تک وہ اپنے باپ دادا سمیت مجھ سے بے وفا رہے ہیں۔ 4 جن لوگوں کے پاس مَیں تجھے بھیج رہا ہوں وہ بے شرم اور ضدی ہیں۔ اُنہیں وہ کچھ سنا دے جو رب قادرِ مطلق فرماتا ہے۔ 5 خواہ یہ باغی سنیں یا نہ سنیں، وہ ضرور جان لیں گے کہ ہمارے درمیان نبی برپا ہوا ہے۔ 6 اے آدم زاد، اُن سے یا اُن کی باتوں سے مت ڈرنا۔ گو تُو کانٹے دار جھاڑیوں سے گھرا رہے گا اور تجھے بچھوؤں کے درمیان بسنا پڑے گا تو بھی خوف زدہ نہ ہو۔ نہ اُن کی باتوں سے خوف کھانا، نہ اُن کے رویے سے دہشت کھانا۔ کیونکہ یہ قوم سرکش ہے۔ 7 خواہ یہ سنیں یا نہ سنیں لازم ہے کہ تُو میرے پیغامات اُنہیں سنائے۔ کیونکہ وہ باغی ہی ہیں۔ 8 اے آدم زاد، جب مَیں تجھ سے ہم کلام ہوں گا تو دھیان دے اور اِس سرکش قوم کی طرح بغاوت مت کرنا۔ اپنے منہ کو کھول کر وہ کچھ کھا جو مَیں تجھے کھلاتا ہوں۔“

9 تب ایک ہاتھ میری طرف بڑھا ہوا نظر آیا جس میں طومار تھا۔ 10 طومار کو کھولا گیا تو مَیں نے دیکھا کہ اُس میں آگے بھی اور پیچھے بھی ماتم اور آہ و زاری قلم بند ہوئی ہے۔

3 اُس نے فرمایا، ”اے آدم زاد، جو کچھ تجھے دیا جا رہا ہے اُسے کھا لے! طومار کو کھا، پھر جا کر اسرائیلی قوم سے مخاطب ہو جا۔“ 2 مَیں نے اپنا منہ کھولا تو اُس نے مجھے

*lapis lazuli

طومار کھلایا۔ 3 ساتھ ساتھ اُس نے فرمایا، ”آدم زاد، جو
طومار مَیں تجھے کھلاتا ہوں اُسے کھا، پیٹ بھر کر کھا!“ جب
مَیں نے اُسے کھایا تو شہد کی طرح میٹھا لگا۔

4 تب اللہ مجھ سے ہم کلام ہوا، ”اے آدم زاد، اب
جا کر اسرائیلی گھرانے کو میرے پیغامات سنا دے۔ 5 مَیں
تجھے ایسی قوم کے پاس نہیں بھیج رہا جس کی اجنبی زبان
تجھے سمجھ نہ آئے بلکہ تجھے اسرائیلی قوم کے پاس بھیج رہا
ہوں۔ 6 بے شک ایسی بہت سی قومیں ہیں جن کی اجنبی
زبانیں تجھے نہیں آتیں، لیکن اُن کے پاس مَیں تجھے نہیں
بھیج رہا۔ اگر مَیں تجھے اُنہی کے پاس بھیجتا تو وہ ضرور تیری
سنتیں۔ 7 لیکن اسرائیلی گھرانا تیری سننے کے لئے تیار نہیں
ہو گا، کیونکہ وہ میری سننے کے لئے تیار ہی نہیں۔ کیونکہ
پوری قوم کا ماتھا سخت اور دل اَڑا ہوا ہے۔ 8 لیکن مَیں نے
تیرا چہرہ بھی اُن کے چہرے جیسا سخت کر دیا، تیرا ماتھا بھی
اُن کے ماتھے جیسا مضبوط کر دیا ہے۔ 9 تُو اُن کا مقابلہ کر
سکے گا، کیونکہ مَیں نے تیرے ماتھے کو ہیرے جیسا مضبوط،
چقماق جیسا پائے دار کر دیا ہے۔ گو یہ قوم باغی ہے تو بھی اُن
سے خوف نہ کھا، نہ اُن کے سلوک سے دہشت زدہ ہو۔“

10 اللہ نے مزید فرمایا، ”اے آدم زاد، میری ہر بات
پر دھیان دے کر اُسے ذہن میں بٹھا۔ 11 اب روانہ ہو کر
اپنی قوم کے اُن افراد کے پاس جا جو بابل میں جلاوطن
ہوئے ہیں۔ اُنہیں وہ کچھ سنا دے جو ربِ قادرِ مطلق اُنہیں
بتانا چاہتا ہے، خواہ وہ سنیں یا نہ سنیں۔“

12 پھر اللہ کے روح نے مجھے وہاں سے اُٹھایا۔
جب رب کا جلال اپنی جگہ سے اُٹھا تو مَیں نے اپنے پیچھے
ایک گڑگڑاتی آواز سنی۔ 13 فضا چاروں جانداروں کے شور
سے گونج اُٹھی جب اُن کے پَر ایک دوسرے سے لگنے اور
اُن کے پہیئے گھومنے لگے۔ 14 اللہ کا روح مجھے اُٹھا کر
وہاں سے لے گیا، اور مَیں تلخ مزاجی اور بڑی سرگرمی سے
روانہ ہوا۔ کیونکہ رب کا ہاتھ زور سے مجھ پر ٹھہرا ہوا تھا۔
15 چلتے چلتے مَیں دریائے کبار کی آبادی تل ابیب میں
رہنے والے جلاوطنوں کے پاس پہنچ گیا۔ مَیں اُن کے
درمیان بیٹھ گیا۔ سات دن تک میری حالت گم صم رہی۔

میری قوم کو آگاہ کر!

16 سات دن کے بعد رب مجھ سے ہم کلام ہوا،
17 ”اے آدم زاد، مَیں نے تجھے اسرائیلی قوم پر پہرے دار
بنایا، اِس لئے جب بھی تجھے مجھ سے کلام ملے تو اُنہیں
میری طرف سے آگاہ کر!

18 مَیں تیرے ذریعے بے دین کو اطلاع دوں گا
کہ اُسے مرنا ہی ہے تاکہ وہ اپنی بُری راہ سے ہٹ کر بچ
جائے۔ اگر تُو اُسے یہ پیغام نہ پہنچائے، نہ اُسے تنبیہ کرے
اور وہ اپنے قصور کے باعث مر جائے تو مَیں تجھے ہی اُس
کی موت کا ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔ 19 لیکن اگر وہ تیری
تنبیہ پر اپنی بے دینی اور بُری راہ سے نہ ہٹے تو یہ الگ
بات ہے۔ بے شک وہ مرے گا، لیکن تُو ذمہ دار نہیں
ٹھہرے گا بلکہ اپنی جان کو چھڑائے گا۔

20 جب راست باز اپنی راست بازی کو چھوڑ کر بُری
راہ پر آ جائے گا تو مَیں تجھے اُسے آگاہ کرنے کی ذمہ داری
دوں گا۔ اگر تُو یہ کرنے سے باز رہا تو تُو ہی ذمہ دار
ٹھہرے گا جب مَیں اُسے ٹھوکر کھلا کر مار ڈالوں گا۔ اُس
وقت اُس کے راست کام یاد نہیں رہیں گے بلکہ وہ اپنے
گناہ کے سبب سے مرے گا۔ لیکن تُو ہی اُس کی موت کا
ذمہ دار ٹھہرے گا۔ 21 لیکن اگر تُو اُسے تنبیہ کرے اور وہ
اپنے گناہ سے باز آئے تو وہ میری تنبیہ کو قبول کرنے کے
باعث بچے گا، اور تُو بھی اپنی جان کو چھڑائے گا۔“

22 وہیں رب کا ہاتھ دوبارہ مجھ پر آ ٹھہرا۔ اُس نے فرمایا، ”اُٹھ، یہاں سے نکل کر وادی کے کھلے میدان میں چلا جا! وہاں مَیں تجھ سے ہم کلام ہوں گا۔“

23 مَیں اُٹھا اور نکل کر وادی کے کھلے میدان میں چلا گیا۔ جب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رب کا جلال وہاں یوں موجود ہے جس طرح پہلی رویا میں دریائے کبار کے کنارے پر تھا۔ مَیں منہ کے بل گر گیا۔ **24** تب اللہ کے روح نے آ کر مجھے دوبارہ کھڑا کیا اور فرمایا، ”اپنے گھر میں جا کر اپنے پیچھے کنڈی لگا۔ **25** اے آدم زاد، لوگ تجھے رسیوں میں جکڑ کر بند رکھیں گے تاکہ تُو نکل کر دوسروں میں نہ پھر سکے۔ **26** مَیں ہونے دوں گا کہ تیری زبان تالو سے چپک جائے اور تُو خاموش رہ کر اُنہیں ڈانٹ نہ سکے۔ کیونکہ یہ قوم سرکش ہے۔ **27** لیکن جب بھی مَیں تجھ سے ہم کلام ہوں گا تو تیرے منہ کو کھولوں گا۔ تب تُو میرا کلام سنا کر کہے گا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے!‘ تب جو سننے کے لئے تیار ہو وہ سنے، اور جو تیار نہ ہو وہ نہ سنے۔ کیونکہ یہ قوم سرکش ہے۔

یروشلم کا محاصرہ

4 اے آدم زاد، اب ایک کچی اینٹ لے اور اُسے اپنے سامنے رکھ کر اُس پر یروشلم شہر کا نقشہ کندہ کر۔ **2** پھر یہ نقشہ شہر کا محاصرہ دکھانے کے لئے استعمال کر۔ برج اور پشتے بنا کر گھیرا ڈال۔ یروشلم کے باہر لشکرگاہ لگا کر شہر کے اردگرد قلعہ شکن مشینیں تیار رکھ۔ **3** پھر لوہے کی پلیٹ لے کر اپنے اور شہر کے درمیان رکھ۔ اِس سے مراد لوہے کی دیوار ہے۔ شہر کو گھور گھور کر ظاہر کر کہ تُو اُس کا محاصرہ کر رہا ہے۔ اِس نشان سے تُو دکھائے گا کہ اسرائیلیوں کے ساتھ کیا کچھ ہونے والا ہے۔

4-5 اِس کے بعد اپنے بائیں پہلو پر لیٹ کر علامتی طور پر ملکِ اسرائیل کی سزا پا۔ جتنے بھی سال وہ گناہ کرتے آئے ہیں اُتنے ہی دن تجھے اِسی حالت میں لیٹے رہنا ہے۔ وہ 390 سال گناہ کرتے رہے ہیں، اِس لئے تُو 390 دن اُن کے گناہوں کی سزا پائے گا۔ **6** اِس کے بعد اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جا اور ملکِ یہوداہ کی سزا پا۔ مَیں نے مقرر کیا ہے کہ تُو 40 دن یہ کرے، کیونکہ یہوداہ 40 سال گناہ کرتا رہا ہے۔ **7** گھیرے ہوئے شہر یروشلم کو گھور گھور کر اپنے ننگے بازو سے اُسے دھمکی دے اور اُس کے خلاف پیش گوئی کر۔ **8** ساتھ ساتھ مَیں تجھے رسیوں میں جکڑ لوں گا تاکہ تُو اُتنے دن کروٹیں بدل نہ سکے جتنے دن تیرا محاصرہ کیا جائے گا۔

9 اب کچھ گندم، جَو، لوبیا، مسور، باجرہ اور یہاں مستعمل گھٹیا قسم کا گندم جمع کر کے ایک ہی برتن میں ڈال۔ بائیں پہلو پر لیٹتے وقت یعنی پورے 390 دن اِنہی سے روٹی بنا کر کھا۔ **10-11** فی دن تجھے روٹی کا ایک پاؤ کھانے اور پانی کا پونا لٹر پینے کی اجازت ہے۔ یہ چیزیں احتیاط سے تول کر مقررہ اوقات پر کھا اور پی۔ **12** روٹی کو جَو کی روٹی کی طرح تیار کر کے کھا۔ ایندھن کے لئے انسان کا فضلہ استعمال کر۔ دھیان دے کہ سب اِس کے گواہ ہوں۔“ **13** رب نے فرمایا، ”جب مَیں اسرائیلیوں کو دیگر اقوام میں منتشر کروں گا تو اُنہیں ناپاک روٹی کھانی پڑے گی۔“

14 یہ سن کر مَیں بول اُٹھا، ”ہائے، ہائے! اے رب قادرِ مطلق، مَیں کبھی بھی ناپاک نہیں ہوا۔ جوانی سے لے کر آج تک مَیں نے کبھی بھی ایسے جانور کا گوشت نہیں کھایا جسے ذبح نہیں کیا گیا تھا یا جسے جنگلی جانوروں نے پھاڑا تھا۔ ناپاک گوشت کبھی میرے منہ میں نہیں آیا۔“

15 تب رب نے جواب دیا، ”ٹھیک ہے، روٹی کو
بنانے کے لئے تُو انسان کے فضلے کے بجائے گوبر استعمال
کر سکتا ہے۔ مَیں تجھے اِس کی اجازت دیتا ہوں۔“
16 اُس نے مزید فرمایا، ”اے آدم زاد، مَیں یروشلم
میں روٹی کا بندوبست ختم ہو جانے دوں گا۔ تب لوگ اپنا کھانا
بڑی احتیاط سے اور پریشانی میں تول تول کر کھائیں گے۔
وہ پانی کا قطرہ قطرہ گن کر اُسے لرزتے ہوئے پئیں گے۔
17 کیونکہ کھانے اور پانی کی قلت ہو گی۔ سب مل کر تباہ
ہو جائیں گے، سب اپنے گناہوں کے سبب سے سڑ
جائیں گے۔

یروشلم کے خلاف تلوار

5 اے آدم زاد، تیز تلوار لے کر اپنے سر کے بال اور
داڑھی منڈوا۔ پھر ترازو میں بالوں کو تول کر تین حصوں میں
تقسیم کر۔ 2 کچی اینٹ پر کندہ یروشلم کے نقشے کے ذریعے
ظاہر کر کہ شہر کا محاصرہ ختم ہو گیا ہے۔ پھر بالوں کی ایک
تہائی شہر کے نقشے کے بیچ میں جلا دے، ایک تہائی تلوار سے
مار مار کر شہر کے ارد گرد زمین پر گرنے دے، اور ایک تہائی
ہَوا میں اُڑا کر منتشر کر۔ کیونکہ مَیں اِسی طرح اپنی تلوار کو
میان سے کھینچ کر لوگوں کے پیچھے پڑ جاؤں گا۔ 3 لیکن
بالوں میں سے تھوڑے بچا لے اور اپنی جھولی میں
لپیٹ کر محفوظ رکھ۔ 4 پھر اِن میں سے کچھ لے اور آگ
میں پھینک کر بھسم کر۔ یہی آگ اسرائیل کے پورے
گھرانے میں پھیل جائے گی۔“
5 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ”یہی یروشلم کی حالت
ہے! گو مَیں نے اُسے دیگر اقوام کے درمیان رکھ کر دیگر
ممالک کا مرکز بنا دیا 6 تو بھی وہ میرے احکام اور ہدایات
سے سرکش ہو گیا ہے۔ گرد و نواح کی اقوام و ممالک کی نسبت
اُس کی حرکتیں کہیں زیادہ بُری ہیں۔ کیونکہ اُس کے باشندوں
نے میرے احکام کو رد کر کے میری ہدایات کے مطابق
زندگی گزارنے سے انکار کر دیا ہے۔“ 7 رب قادرِ مطلق
فرماتا ہے، ”تمہاری حرکتیں ارد گرد کی قوموں کی نسبت کہیں
زیادہ بُری ہیں۔ نہ تم نے میری ہدایات کے مطابق زندگی
گزاری، نہ میرے احکام پر عمل کیا۔ بلکہ تم اِتنے شرارتی
تھے کہ گرد و نواح کی اقوام کے رسم و رواج سے بھی بدتر
زندگی گزارنے لگے۔“ 8 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے،
”اے یروشلم، اب مَیں خود تجھ سے نپٹ لوں گا۔ دیگر اقوام
کے دیکھتے دیکھتے مَیں تیری عدالت کروں گا۔ 9 تیری
گھنونی بُت پرستی کے سبب سے مَیں تیرے ساتھ ایسا سلوک
کروں گا جیسا مَیں نے پہلے کبھی نہیں کیا ہے اور آئندہ بھی
کبھی نہیں کروں گا۔ 10 تب تیرے درمیان باپ اپنے
بیٹوں کو اور بیٹے اپنے باپ کو کھائیں گے۔ مَیں تیری
عدالت یوں کروں گا کہ جتنے بچیں گے وہ سب ہَوا میں اُڑ
کر چاروں طرف منتشر ہو جائیں گے۔“
11 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ”میری حیات کی قسم،
تُو نے اپنے گھنونے بُتوں اور رسم و رواج سے میرے مقدِس
کی بےحرمتی کی ہے، اِس لئے مَیں تجھے منڈوا کر تباہ کر
دوں گا۔ نہ مَیں تجھ پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا۔
12 تیرے باشندوں کی ایک تہائی مہلک بیماریوں اور کال
سے شہر میں ہلاک ہو جائے گی۔ دوسری تہائی تلوار کی زد
میں آ کر شہر کے ارد گرد مر جائے گی۔ تیسری تہائی کو مَیں
ہَوا میں اُڑا کر منتشر کر دوں گا اور پھر تلوار کو میان سے کھینچ
کر اُن کا پیچھا کروں گا۔ 13 یوں میرا قہر ٹھنڈا ہو جائے گا اور
مَیں انتقام لے کر اپنا غصہ اُتاروں گا۔ تب وہ جان لیں گے
کہ مَیں، رب غیرت میں اُن سے ہم کلام ہوا ہوں۔
14 مَیں تجھے ملبے کا ڈھیر اور ارد گرد کی اقوام کی

لعن طعن کا نشانہ بنا دوں گا۔ ہر گزرنے والا تیری حالت
دیکھ کر ’توبہ توبہ‘ کہے گا۔ 15 جب میرا غضب تجھ پر ٹوٹ
پڑے گا اور مَیں تیری سخت عدالت اور سرزنش کروں گا تو
اُس وقت تُو پڑوس کی اقوام کے لئے مذاق اور لعنت
ملامت کا نشانہ بن جائے گا۔ تیری حالت کو دیکھ کر اُن کے
رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ محتاط رہنے کا سبق
سیکھیں گے۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔

16 اے یروشلم کے باشندو، مَیں کال کے مہلک اور
تباہ کن تیر تم پر برساؤں گا تاکہ تم ہلاک ہو جاؤ۔ کال یہاں
تک زور پکڑے گا کہ کھانے کا بندوبست ختم ہو جائے گا۔
17 مَیں تمہارے خلاف کال اور وحشی جانور بھیجوں گا تاکہ
تُو بے اولاد ہو جائے۔ مہلک بیماریاں اور قتل و غارت
تیرے بیچ میں سے گزرے گی، اور مَیں تیرے خلاف تلوار
چلاؤں گا۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔“

بلندیوں پر مزاروں کی عدالت

6 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، اسرائیل
کے پہاڑوں کی طرف رخ کر کے اُن کے خلاف نبوت کر۔
3 اُن سے کہہ، ’اے اسرائیل کے پہاڑو، رب قادرِ مطلق
کا کلام سنو! وہ پہاڑوں، پہاڑیوں، گھاٹیوں اور وادیوں
کے بارے میں فرماتا ہے کہ مَیں تمہارے خلاف تلوار چلا کر
تمہاری اونچی جگہوں کے مندروں کو تباہ کر دوں گا۔ 4 جن
قربان گاہوں پر تم اپنے جانور اور بخور جلاتے ہو وہ ڈھا
دوں گا۔ مَیں تیرے مقتولوں کو تیرے بتوں کے سامنے ہی
پھینک چھوڑوں گا۔ 5 مَیں اسرائیلیوں کی لاشوں کو اُن کے
بتوں کے سامنے ڈال کر تمہاری ہڈیوں کو تمہاری قربان گاہوں
کے ارد گرد بکھیر دوں گا۔ 6 جہاں بھی تم آباد ہو وہاں
تمہارے شہر کھنڈرات بن جائیں گے اور اونچی جگہوں کے
مندر مسمار ہو جائیں گے۔ کیونکہ لازم ہے کہ جن قربان گاہوں
پر تم اپنے جانور اور بخور جلاتے ہو وہ خاک میں ملائی
جائیں، کہ تمہارے بتوں کو پاش پاش کیا جائے، کہ تمہاری
بت پرستی کی چیزیں نیست و نابود ہو جائیں۔ 7 مقتول
تمہارے درمیان گر کر پڑے رہیں گے۔ تب تم جان لو گے
کہ مَیں ہی رب ہوں۔

8 لیکن مَیں چند ایک کو زندہ چھوڑوں گا۔ کیونکہ جب
تمہیں دیگر ممالک اور اقوام میں منتشر کیا جائے گا تو کچھ
تلوار سے بچے رہیں گے۔ 9 جب یہ لوگ قیدی بن کر
مختلف ممالک میں لائے جائیں گے تو اُنہیں میرا خیال
آئے گا۔ اُنہیں یاد آئے گا کہ مجھے کتنا غم کھانا پڑا جب اُن
کے زناکار دل مجھ سے دُور ہوئے اور اُن کی آنکھیں اپنے
بتوں سے زنا کرتی رہیں۔ تب وہ یہ سوچ کر کہ ہم نے کتنا
بُرا کام کیا اور کتنی مکروہ حرکتیں کی ہیں اپنے آپ سے گھن
کھائیں گے۔ 10 اُس وقت وہ جان لیں گے کہ مَیں
رب ہوں، کہ اُن پر یہ آفت لانے کا اعلان کرتے وقت
مَیں خالی باتیں نہیں کر رہا تھا۔‘“

11 پھر رب قادرِ مطلق نے مجھ سے فرمایا، ”تالیاں
بجا کر پاؤں زور سے زمین پر مار! ساتھ ساتھ یہ کہہ،
’اسرائیلی قوم کی گھنونی حرکتوں پر افسوس! وہ تلوار، کال اور
مہلک بیماریوں کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائیں گے۔ 12 جو
دُور ہے وہ مہلک وبا سے مر جائے گا، جو قریب ہے وہ تلوار
سے قتل ہو جائے گا، اور جو بچ جائے وہ بھوکوں مرے گا۔
یوں مَیں اپنا غضب اُن پر نازل کروں گا۔ 13 وہ جان
لیں گے کہ مَیں رب ہوں جب اُن کے مقتول اُن کے
بتوں کے درمیان، اُن کی قربان گاہوں کے ارد گرد، ہر
پہاڑ اور پہاڑ کی چوٹی پر اور ہر ہرے درخت اور بلوط کے
گھنے درخت کے سائے میں نظر آئیں گے۔ جہاں بھی وہ

اپنے بتوں کو خوش کرنے کے لئے کوشاں رہے وہاں اُن کی
لاشیں پائی جائیں گی۔ 14 مَیں اپنا ہاتھ اُن کے خلاف اُٹھا
کر ملک کو یہوداہ کے ریگستان سے لے کر دِبلہ تک تباہ کر
دوں گا۔ اُن کی تمام آبادیاں ویران و سنسان ہو جائیں گی۔
تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

ملک کا بُرا انجام

7 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، رب
قادرِ مطلق ملکِ اسرائیل سے فرماتا ہے کہ تیرا انجام قریب
ہی ہے! جہاں بھی دیکھو، پورا ملک تباہ ہو جائے گا۔ 3 اب
تیرا ستیاناس ہونے والا ہے، مَیں خود اپنا غضب تجھ پر
نازل کروں گا۔ مَیں تیرے چال چلن کو پرکھ پرکھ کر تیری
عدالت کروں گا، تیری مکروہ حرکتوں کا پورا اجر دوں گا۔ 4 نہ
مَیں تجھ پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا بلکہ تجھے تیرے
چال چلن کا مناسب اجر دوں گا۔ کیونکہ تیری مکروہ حرکتوں کا
بیج تیرے درمیان ہی اُگ کر پھل لائے گا۔ تب تم جان
لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

5 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ”آفت پر آفت ہی آ
رہی ہے۔ 6 تیرا انجام، ہاں، تیرا انجام آ رہا ہے۔ اب وہ
اُٹھ کر تجھ پر لپک رہا ہے۔ 7 اے ملک کے باشندے،
تیری فنا پہنچ رہی ہے۔ اب وہ وقت قریب ہی ہے، وہ دن
جب تیرے پہاڑوں پر خوشی کے نعروں کے بجائے
افراتفری کا شور مچے گا۔ 8 اب مَیں جلد ہی اپنا غضب تجھ
پر نازل کروں گا، جلد ہی اپنا غصہ تجھ پر اُتاروں گا۔ مَیں
تیرے چال چلن کو پرکھ پرکھ کر تیری عدالت کروں گا، تیری
گھنونی حرکتوں کا پورا اجر دوں گا۔ 9 نہ مَیں تجھ پر ترس
کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا بلکہ تجھے تیرے چال چلن کا
مناسب اجر دوں گا۔ کیونکہ تیری مکروہ حرکتوں کا بیج تیرے
درمیان ہی اُگ کر پھل لائے گا۔ تب تم جان لو گے کہ
مَیں یعنی رب ہی ضرب لگا رہا ہوں۔

10 دیکھو، مذکورہ دن قریب ہی ہے! تیری ہلاکت
پہنچ رہی ہے۔ ناانصافی کے پھول اور شوخی کی کونپلیں پھوٹ
نکلی ہیں۔ 11 لوگوں کا ظلم بڑھ بڑھ کر لاٹھی بن گیا ہے جو
اُنہیں اُن کی بے دینی کی سزا دے گی۔ کچھ نہیں رہے گا، نہ
وہ خود، نہ اُن کی دولت، نہ اُن کا شور شرابہ، اور نہ اُن کی
شان و شوکت۔ 12 عدالت کا دن قریب ہی ہے۔ اُس
وقت جو کچھ خریدے وہ خوش نہ ہو، اور جو کچھ فروخت
کرے وہ غم نہ کھائے۔ کیونکہ اب اِن چیزوں کا کوئی فائدہ
نہیں، الٰہی غضب سب پر نازل ہو رہا ہے۔ 13 بیچنے
والے بچ بھی جائیں تو وہ اپنا کاروبار نہیں کر سکیں گے۔
کیونکہ سب پر الٰہی غضب کا فیصلہ اٹل ہے اور منسوخ نہیں
ہو سکتا۔ لوگوں کے گناہوں کے باعث ایک جان بھی
نہیں چھوٹے گی۔ 14 بے شک لوگ بگل بجا کر جنگ
کی تیاریاں کریں، لیکن کیا فائدہ؟ لڑنے کے لئے کوئی
نہیں نکلے گا، کیونکہ سب کے سب میرے قہر کا نشانہ بن
جائیں گے۔

15 باہر تلوار، اندر مہلک وبا اور بھوک۔ کیونکہ دیہات
میں لوگ تلوار کی زد میں آ جائیں گے، شہر میں کال اور مہلک
وبا سے ہلاک ہو جائیں گے۔ 16 جتنے بھی بچیں گے وہ
پہاڑوں میں پناہ لیں گے، گھاٹیوں میں فاختاؤں کی طرح
غوں غوں کر کے اپنے گناہوں پر آہ و زاری کریں گے۔
17 ہر ہاتھ سے طاقت جاتی رہے گی، ہر گھٹنا ڈانواں ڈول
ہو جائے گا۔

18 وہ ٹاٹ کے ماتمی کپڑے اوڑھ لیں گے، اُن پر
کپکپی طاری ہو جائے گی۔ ہر چہرے پر شرمندگی نظر آئے گی،
ہر سر منڈوایا گیا ہو گا۔ 19 اپنی چاندی کو وہ گلیوں میں

پھینک دیں گے، اپنے سونے کو غلاظت سمجھیں گے۔ کیونکہ
جب رب کا غضب اُن پر نازل ہو گا تو نہ اُن کی چاندی
اُنہیں بچا سکے گی، نہ سونا۔ اُن سے نہ وہ اپنی بھوک مٹا
سکیں گے، نہ اپنے پیٹ کو بھر سکیں گے، کیونکہ یہی چیزیں
اُن کے لئے گناہ کا باعث بن گئی تھیں۔ 20 اُنہوں نے
اپنے خوب صورت زیورات پر فخر کر کے اُن سے اپنے
گھنونے بت اور مکروہ مجسمے بنائے، اِس لئے مَیں ہونے
دوں گا کہ وہ اپنی دولت سے گِھن کھائیں گے۔

21 مَیں یہ سب کچھ پردیسیوں کے حوالے کر دوں گا،
اور وہ اُسے لُوٹ لیں گے۔ دنیا کے بے دین اُسے چھین کر
اُس کی بے حرمتی کریں گے۔ 22 مَیں اپنا منہ اسرائیلیوں
سے پھیر لوں گا تو اجنبی میرے قیمتی مقام کی بے حرمتی
کریں گے۔ ڈاکو اُس میں گھس کر اُسے ناپاک کریں گے۔
23 زنجیریں تیار کر! کیونکہ ملک میں قتل و غارت عام ہو
گئی ہے، شہر ظلم و تشدد سے بھر گیا ہے۔ 24 مَیں دیگر اقوام
کے سب سے شریر لوگوں کو بلاؤں گا تاکہ اسرائیلیوں کے
گھروں پر قبضہ کریں، مَیں زور آوروں کا تکبر خاک میں ملا
دوں گا۔ جو بھی مقام اُنہیں مقدّس ہو اُس کی بے حرمتی کی
جائے گی۔

25 جب دہشت اُن پر طاری ہو گی تو وہ امن و امان
تلاش کریں گے، لیکن بے فائدہ۔ امن و امان کہیں بھی پایا
نہیں جائے گا۔ 26 آفت پر آفت ہی اُن پر آئے گی،
یکے بعد دیگرے بُری خبریں اُن تک پہنچیں گی۔ وہ نبی سے
رویا ملنے کی اُمید کریں گے، لیکن بے فائدہ۔ نہ امام اُنہیں
شریعت کی تعلیم، نہ بزرگ اُنہیں مشورہ دے سکیں گے۔
27 بادشاہ ماتم کرے گا، رئیس ہیبت زدہ ہو گا، اور عوام کے
ہاتھ تھرتھرائیں گے۔ مَیں اُن کے چال چلن کے مطابق اُن
سے نپٹوں گا، اُن کے اپنے ہی اصولوں کے مطابق اُن کی
عدالت کروں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب
ہوں۔“

رب کے گھر میں بت پرستی کی رویا

8 جلاوطنی کے چھٹے سال کے چھٹے مہینے کے پانچویں دن*
مَیں اپنے گھر میں بیٹھا تھا۔ یہوداہ کے بزرگ پاس ہی
بیٹھے تھے۔ تب رب قادرِ مطلق کا ہاتھ مجھ پر آ ٹھہرا۔ 2 رویا
میں مَیں نے کسی کو دیکھا جس کی شکل و صورت انسان کی
مانند تھی۔ لیکن کمر سے لے کر پاؤں تک وہ آگ کی مانند
بھڑک رہا تھا جبکہ کمر سے لے کر سر تک چمک دار دھات
کی طرح تمتما رہا تھا۔ 3 اُس نے کچھ آگے بڑھا دیا جو ہاتھ
سا لگ رہا تھا اور میرے بالوں کو پکڑ لیا۔ پھر روح نے
مجھے اُٹھایا اور زمین اور آسمان کے درمیان چلتے چلتے یروشلم
تک پہنچایا۔ ابھی تک مَیں اللہ کی رویا دیکھ رہا تھا۔ مَیں
رب کے گھر کے اندرونی صحن کے اُس دروازے کے پاس
پہنچ گیا جس کا رخ شمال کی طرف ہے۔ دروازے کے قریب
ایک بت پڑا تھا جو رب کو مشتعل کر کے غیرت دلاتا ہے۔

4 وہاں اسرائیل کے خدا کا جلال مجھ پر اُسی طرح
ظاہر ہوا جس طرح پہلے میدان کی رویا میں مجھ پر ظاہر ہوا
تھا۔ 5 وہ مجھ سے ہم کلام ہوا، ”اے آدم زاد، شمال کی
طرف نظر اُٹھا۔“ مَیں نے اپنی نظر شمال کی طرف اُٹھائی تو
دروازے کے باہر قربان گاہ دیکھی۔ ساتھ ساتھ دروازے
کے قریب ہی وہ بت کھڑا تھا جو رب کو غیرت دلاتا ہے۔
6 پھر رب بولا، ”اے آدم زاد، کیا تجھے وہ کچھ نظر آتا ہے
جو اسرائیلی قوم یہاں کرتی ہے؟ یہ لوگ یہاں بڑی مکروہ
حرکتیں کر رہے ہیں تاکہ مَیں اپنے مقدِس سے دُور ہو
جاؤں۔ لیکن تُو اِن سے بھی زیادہ مکروہ چیزیں دیکھے گا۔“

*17 ستمبر

7 وہ مجھے رب کے گھر کے بیرونی صحن کے دروازے
کے پاس لے گیا تو مَیں نے دیوار میں سوراخ دیکھا۔
8 اللہ نے فرمایا، ”آدم زاد، اِس سوراخ کو بڑا بنا۔“ مَیں
نے ایسا کیا تو دیوار کے پیچھے دروازہ نظر آیا۔ 9 تب اُس
نے فرمایا، ”اندر جا کر وہ شریر اور گھنونی حرکتیں دیکھ جو لوگ
یہاں کر رہے ہیں۔“

10 مَیں دروازے میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں
کہ دیواروں پر چاروں طرف بت پرستی کی تصویریں کندہ
ہوئی ہیں۔ ہر قسم کے رینگنے والے اور دیگر مکروہ جانور بلکہ
اسرائیلی قوم کے تمام بت اُن پر نظر آئے۔ 11 اسرائیلی
قوم کے 70 بزرگ بخور دان پکڑے اُن کے سامنے کھڑے
تھے۔ بخور دانوں میں سے بخور کا خوشبودار دھواں اُٹھ رہا
تھا۔ یازنیاہ بن سافن بھی بزرگوں میں شامل تھا۔

12 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ”اے آدم زاد، کیا تُو
نے دیکھا کہ اسرائیلی قوم کے بزرگ اندھیرے میں کیا کچھ
کر رہے ہیں؟ ہر ایک نے اپنے گھر میں اپنے بتوں کے
لئے کمرا مخصوص کر رکھا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں، ’ہم رب
کو نظر نہیں آتے، اُس نے ہمارے ملک کو ترک کر دیا ہے۔‘
13 لیکن آ، مَیں تجھے اِس سے بھی زیادہ قابلِ گھن حرکتیں
دکھاتا ہوں۔“

14 وہ مجھے رب کے گھر کے اندرونی صحن کے شمالی
دروازے کے پاس لے گیا۔ وہاں عورتیں بیٹھی تھیں جو رو رو
کر تموز دیوتا* کا ماتم کر رہی تھیں۔ 15 رب نے سوال کیا،
”آدم زاد، کیا تجھے یہ نظر آتا ہے؟ لیکن آ، مَیں تجھے اِس
سے بھی زیادہ قابلِ گھن حرکتیں دکھاتا ہوں۔“

16 وہ مجھے رب کے گھر کے اندرونی صحن میں لے
گیا۔ رب کے گھر کے دروازے پر یعنی سامنے والے
برآمدے اور قربان گاہ کے درمیان ہی 25 آدمی کھڑے
تھے۔ اُن کا رخ رب کے گھر کی طرف نہیں بلکہ مشرق کی
طرف تھا، اور وہ سورج کو سجدہ کر رہے تھے۔

17 رب نے فرمایا، ”اے آدم زاد، کیا تجھے یہ نظر آتا
ہے؟ اور یہ مکروہ حرکتیں بھی یہوداہ کے باشندوں کے لئے
کافی نہیں ہیں بلکہ وہ پورے ملک کو ظلم و تشدد سے بھر کر
مجھے مشتعل کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ دیکھ، اب وہ
اپنی ناکوں کے سامنے انگور کی بیل لہرا کر بت پرستی کی ایک
اَور رسم ادا کر رہے ہیں! 18 چنانچہ مَیں اپنا غضب اُن پر
نازل کروں گا۔ نہ مَیں اُن پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا۔
خواہ وہ مدد کے لئے کتنے زور سے کیوں نہ چیخیں مَیں اُن
کی نہیں سنوں گا۔“

یروشلم تباہ ہو جائے گا

9 پھر مَیں نے اللہ کی بلند آواز سنی، ”یروشلم کی عدالت
قریب آ گئی ہے! آؤ، ہر ایک اپنا تباہ کن ہتھیار پکڑ کر کھڑا
ہو جائے!“ 2 تب چھ آدمی رب کے گھر کے شمالی دروازے
میں داخل ہوئے۔ ہر ایک اپنا تباہ کن ہتھیار تھامے چل رہا
تھا۔ اُن کے ساتھ ایک اَور آدمی تھا جس کا لباس کتان سے
بنا ہوا تھا۔ اُس کے پٹکے سے کاتب کا سامان لٹکا ہوا تھا۔
یہ آدمی قریب آ کر پیتل کی قربان گاہ کے پاس کھڑے ہو
گئے۔

3 اسرائیل کے خدا کا جلال اب تک کروبی فرشتوں
کے اوپر ٹھہرا ہوا تھا۔ اب وہ وہاں سے اُڑ کر رب کے گھر
کی دہلیز کے پاس رُک گیا۔ پھر رب کتان سے ملبس اُس
مرد سے ہم کلام ہوا جس کے پٹکے سے کاتب کا سامان لٹکا

*تموز مسوپتامیہ کا ایک دیوتا تھا جس کے پیروکار سمجھتے تھے کہ وہ موسمِ گرما کے اختتام پر ہریالی کے ساتھ ساتھ مر جاتا اور موسمِ بہار میں دوبارہ جی اُٹھتا ہے۔

ہوا تھا۔ 4 اُس نے فرمایا، ”جا، یروشلم شہر میں سے گزر کر
ہر ایک کے ماتھے پر نشان لگا دے جو باشندوں کی تمام مکروہ
حرکتوں کو دیکھ کر آہ و زاری کرتا ہے۔“ 5 میرے سنتے سنتے
رب نے دیگر آدمیوں سے کہا، ”پہلے آدمی کے پیچھے پیچھے
چل کر لوگوں کو مار ڈالو! نہ کسی پر ترس کھاؤ، نہ رحم کرو
6 بلکہ بزرگوں کو کنوارے کنواریوں اور بال بچوں سمیت موت
کے گھاٹ اُتارو۔ صرف اُنہیں چھوڑنا جن کے ماتھے پر نشان
ہے۔ میرے مقدِس سے شروع کرو!“

چنانچہ آدمیوں نے اُن بزرگوں سے شروع کیا جو
رب کے گھر کے سامنے کھڑے تھے۔ 7 پھر رب اُن سے
دوبارہ ہم کلام ہوا، ”رب کے گھر کے صحنوں کو مقتولوں سے
بھر کر اُس کی بےحرمتی کرو، پھر وہاں سے نکل جاؤ!“ وہ
نکل گئے اور شہر میں سے گزر کر لوگوں کو مار ڈالنے لگے۔
8 رب کے گھر کے صحن میں صرف مجھے ہی زندہ چھوڑا گیا
تھا۔

مَیں اوندھے منہ گر کر چیخ اُٹھا، ”اے رب قادرِ مطلق،
کیا تُو یروشلم پر اپنا غضب نازل کر کے اسرائیل کے تمام
بچے ہوؤں کو موت کے گھاٹ اُتارے گا؟“ 9 رب نے
جواب دیا، ”اسرائیل اور یہوداہ کے لوگوں کا قصور نہایت
ہی سنگین ہے۔ ملک میں قتل و غارت عام ہے، اور شہر
ناانصافی سے بھر گیا ہے۔ کیونکہ لوگ کہتے ہیں، ’رب نے
ملک کو ترک کیا ہے، ہم اُسے نظر ہی نہیں آتے۔‘ 10 اِس
لئے نہ مَیں اُن پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا بلکہ اُن کی
حرکتوں کی مناسب سزا اُن کے سروں پر لاؤں گا۔“

11 پھر کتان سے ملبس وہ آدمی لوٹ آیا جس کے
پٹکے سے کاتب کا سامان لٹکا ہوا تھا۔ اُس نے اطلاع دی،
”جو کچھ تُو نے فرمایا وہ مَیں نے پورا کیا ہے۔“

10 مَیں نے اُس گنبد پر نظر ڈالی جو کروبی فرشتوں کے
سروں کے اوپر پھیلی ہوئی تھی۔ اُس پر سنگِ لاجورد* کا تخت
سا نظر آیا۔ 2 رب نے کتان سے ملبس مرد سے فرمایا،
”کروبی فرشتوں کے نیچے لگے پہیوں کے بیچ میں جا۔
وہاں سے دو مٹھی بھر کوئلے لے کر شہر پر بکھیر دے۔“ آدمی
میرے دیکھتے دیکھتے فرشتوں کے بیچ میں چلا گیا۔ 3 اُس
وقت کروبی فرشتے رب کے گھر کے جنوب میں کھڑے
تھے، اور اندرونی صحن بادل سے بھرا ہوا تھا۔

4 پھر رب کا جلال جو کروبی فرشتوں کے اوپر ٹھہرا ہوا
تھا وہاں سے اُٹھ کر رب کے گھر کی دہلیز پر رک گیا۔ پورا مکان
بادل سے بھر گیا بلکہ صحن بھی رب کے جلال کی آب و تاب
سے بھر گیا۔ 5 کروبی فرشتے اپنے پَروں کو اِتنے زور سے
پھڑپھڑا رہے تھے کہ اُس کا شور بیرونی صحن تک سنائی دے
رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا کہ قادرِ مطلق خدا بول رہا ہے۔
6 جب رب نے کتان سے ملبس آدمی کو حکم دیا کہ کروبی
فرشتوں کے پہیوں کے بیچ میں سے جلتے ہوئے کوئلے لے
تو وہ اُن کے درمیان چل کر ایک پہیئے کے پاس کھڑا ہوا۔
7 پھر کروبی فرشتوں میں سے ایک نے اپنا ہاتھ بڑھا کر بیچ
میں جلنے والے کوئلوں میں سے کچھ لے لیا اور آدمی کے
ہاتھوں میں ڈال دیا۔ کتان سے ملبس یہ آدمی کوئلے لے کر
چلا گیا۔

رب اپنے گھر کو چھوڑ دیتا ہے

8 مَیں نے دیکھا کہ کروبی فرشتوں کے پَروں کے
نیچے کچھ ہے جو انسانی ہاتھ جیسا لگ رہا ہے۔ 9 ہر فرشتے
کے پاس ایک پہیہ تھا۔ پکھراج** سے بنے یہ چار پہیئے
10 ایک جیسے تھے۔ ہر پہیئے کے اندر ایک اَور پہیہ زاویۂ قائمہ

*lapis lazuli **topas

میں گھوم رہا تھا، 11 اِس لئے یہ مڑے بغیر ہر رخ اختیار کر
سکتے تھے۔ جس طرف ایک چل پڑتا اُس طرف باقی بھی
مڑے بغیر چلنے لگتے۔ 12 فرشتوں کے جسموں کی ہر جگہ
پر آنکھیں ہی آنکھیں تھیں۔ آنکھیں نہ صرف سامنے نظر
آئیں بلکہ اُن کی پیٹھ، ہاتھوں اور پَروں پر بھی بلکہ چاروں
پہیوں پر بھی۔ 13 تو بھی یہ پہیے ہی تھے، کیونکہ مَیں نے
خود سنا کہ اُن کے لئے یہی نام استعمال ہوا۔

14 ہر فرشتے کے چار چہرے تھے۔ پہلا چہرہ کروبی
کا، دوسرا آدمی کا، تیسرا شیر ببر کا اور چوتھا عقاب کا چہرہ تھا۔
15 پھر کروبی فرشتے اُڑ گئے۔ وہی جاندار تھے جنہیں مَیں
دریائے کبار کے کنارے دیکھ چکا تھا۔ 16 جب فرشتے
حرکت میں آ جاتے تو پہیے بھی چلنے لگتے، اور جب فرشتے
پھڑپھڑا کر اُڑنے لگتے تو پہیے بھی اُن کے ساتھ اُڑنے
لگتے۔ 17 فرشتوں کے رکنے پر پہیے رک جاتے، اور اُن
کے اُڑنے پر یہ بھی اُڑ جاتے، کیونکہ جانداروں کی روح
اُن میں تھی۔

18 پھر رب کا جلال اپنے گھر کی دہلیز سے ہٹ گیا
اور دوبارہ کروبی فرشتوں کے اوپر آ کر ٹھہر گیا۔ 19 میرے
دیکھتے دیکھتے فرشتے اپنے پَروں کو پھیلا کر چل پڑے۔ چلتے
چلتے وہ رب کے گھر کے مشرقی دروازے کے پاس رک
گئے۔ خدائے اسرائیل کا جلال اُن کے اوپر ٹھہرا رہا۔

20 وہی جاندار تھے جنہیں مَیں نے دریائے کبار
کے کنارے خدائے اسرائیل کے نیچے دیکھا تھا۔ مَیں نے
جان لیا کہ یہ کروبی فرشتے ہیں۔ 21 ہر ایک کے چار
چہرے اور چار پَر تھے، اور پَروں کے نیچے کچھ نظر آیا جو انسانی
ہاتھوں کی مانند تھا۔ 22 اُن کے چہروں کی شکل وصورت اُن
چہروں کی مانند تھی جو مَیں نے دریائے کبار کے کنارے
دیکھے تھے۔ چلتے وقت ہر جاندار سیدھا اپنے کسی ایک
چہرے کا رخ اختیار کرتا تھا۔

اللہ کی یروشلم کے بزرگوں کے لئے سخت سزا

11 تب روح مجھے اُٹھا کر رب کے گھر کے مشرقی
دروازے کے پاس لے گیا۔ وہاں دروازے پر 25 مرد
کھڑے تھے۔ مَیں نے دیکھا کہ قوم کے دو بزرگ یازنیاہ
بن عزور اور فلطیاہ بن بنایاہ بھی اُن میں شامل ہیں۔ 2 رب
نے فرمایا، ”اے آدم زاد، یہ وہی مرد ہیں جو شریر منصوبے
باندھ رہے اور یروشلم میں بُرے مشورے دے رہے ہیں۔
3 یہ کہتے ہیں، ’آنے والے دنوں میں گھر تعمیر کرنے کی
ضرورت نہیں۔ ہمارا شہر تو دیگ ہے جبکہ ہم اُس میں پکنے
والا بہترین گوشت ہیں۔‘ 4 آدم زاد، چونکہ وہ ایسی باتیں
کرتے ہیں اِس لئے نبوت کر! اُن کے خلاف نبوت کر!“

5 تب رب کا روح مجھ پر آ ٹھہرا، اور اُس نے
مجھے یہ پیش کرنے کو کہا، ”رب فرماتا ہے، ’اے اسرائیلی
قوم، تم اِس قسم کی باتیں کرتے ہو۔ مَیں تو اُن خیالات
سے خوب واقف ہوں جو تمہارے دلوں سے ابھرتے رہتے
ہیں۔ 6 تم نے اِس شہر میں متعدد لوگوں کو قتل کر کے اُس
کی گلیوں کو لاشوں سے بھر دیا ہے۔‘

7 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’بے شک شہر
دیگ ہے، لیکن تم اُس میں پکنے والا اچھا گوشت نہیں ہو گے
بلکہ وہی جن کو تم نے اُس کے درمیان قتل کیا ہے۔ تمہیں
مَیں اِس شہر سے نکال دوں گا۔ 8 جس تلوار سے تم ڈرتے
ہو، اُسی کو مَیں تم پر نازل کروں گا۔‘ یہ رب قادرِ مطلق کا
فرمان ہے۔ 9 ’مَیں تمہیں شہر سے نکالوں گا اور پردیسیوں
کے حوالے کر کے تمہاری عدالت کروں گا۔ 10 تم تلوار کی
زد میں آ کر مر جاؤ گے۔ اسرائیل کی حدود پر ہی مَیں
تمہاری عدالت کروں گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی

رب ہوں۔ 11 چنانچہ نہ یروشلم شہر تمہارے لئے دیگ ہو گا، نہ تم اُس میں بہترین گوشت ہو گے بلکہ مَیں اسرائیل کی حدود ہی پر تمہاری عدالت کروں گا۔ 12 تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں، جس کے احکام کے مطابق تم نے زندگی نہیں گزاری۔ کیونکہ تم نے میرے اصولوں کی پیروی نہیں کی بلکہ اپنی پڑوسی قوموں کے اصولوں کی۔"

13 مَیں ابھی اِس پیش گوئی کا اعلان کر رہا تھا کہ فلطیاہ بن بنایاہ فوت ہوا۔ یہ دیکھ کر مَیں منہ کے بل گر گیا اور بلند آواز سے چیخ اُٹھا، "ہائے، ہائے! اے رب قادرِ مطلق، کیا تُو اسرائیل کے بچے کھچے حصے کو سراسر مٹانا چاہتا ہے؟"

اللہ اسرائیل کو بحال کرے گا

14 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 15 "اے آدم زاد، یروشلم کے باشندے تیرے بھائیوں، تیرے رشتے داروں اور بابل میں جلاوطن ہوئے تمام اسرائیلیوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں، 'یہ لوگ رب سے کہیں دُور ہو گئے ہیں، اب اسرائیل ہمارے ہی قبضے میں ہے۔' 16 جو اِس قسم کی باتیں کرتے ہیں اُنہیں جواب دے، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جی ہاں، مَیں نے اُنہیں دُور دُور بھگا دیا، اور اب وہ دیگر قوموں کے درمیان ہی رہتے ہیں۔ مَیں نے خود اُنہیں مختلف ممالک میں منتشر کر دیا، ایسے علاقوں میں جہاں اُنہیں مقدِس میں میرے حضور آنے کا موقع تھوڑا ہی ملتا ہے۔ 17 لیکن رب قادرِ مطلق یہ بھی فرماتا ہے، 'مَیں تمہیں دیگر قوموں میں سے نکال لوں گا، تمہیں اُن ملکوں سے جمع کروں گا جہاں مَیں نے تمہیں منتشر کر دیا تھا۔ تب مَیں تمہیں ملکِ اسرائیل دوبارہ عطا کروں گا۔'

18 پھر وہ یہاں آ کر تمام مکروہ بت اور گھنونی چیزیں دُور کریں گے۔ 19 اُس وقت مَیں اُنہیں نیا دل بخش کر اُن میں نئی روح ڈالوں گا۔ مَیں اُن کا سنگین دل نکال کر اُنہیں گوشت پوست کا نرم دل عطا کروں گا۔ 20 تب وہ میرے احکام کے مطابق زندگی گزاریں گے اور دھیان سے میری ہدایات پر عمل کریں گے۔ وہ میری قوم ہوں گے، اور مَیں اُن کا خدا ہوں گا۔ 21 لیکن جن لوگوں کے دل اُن کے گھنونے بتوں سے لپٹے رہتے ہیں اُن کے سر پر مَیں اُن کے غلط کام کا مناسب اجر لاؤں گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔"

رب یروشلم کو چھوڑ دیتا ہے

22 پھر کروبی فرشتوں نے اپنے پَروں کو پھیلایا، اُن کے پہیے حرکت میں آ گئے اور خدائے اسرائیل کا جلال جو اُن کے اوپر تھا 23 اُٹھ کر شہر سے نکل گیا۔ چلتے چلتے وہ یروشلم کے مشرق میں واقع پہاڑ پر ٹھہر گیا۔ 24 اللہ کے روح کی عطا کردہ اِس رویا میں روح مجھے اُٹھا کر ملکِ بابل کے جلاوطنوں کے پاس واپس لے گیا۔ پھر رویا ختم ہوئی، 25 اور مَیں نے جلاوطنوں کو سب کچھ سنایا جو رب نے مجھے دکھایا تھا۔

نبی سامان لپیٹ کر جلاوطنی کی پیش گوئی کرتا ہے

12 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 "اے آدم زاد، تُو ایک سرکش قوم کے درمیان رہتا ہے۔ گو اُن کی آنکھیں ہیں تو بھی کچھ نہیں دیکھتے، گو اُن کے کان ہیں تو بھی کچھ نہیں سنتے۔ کیونکہ یہ قوم ہٹ دھرم ہے۔

3 اے آدم زاد، اب اپنا سامان یوں لپیٹ لے جس طرح تجھے جلاوطن کیا جا رہا ہو۔ پھر دن کے وقت اور اُن کے دیکھتے دیکھتے گھر سے روانہ ہو کر کسی اَور جگہ چلا جا۔ شاید اُنہیں سمجھ آئے کہ اُنہیں جلاوطن ہونا ہے، حالانکہ یہ

قوم سرکش ہے۔ 4 دن کے وقت اُن کے دیکھتے دیکھتے
اپنا سامان گھر سے نکال لے، یوں جیسے تُو جلاوطنی کے لئے
تیاریاں کر رہا ہو۔ پھر شام کے وقت اُن کی موجودگی میں
جلاوطن کا سا کردار ادا کر کے روانہ ہو جا۔ 5 گھر سے نکلنے
کے لئے دیوار میں سوراخ بنا، پھر اپنا سارا سامان اُس میں
سے باہر لے جا۔ سب اِس کے گواہ ہوں۔ 6 اُن کے
دیکھتے دیکھتے اندھیرے میں اپنا سامان کندھے پر رکھ کر
وہاں سے نکل جا۔ لیکن اپنا منہ ڈھانپ لے تاکہ تُو ملک کو
دیکھ نہ سکے۔ لازم ہے کہ تُو یہ سب کچھ کرے، کیونکہ مَیں
نے مقرر کیا ہے کہ تُو اسرائیلی قوم کو آگاہ کرنے کا نشان بن
جائے۔“

7 مَیں نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے مجھے حکم دیا
تھا۔ مَیں نے اپنا سامان یوں لپیٹ لیا جیسے مجھے جلاوطن کیا
جا رہا ہو۔ دن کے وقت مَیں اُسے گھر سے باہر لے گیا،
شام کو مَیں نے اپنے ہاتھوں سے دیوار میں سوراخ بنا لیا۔
لوگوں کے دیکھتے دیکھتے مَیں سامان کو اپنے کندھے پر اُٹھا
کر وہاں سے نکل آیا۔ اُتنے میں اندھیرا ہو گیا تھا۔

8 صبح کے وقت رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 9 ”اے
آدم زاد، اِس ہٹ دھرم قوم اسرائیل نے تجھ سے پوچھا کہ
تُو کیا کر رہا ہے؟ 10 اُنہیں جواب دے، ’رب قادرِ مطلق
فرماتا ہے کہ اِس پیغام کا تعلق یروشلم کے رئیس اور شہر میں
بسنے والے تمام اسرائیلیوں سے ہے۔‘ 11 اُنہیں بتا، ’مَیں
تمہیں آگاہ کرنے کا نشان ہوں۔ جو کچھ مَیں نے کیا وہ
تمہارے ساتھ ہو جائے گا۔ تم قیدی بن کر جلاوطن ہو
جاؤ گے۔ 12 جو رئیس تمہارے درمیان ہے وہ اندھیرے
میں اپنا سامان کندھے پر اُٹھا کر چلا جائے گا۔ دیوار میں
سوراخ بنایا جائے گا تاکہ وہ نکل سکے۔ وہ اپنا منہ ڈھانپ
لے گا تاکہ ملک کو نہ دیکھ سکے۔ 13 لیکن مَیں اپنا جال
اُس پر ڈال دوں گا، اور وہ میرے پھندے میں پھنس
جائے گا۔ مَیں اُسے بابل لاؤں گا جو بابلیوں کے ملک میں
ہے، اگرچہ وہ اُسے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھے گا۔ وہیں وہ
وفات پائے گا۔ 14 جتنے بھی ملازم اور دستے اُس کے
ارد گرد ہوں گے اُن سب کو مَیں ہَوا میں اُڑا کر چاروں
طرف منتشر کر دوں گا۔ اپنی تلوار کو میان سے کھینچ کر مَیں اُن
کے پیچھے پڑا رہوں گا۔ 15 جب مَیں اُنہیں دیگر اقوام اور
مختلف ممالک میں منتشر کروں گا تو وہ جان لیں گے کہ مَیں
ہی رب ہوں۔ 16 لیکن مَیں اُن میں سے چند ایک کو بچا
کر تلوار، کال اور مہلک وبا کی زد میں نہیں آنے دوں گا۔
کیونکہ لازم ہے کہ جن اقوام میں بھی وہ جا بسیں وہاں وہ
اپنی مکروہ حرکتیں سنائیں۔ تب یہ اقوام بھی جان لیں گی کہ
مَیں ہی رب ہوں۔‘“

ایک اَور نشان: حزقی ایل کا کانپنا

17 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 18 ”اے آدم زاد،
کھانا کھاتے وقت اپنی روٹی کو لرزتے ہوئے کھا اور اپنے
پانی کو پریشانی کے مارے تھرتھراتے ہوئے پی۔ 19 ساتھ
ساتھ اُمت کو بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ملکِ اسرائیل
کے شہر یروشلم کے باشندے پریشانی میں اپنا کھانا کھائیں
گے اور دہشت زدہ حالت میں اپنا پانی پئیں گے، کیونکہ اُن
کا ملک تباہ اور ہر برکت سے خالی ہو جائے گا۔ اور سبب
اُس کے باشندوں کا ظلم و تشدد ہو گا۔ 20 جن شہروں
میں لوگ اب تک آباد ہیں وہ برباد ہو جائیں گے، ملک
ویران و سنسان ہو جائے گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی
رب ہوں۔‘“

اللہ کا کلام جلد ہی پورا ہو جائے گا

21 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 22 ”اے آدم زاد،
یہ کیسی کہاوت ہے جو ملکِ اسرائیل میں عام ہو گئی ہے؟
لوگ کہتے ہیں، ’جوں جوں دن گزرتے جاتے ہیں توں
توں ہر رویا غلط ثابت ہوتی جاتی ہے۔‘ 23 جواب میں
اُنہیں بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں اِس کہاوت کو
ختم کروں گا، آئندہ یہ اسرائیل میں استعمال نہیں ہو گی۔‘
اُنہیں یہ بھی بتا، ’وہ وقت قریب ہی ہے جب ہر رویا پوری
ہو جائے گی۔ 24 کیونکہ آئندہ اسرائیلی قوم میں نہ فریب دہ
رویا، نہ چاپلوسی کی پیش گوئیاں پائی جائیں گی۔ 25 کیونکہ
مَیں رب ہوں۔ جو کچھ مَیں فرماتا ہوں وہ وجود میں آتا
ہے۔ اے سرکش قوم، دیر نہیں ہو گی بلکہ تمہارے ہی ایام
میں مَیں بات بھی کروں گا اور اُسے پورا بھی کروں گا۔‘ یہ
رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

26 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، 27 ”اے
آدم زاد، اسرائیلی قوم تیرے بارے میں کہتی ہے، ’جو
رویا یہ آدمی دیکھتا ہے وہ بڑی دیر کے بعد ہی پوری ہو گی،
اُس کی پیش گوئیاں دُور کے مستقبل کے بارے میں ہیں۔‘
28 لیکن اُنہیں جواب دے، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے
کہ جو کچھ بھی مَیں فرماتا ہوں اُس میں مزید دیر نہیں ہو گی
بلکہ وہ جلد ہی پورا ہو گا۔‘ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان
ہے۔“

جھوٹے نبی ہلاک ہو جائیں گے

13 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، اسرائیل
کے نام نہاد نبیوں کے خلاف نبوت کر! جو نبوت کرتے
وقت اپنے دلوں سے اُبھرنے والی باتیں ہی پیش کرتے
ہیں، اُن سے کہہ،
’رب کا فرمان سنو! 3 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ
اُن احمق نبیوں پر افسوس جنہیں اپنی ہی روح سے تحریک ملتی
ہے اور جو حقیقت میں رویا نہیں دیکھتے۔ 4 اے اسرائیل،
تیرے نبی کھنڈرات میں لومڑیوں کی طرح آوارہ پھر رہے
ہیں۔ 5 نہ کوئی دیوار کے رخنوں میں کھڑا ہوا، نہ کسی نے
اُس کی مرمت کی تاکہ اسرائیلی قوم رب کے اُس دن قائم
رہ سکے جب جنگ چھڑ جائے گی۔ 6 اُن کی رویائیں دھوکا
ہی دھوکا، اُن کی پیش گوئیاں جھوٹ ہی جھوٹ ہیں۔ وہ
کہتے ہیں، ”رب فرماتا ہے“ گو رب نے اُنہیں نہیں بھیجا۔
تعجب کی بات ہے کہ تو بھی وہ توقع کرتے ہیں کہ مَیں اُن
کی پیش گوئیاں پوری ہونے دوں! 7 حقیقت میں تمہاری
رویائیں دھوکا ہی دھوکا اور تمہاری پیش گوئیاں جھوٹ ہی
جھوٹ ہیں۔ تو بھی تم کہتے ہو، ”رب فرماتا ہے“ حالانکہ
مَیں نے کچھ نہیں فرمایا۔

8 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تمہاری
فریب دہ باتوں اور جھوٹی رویاؤں کی وجہ سے تم سے نپٹ
لوں گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 9 مَیں اپنا ہاتھ
اُن نبیوں کے خلاف بڑھا دوں گا جو دھوکے کی رویائیں
دیکھتے اور جھوٹی پیش گوئیاں سناتے ہیں۔ نہ وہ میری قوم کی
مجلس میں شریک ہوں گے، نہ اسرائیلی قوم کی فہرستوں میں
درج ہوں گے۔ ملکِ اسرائیل میں وہ کبھی داخل نہیں
ہوں گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں رب قادرِ مطلق ہوں۔
10 وہ میری قوم کو غلط راہ پر لا کر امن و امان کا اعلان
کرتے ہیں اگرچہ امن و امان ہے نہیں۔ جب قوم اپنے
لئے کچی سی دیوار بنا لیتی ہے تو یہ نبی اُس پر سفیدی پھیر
دیتے ہیں۔ 11 لیکن اے سفیدی کرنے والو، خبردار! یہ دیوار
گر جائے گی۔ موسلا دھار بارش برسے گی، اولے پڑیں گے
اور سخت آندھی اُس پر ٹوٹ پڑے گی۔ 12 تب دیوار گر

جائے گی، اور لوگ طنزاً تم سے پوچھیں گے کہ اب وہ سفیدی
کہاں ہے جو تم نے دیوار پر پھیری تھی؟
13 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں طیش میں آ کر
دیوار پر زبردست آندھی آنے دوں گا، غصے میں اُس پر
موسلادھار بارش اور مہلک اولے برسا دوں گا۔ 14 مَیں
اُس دیوار کو ڈھا دوں گا جس پر تم نے سفیدی پھیری تھی،
اُسے خاک میں یوں ملا دوں گا کہ اُس کی بنیاد نظر آئے گی۔
اور جب وہ گر جائے گی تو تم بھی اُس کی زد میں آ کر تباہ ہو
جاؤ گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 15 یوں
مَیں دیوار اور اُس کی سفیدی کرنے والوں پر اپنا غصہ
اُتاروں گا۔ تب مَیں تم سے کہوں گا کہ دیوار بھی ختم ہے اور
اُس کی سفیدی کرنے والے بھی، 16 یعنی اسرائیل کے وہ
نبی جنہوں نے یروشلم کو ایسی پیش گوئیاں اور رویائیں
سنائیں جن کے مطابق امن و امان کا دور قریب ہی ہے،
حالانکہ امن و امان کا امکان ہی نہیں۔ یہ رب قادرِ مطلق کا
فرمان ہے۔

17 اے آدم زاد، اب اپنی قوم کی اُن بیٹیوں کا
سامنا کر جو نبوت کرتے وقت وہی باتیں پیش کرتی ہیں جو
اُن کے دلوں سے اُبھر آتی ہیں۔ اُن کے خلاف نبوت کر
کے 18 کہہ،
’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُن عورتوں پر افسوس جو
تمام لوگوں کے لئے کلائی سے باندھنے والے تعویذ سی لیتی
ہیں، جو لوگوں کو پھنسانے کے لئے چھوٹوں اور بڑوں کے
سروں کے لئے پردے بنا لیتی ہیں۔ اے عورتو، کیا تم واقعی
سمجھتی ہو کہ میری قوم میں سے بعض کو پھانس سکتی اور بعض
کو اپنے لئے زندہ چھوڑ سکتی ہو؟ 19 میری قوم کے درمیان
ہی تم نے میری بے حرمتی کی، اور یہ صرف چند ایک مٹھی بھر
جو اور روٹی کے دو چار ٹکڑوں کے لئے۔ افسوس، میری قوم
جھوٹ سننا پسند کرتی ہے۔ اِس سے فائدہ اُٹھا کر تم نے
اُسے جھوٹ پیش کر کے اُنہیں مار ڈالا جنہیں مرنا نہیں تھا
اور اُنہیں زندہ چھوڑا جنہیں زندہ نہیں رہنا تھا۔
20 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تمہارے
تعویذوں سے نپٹ لوں گا جن کے ذریعے تم لوگوں کو
پرندوں کی طرح پکڑ لیتی ہو۔ مَیں جادوگری کی یہ چیزیں
تمہارے بازوؤں سے نوچ کر پھاڑ ڈالوں گا اور اُنہیں رِہا
کروں گا جنہیں تم نے پرندوں کی طرح پکڑ لیا ہے۔ 21 مَیں
تمہارے پردوں کو پھاڑ کر ہٹا لوں گا اور اپنی قوم کو تمہارے
ہاتھوں سے بچا لوں گا۔ آئندہ وہ تمہارا شکار نہیں رہے گی۔
تب تم جان لو گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔
22 تم نے اپنے جھوٹ سے راستبازوں کو دُکھ پہنچایا،
حالانکہ یہ دُکھ میری طرف سے نہیں تھا۔ ساتھ ساتھ تم نے
بے دینوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنی بُری راہوں سے
باز نہ آئیں، حالانکہ وہ باز آنے سے بچ جاتے۔ 23 اِس
لئے آئندہ نہ تم فریب دہ رویا دیکھو گی، نہ دوسروں کی
قسمت کا حال بتاؤ گی۔ مَیں اپنی قوم کو تمہارے ہاتھوں
سے چھٹکارا دوں گا۔ تب تم جان لو گی کہ مَیں ہی رب
ہوں۔‘ ”

اللہ بت پرستی کا مناسب جواب دے گا

14 اسرائیل کے کچھ بزرگ مجھ سے ملنے آئے اور
میرے سامنے بیٹھ گئے۔ 2 تب رب مجھ سے ہم کلام ہوا،
3 ”اے آدم زاد، اِن آدمیوں کے دل اپنے بتوں سے لپٹے
رہتے ہیں۔ جو چیزیں اُن کے لئے ٹھوکر اور گناہ کا باعث
ہیں اُنہیں اُنہوں نے اپنے منہ کے سامنے ہی رکھا ہے۔ تو
پھر کیا مناسب ہے کہ مَیں اُنہیں جواب دوں جب وہ مجھ
سے دریافت کرنے آتے ہیں؟ 4 اُنہیں بتا، ’رب قادرِ مطلق

فرماتا ہے، یہ لوگ اپنے بتوں سے لپٹے رہتے اور وہ چیزیں
اپنے منہ کے سامنے رکھتے ہیں جو ٹھوکر اور گناہ کا باعث
ہیں۔ ساتھ ساتھ یہ نبی کے پاس بھی جاتے ہیں تاکہ مجھ
سے معلومات حاصل کریں۔ جو بھی اسرائیلی ایسا کرے
اُسے مَیں خود جو رب ہوں جواب دوں گا، ایسا جواب جو
اُس کے متعدد بتوں کے عین مطابق ہو گا۔ 5 مَیں اُن
سے ایسا سلوک کروں گا تاکہ اسرائیلی قوم کے دل کو مضبوطی
سے پکڑ لوں۔ کیونکہ اپنے بتوں کی خاطر سب کے سب مجھ
سے دُور ہو گئے ہیں۔'

6 چنانچہ اسرائیلی قوم کو بتا، 'رب قادرِ مطلق فرماتا
ہے کہ توبہ کرو! اپنے بتوں اور تمام مکروہ رسم و رواج سے
منہ موڑ کر میرے پاس واپس آ جاؤ۔ 7 اُس کے انجام پر
دھیان دو جو ایسا نہیں کرے گا، خواہ وہ اسرائیلی یا اسرائیل
میں رہنے والا پردیسی ہو۔ اگر وہ مجھ سے دُور ہو کر اپنے
بتوں سے لپٹ جائے اور وہ چیزیں اپنے سامنے رکھے جو
ٹھوکر اور گناہ کا باعث ہیں تو جب وہ نبی کی معرفت مجھ
سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو مَیں، رب
اُسے مناسب جواب دوں گا۔ 8 مَیں ایسے شخص کا سامنا کر
کے اُس سے یوں نپٹ لوں گا کہ وہ دوسروں کے لئے
عبرت انگیز مثال بن جائے گا۔ مَیں اُسے یوں مٹا دوں گا
کہ میری قوم میں اُس کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ تب
تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

9 اگر کسی نبی کو کچھ سنانے پر اُکسایا گیا جو میری
طرف سے نہیں تھا تو یہ اِس لئے ہوا کہ مَیں، رب نے خود
اُسے اُکسایا۔ ایسے نبی کے خلاف مَیں اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُسے
یوں تباہ کروں گا کہ میری قوم میں اُس کا نام و نشان تک
نہیں رہے گا۔ 10 دونوں کو اُن کے قصور کی مناسب سزا
ملے گی، نبی کو بھی اور اُسے بھی جو ہدایت پانے کے لئے
اُس کے پاس آتا ہے۔ 11 تب اسرائیلی قوم نہ مجھ سے
دُور ہو کر آوارہ پھرے گی، نہ اپنے آپ کو اِن تمام گناہوں
سے آلودہ کرے گی۔ وہ میری قوم ہوں گے، اور مَیں اُن کا
خدا ہوں گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔'"

صرف راست باز ہی بچے رہیں گے

12 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 13 "اے آدم زاد، فرض
کر کہ کوئی ملک بے وفا ہو کر میرا گناہ کرے، اور مَیں کال
کے ذریعے اُسے سزا دے کر اُس میں سے انسان و حیوان
مٹا ڈالوں۔ 14 خواہ ملک میں نوح، دانیال اور ایوب کیوں
نہ بستے تو بھی ملک نہ بچتا۔ یہ آدمی اپنی راست بازی سے
صرف اپنی ہی جانوں کو بچا سکتے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا
فرمان ہے۔

15 یا فرض کر کہ مَیں مذکورہ ملک میں وحشی درندوں
کو بھیج دوں جو اِدھر اُدھر پھر کر سب کو پھاڑ کھائیں۔ ملک
ویران و سنسان ہو جائے اور جنگلی درندوں کی وجہ سے کوئی
اُس میں سے گزرنے کی جرأت نہ کرے۔ 16 میری
حیات کی قَسم، خواہ مذکورہ تین راست باز آدمی ملک میں کیوں
نہ بستے تو بھی اکیلے ہی بچتے۔ وہ اپنے بیٹے بیٹیوں کو بھی بچا
نہ سکتے بلکہ پورا ملک ویران و سنسان ہوتا۔ یہ رب قادرِ
مطلق کا فرمان ہے۔

17 یا فرض کر کہ مَیں مذکورہ ملک کو جنگ سے تباہ
کروں، مَیں تلوار کو حکم دوں کہ ملک میں سے گزر کر
انسان و حیوان کو نیست و نابود کر دے۔ 18 میری حیات
کی قَسم، خواہ مذکورہ تین راست باز آدمی ملک میں کیوں نہ
بستے وہ اکیلے ہی بچتے۔ وہ اپنے بیٹے بیٹیوں کو بھی بچا نہ
سکتے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

19 یا فرض کر کہ مَیں اپنا غصہ ملک پر اُتار کر اُس

میں مہلک وبا یوں پھیلا دوں کہ انسان و حیوان سب کے
سب مر جائیں۔ **20** میری حیات کی قسم، خواہ نوح، دانیال
اور ایوب ملک میں کیوں نہ بستے تو بھی وہ اپنے بیٹے بیٹیوں
کو بچا نہ سکتے۔ وہ اپنی راست بازی سے صرف اپنی ہی
جانوں کو بچاتے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔
21 اب یروشلم کے بارے میں رب قادرِ مطلق کا
فرمان سنو! یروشلم کا کتنا بُرا حال ہو گا جب مَیں اپنی چار
سخت سزائیں اُس پر نازل کروں گا۔ کیونکہ انسان و حیوان
جنگ، کال، وحشی درندوں اور مہلک وبا کی زد میں آ کر
ہلاک ہو جائیں گے۔ **22** تو بھی چند ایک بچیں گے، کچھ
بیٹے بیٹیاں جلاوطن ہو کر بابل میں تمہارے پاس آئیں گے۔
جب تم اُن کا بُرا چال چلن اور حرکتیں دیکھو گے تو تمہیں تسلی
ملے گی کہ ہر آفت مناسب تھی جو مَیں یروشلم پر لایا۔
23 اُن کا چال چلن اور حرکتیں دیکھ کر تمہیں تسلی ملے گی،
کیونکہ تم جان لو گے کہ جو کچھ بھی مَیں نے یروشلم کے
ساتھ کیا وہ بلاوجہ نہیں تھا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان
ہے۔“

یروشلم انگور کی بیل کی بےکار لکڑی ہے

15 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، **2** ”اے آدم زاد، انگور کی
بیل کی لکڑی کس لحاظ سے جنگل کی دیگر لکڑیوں سے بہتر
ہے؟ **3** کیا یہ کسی کام آ جاتی ہے؟ کیا یہ کم از کم کھونٹیاں
بنانے کے لئے استعمال ہو سکتی ہے جن سے چیزیں لٹکائی جا
سکیں؟ ہرگز نہیں! **4** اُسے ایندھن کے طور پر آگ میں
پھینکا جاتا ہے۔ اِس کے بعد جب اُس کے دو سِرے بھسم
ہوئے ہیں اور بیچ میں بھی آگ لگ گئی ہے تو کیا وہ کسی
کام آ جاتی ہے؟ **5** آگ لگنے سے پہلے بھی بےکار تھی، تو
اب وہ کس کام آئے گی جب اُس کے دو سِرے بھسم
ہوئے ہیں بلکہ بیچ میں بھی آگ لگ گئی ہے؟
6 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یروشلم کے باشندے
انگور کی بیل کی لکڑی جیسے ہیں جنہیں مَیں جنگل کے درختوں
کے درمیان سے نکال کر آگ میں پھینک دیتا ہوں۔ **7** کیونکہ
مَیں اُن کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوں گا۔ گو وہ آگ سے بچ
نکلے ہیں تو بھی آخرکار آگ ہی اُنہیں بھسم کرے گی۔ جب
مَیں اُن کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوں گا تو تم جان لو گے کہ
مَیں ہی رب ہوں۔ **8** پورے ملک کو مَیں ویران و سنسان
کر دوں گا، اِس لئے کہ وہ بےوفا ثابت ہوئے ہیں۔ یہ
رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

یروشلم بےوفا عورت ہے

16 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، **2** ”اے آدم زاد، یروشلم
کے ذہن میں اُس کی مکروہ حرکتوں کی سنجیدگی بٹھا کر **3** اعلان
کر کہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’اے یروشلم بیٹی، تیری
نسل ملکِ کنعان کی ہے، اور وہیں تُو پیدا ہوئی۔ تیرا باپ
اموری، تیری ماں حِتی تھی۔ **4** پیدا ہوتے وقت ناف کے
ساتھ لگی نال کو کاٹ کر دُور نہیں کیا گیا۔ نہ تجھے پانی سے
نہلایا گیا، نہ تیرے جسم پر نمک مَلا گیا، اور نہ تجھے کپڑوں
میں لپیٹا گیا۔ **5** نہ کسی کو اِتنا ترس آیا، نہ کسی نے تجھ پر اِتنا
رحم کیا کہ اِن کاموں میں سے ایک بھی کرتا۔ اِس کے
بجائے تجھے کھلے میدان میں پھینک کر چھوڑ دیا گیا۔ کیونکہ
جب تُو پیدا ہوئی تو سب تجھے حقیر جانتے تھے۔
6 تب مَیں وہاں سے گزرا۔ اُس وقت تُو اپنے خون
میں تڑپ رہی تھی۔ تجھے اِس حالت میں دیکھ کر مَیں بولا،
”جیتی رہ!“ ہاں، تُو اپنے خون میں تڑپ رہی تھی جب مَیں
بولا، ”جیتی رہ! **7** کھیت میں ہریالی کی طرح پھلتی پھولتی
جا!“ تب تُو پھلتی پھولتی ہوئی پروان چڑھی۔ تُو نہایت

خوب صورت بن گئی۔ چھاتیاں اور بال دیکھنے میں پیارے لگے۔ لیکن ابھی تک تُو ننگی اور برہنہ تھی۔

8 مَیں دوبارہ تیرے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ تُو شادی کے قابل ہو گئی ہے۔ مَیں نے اپنے لباس کا دامن تجھ پر بچھا کر تیری برہنگی کو ڈھانپ دیا۔ مَیں نے قسم کھا کر تیرے ساتھ عہد باندھا اور یوں تیرا مالک بن گیا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

9 مَیں نے تجھے نہلا کر خون سے صاف کیا، پھر تیرے جسم پر تیل مَلا۔ 10 مَیں نے تجھے شاندار لباس اور چمڑے کے نفیس جوتے پہنائے، تجھے باریک کتان اور قیمتی کپڑے سے ملبس کیا۔ 11 پھر مَیں نے تجھے خوب صورت زیورات، چوڑیوں، ہار، 12 نتھ، بالیوں اور شاندار تاج سے سجایا۔ 13 یوں تُو سونے چاندی سے آراستہ اور باریک کتان، ریشم اور شاندار کپڑے سے ملبس ہوئی۔ تیری خوراک بہترین میدے، شہد اور زیتون کے تیل پر مشتمل تھی۔ تُو نہایت ہی خوب صورت ہوئی، اور ہوتے ہوتے ملکہ بن گئی۔‘ 14 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’تیرے حسن کی شہرت دیگر اقوام میں پھیل گئی، کیونکہ مَیں نے تجھے اپنی شان و شوکت میں یوں شریک کیا تھا کہ تیرا حسن کامل تھا۔

15 لیکن تُو نے کیا کیا؟ تُو نے اپنے حسن پر بھروسا رکھا۔ اپنی شہرت سے فائدہ اُٹھا کر تُو زناکار بن گئی۔ ہر گزرنے والے کو تُو نے اپنے آپ کو پیش کیا، ہر ایک کو تیرا حسن حاصل ہوا۔ 16 تُو نے اپنے کچھ شاندار کپڑے لے کر اپنے لئے رنگ دار بستر بنایا اور اُسے اونچی جگہوں پر بچھا کر زنا کرنے لگی۔ ایسا نہ ماضی میں کبھی ہوا، نہ آئندہ کبھی ہو گا۔ 17 تُو نے وہی نفیس زیورات لئے جو مَیں نے تجھے دیئے تھے اور میری ہی سونے چاندی سے اپنے لئے مَردوں کے بت ڈھال کر اُن سے زنا کرنے لگی۔ 18 اُنہیں اپنے شاندار کپڑے پہنا کر تُو نے میرا ہی تیل اور بخور اُنہیں پیش کیا۔ 19 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’جو خوراک یعنی بہترین میدہ، زیتون کا تیل اور شہد مَیں نے تجھے دیا تھا اُسے تُو نے اُنہیں پیش کیا تاکہ اُس کی خوشبو اُنہیں پسند آئے۔

20 جن بیٹے بیٹیوں کو تُو نے میرے ہاں جنم دیا تھا اُنہیں تُو نے قربان کر کے بتوں کو کھلایا۔ کیا تُو اپنی زناکاری پر اکتفا نہ کر سکی؟ 21 کیا ضرورت تھی کہ میرے بچوں کو بھی قتل کر کے بتوں کے لئے جلا دے؟ 22 تعجب ہے کہ جب بھی تُو ایسی مکروہ حرکتیں اور زنا کرتی تھی تو تجھے ایک بار بھی جوانی کا خیال نہ آیا، یعنی وہ وقت جب تُو ننگی اور برہنہ حالت میں اپنے خون میں تڑپتی رہی۔‘

23 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’افسوس، تجھ پر افسوس! اپنی باقی تمام شرارتوں کے علاوہ 24 تُو نے ہر چوک میں بتوں کے لئے قربان گاہ تعمیر کر کے ہر ایک کے ساتھ زنا کرنے کی جگہ بھی بنائی۔ 25 ہر گلی کے کونے میں تُو نے زنا کرنے کا کمرا بنایا۔ اپنے حسن کی بےحرمتی کر کے تُو اپنی عصمت فروشی زوروں پر لائی۔ ہر گزرنے والے کو تُو نے اپنا بدن پیش کیا۔ 26 پہلے تُو اپنے شہوت پرست پڑوسی مصر کے ساتھ زنا کرنے لگی۔ جب تُو نے اپنی عصمت فروشی کو زوروں پر لا کر مجھے مشتعل کیا 27 تو مَیں نے اپنا ہاتھ تیرے خلاف بڑھا کر تیرے علاقے کو چھوٹا کر دیا۔ مَیں نے تجھے فلستی بیٹیوں کے لالچ کے حوالے کر دیا، اُن کے حوالے جو تجھ سے نفرت کرتی ہیں اور جن کو تیرے زناکارانہ چال چلن پر شرم آتی ہے۔

28 اب تک تیری شہوت کو تسکین نہیں ملی تھی، اِس لئے تُو اسوریوں سے زنا کرنے لگی۔ لیکن یہ بھی تیرے لئے کافی نہ تھا۔ 29 اپنی زناکاری میں اضافہ کر کے تُو سوداگروں

کے ملک بابل کے پیچھے پڑ گئی۔ لیکن یہ بھی تیری شہوت
کے لئے کافی نہیں تھا۔' 30 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے،
'ایسی حرکتیں کر کے تُو کتنی سرگرم ہوئی! صاف ظاہر ہوا کہ تُو
زبردست کسبی ہے۔ 31 جب تُو نے ہر چوک میں بتوں کی
قربان گاہ بنائی اور ہر گلی کے کونے میں زنا کرنے کا کمرا
تعمیر کیا تو تُو عام کسبی سے مختلف تھی۔ کیونکہ تُو نے اپنے
گاہکوں سے پیسے لینے سے انکار کیا۔ 32 ہائے، تُو کیسی
بدکار بیوی ہے! اپنے شوہر پر تُو دیگر مردوں کو ترجیح دیتی
ہے۔ 33 ہر کسبی کو فیس ملتی ہے، لیکن تُو تو اپنے تمام
عاشقوں کو تحفے دیتی ہے تاکہ وہ ہر جگہ سے آ کر تیرے
ساتھ زنا کریں۔ 34 اِس میں تُو دیگر کسبیوں سے فرق
ہے۔ کیونکہ نہ گاہک تیرے پیچھے بھاگتے، نہ وہ تیری محبت
کا معاوضہ دیتے ہیں بلکہ تُو خود اُن کے پیچھے بھاگتی اور
اُنہیں اپنے ساتھ زنا کرنے کا معاوضہ دیتی ہے۔'

35 اے کسبی، اب رب کا فرمان سن لے! 36 رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'تُو نے اپنے عاشقوں کو اپنی برہنگی
دکھا کر اپنی عصمت فروشی کی، تُو نے مکروہ بت بنا کر اُن کی
پوجا کی، تُو نے اُنہیں اپنے بچوں کا خون قربان کیا ہے۔
37 اِس لئے مَیں تیرے تمام عاشقوں کو اکٹھا کروں گا، اُن
سب کو جنہیں تُو پسند آئی، اُنہیں بھی جو تجھے پیارے تھے
اور اُنہیں بھی جن سے تُو نے نفرت کی۔ مَیں اُنہیں چاروں
طرف سے جمع کر کے تیرے خلاف بھیجوں گا۔ تب مَیں اُن
کے سامنے ہی تیرے تمام کپڑے اُتاروں گا تاکہ وہ تیری
پوری برہنگی دیکھیں۔ 38 مَیں تیری عدالت کر کے تیری
زناکاری اور قاتلانہ حرکتوں کا فیصلہ کروں گا۔ میرا غصہ اور
میری غیرت تجھے خوں ریزی کی سزا دے گی۔

39 مَیں تجھے تیرے عاشقوں کے حوالے کروں گا،
اور وہ تیرے بتوں کی قربان گاہیں اُن کمروں سمیت ڈھا
دیں گے جہاں تُو زناکاری کرتی رہی ہے۔ وہ تیرے
کپڑے اور شاندار زیورات اُتار کر تجھے عُریاں اور برہنہ چھوڑ
دیں گے۔ 40 وہ تیرے خلاف جلوس نکالیں گے اور تجھے
سنگسار کر کے تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ 41 تیرے
گھروں کو جلا کر وہ متعدد عورتوں کے دیکھتے دیکھتے تجھے سزا
دیں گے۔ یوں مَیں تیری زناکاری کو روک دوں گا، اور
آئندہ تُو اپنے عاشقوں کو زنا کرنے کے پیسے نہیں دے
سکے گی۔

42 تب میرا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا، اور تُو میری
غیرت کا نشانہ نہیں رہے گی۔ میری ناراضی ختم ہو جائے گی،
اور مجھے دوبارہ تسکین ملے گی۔' 43 رب قادرِ مطلق فرماتا
ہے، 'مَیں تیرے سر پر تیری حرکتوں کا پورا نتیجہ لاؤں گا،
کیونکہ تجھے جوانی میں میری مدد کی یاد نہ رہی بلکہ تُو مجھے اِن
تمام باتوں سے طیش دلاتی رہی۔ باقی تمام گھنونی حرکتیں
تیرے لئے کافی نہیں تھیں بلکہ تُو زنا بھی کرنے لگی۔

44 تب لوگ یہ کہاوت کہہ کر تیرا مذاق اُڑائیں گے،
''جیسی ماں، ویسی بیٹی!'' 45 تُو واقعی اپنی ماں کی مانند
ہے، جو اپنے شوہر اور بچوں سے سخت نفرت کرتی تھی۔ تُو
اپنی بہنوں کی مانند بھی ہے، کیونکہ وہ بھی اپنے شوہروں اور
بچوں سے سخت نفرت کرتی تھیں۔ تیری ماں حِتّی اور تیرا
باپ اموری تھا۔ 46 تیری بڑی بہن سامریہ تھی جو اپنی
بیٹیوں کے ساتھ تیرے شمال میں آباد تھی۔ اور تیری چھوٹی
بہن سدوم تھی جو اپنی بیٹیوں کے ساتھ تیرے جنوب میں
رہتی تھی۔ 47 تُو نہ صرف اُن کے غلط نمونے پر چل پڑی
اور اُن کی سی مکروہ حرکتیں کرنے لگی بلکہ اُن سے کہیں زیادہ
بُرا کام کرنے لگی۔' 48 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'میری
حیات کی قسم، تیری بہن سدوم اور اُس کی بیٹیوں سے کبھی
اِتنا غلط کام سرزد نہ ہوا جتنا کہ تجھ سے اور تیری بیٹیوں سے

ہوا ہے۔ **49** تیری بہن سدوم کا کیا قصور تھا؟ وہ اپنی بیٹیوں سمیت متکبر تھی۔ گو اُنہیں خوراک کی کثرت اور آرام وسکون حاصل تھا تو بھی وہ مصیبت زدوں اور غریبوں کا سہارا نہیں بنتی تھیں۔ **50** وہ مغرور تھیں اور میری موجودگی میں ہی گھنونا کام کرتی تھیں۔ اِسی وجہ سے مَیں نے اُنہیں ہٹا دیا۔ تُو خود اِس کی گواہ ہے۔ **51** سامریہ پر بھی غور کر۔ جتنے گناہ تجھ سے سرزد ہوئے اُن کا آدھا حصہ بھی اُس سے نہ ہوا۔ اپنی بہنوں کی نسبت تُو نے کہیں زیادہ گھنونی حرکتیں کی ہیں۔ تیرے مقابلے میں تیری بہنیں فرشتے ہیں۔ **52** چنانچہ اب اپنی خجالت کو برداشت کر۔ کیونکہ اپنے گناہوں سے تُو اپنی بہنوں کی جگہ کھڑی ہو گئی ہے۔ تُو نے اُن سے کہیں زیادہ قابلِ گھن کام کئے ہیں، اور اب وہ تیرے مقابلے میں معصوم بچے لگتی ہیں۔ شرم کھا کھا کر اپنی رُسوائی کو برداشت کر، کیونکہ تجھ سے ایسے سنگین گناہ سرزد ہوئے ہیں کہ تیری بہنیں راست باز ہی لگتی ہیں۔

تو بھی رب وفادار رہے گا

53 لیکن ایک دن آئے گا جب مَیں سدوم، سامریہ، تجھے اور تم سب کی بیٹیوں کو بحال کروں گا۔ **54** تب تُو اپنی رُسوائی برداشت کر سکے گی اور اپنے سارے غلط کام پر شرم کھائے گی۔ سدوم اور سامریہ یہ دیکھ کر تسلی پائیں گی۔ **55** ہاں، تیری بہنیں سدوم اور سامریہ اپنی بیٹیوں سمیت دوبارہ قائم ہو جائیں گی۔ تُو بھی اپنی بیٹیوں سمیت دوبارہ قائم ہو جائے گی۔

56 پہلے تُو اِتنی مغرور تھی کہ اپنی بہن سدوم کا ذکر تک نہیں کرتی تھی۔ **57** لیکن پھر تیری اپنی بُرائی پر روشنی ڈالی گئی، اور اب تیری تمام پڑوسنیں تیرا ہی مذاق اُڑاتی ہیں، خواہ ادومی ہوں، خواہ فلستی۔ سب تجھے حقیر جانتی ہیں۔ **58** چنانچہ اب تجھے اپنی زناکاری اور مکروہ حرکتوں کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ یہ رب کا فرمان ہے۔'

59 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'مَیں تجھے مناسب سزا دوں گا، کیونکہ تُو نے میرا وہ عہد توڑ کر اُس قَسم کو حقیر جانا ہے جو مَیں نے تیرے ساتھ عہد باندھتے وقت کھائی تھی۔ **60** تو بھی مَیں وہ عہد یاد کروں گا جو مَیں نے تیری جوانی میں تیرے ساتھ باندھا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ مَیں تیرے ساتھ ابدی عہد قائم کروں گا۔ **61** تب تجھے وہ غلط کام یاد آئے گا جو پہلے تجھ سے سرزد ہوا تھا، اور تجھے شرم آئے گی جب مَیں تیری بڑی اور چھوٹی بہنوں کو لے کر تیرے حوالے کروں گا تاکہ وہ تیری بیٹیاں بن جائیں۔ لیکن یہ سب کچھ اِس وجہ سے نہیں ہو گا کہ تُو عہد کے مطابق چلتی رہی ہے۔ **62** مَیں خود تیرے ساتھ اپنا عہد قائم کروں گا، اور تُو جان لے گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔' **63** رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، 'جب مَیں تیرے تمام گناہوں کو معاف کروں گا تب تجھے اُن کا خیال آ کر شرمندگی محسوس ہو گی، اور تُو شرم کے مارے گم صم رہے گی۔'"

انگور کی بیل اور عقاب کی تمثیل

17 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، **2** "اے آدم زاد، اسرائیلی قوم کو پہیلی پیش کر، تمثیل سنا دے۔ **3** اُنہیں بتا، 'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ایک بڑا عقاب اُڑ کر ملکِ لبنان میں آیا۔ اُس کے بڑے بڑے پَر اور لمبے لمبے پنکھ تھے، اُس کے گھنے اور رنگین بال و پَر چمک رہے تھے۔ لبنان میں اُس نے ایک دیودار کے درخت کی چوٹی پکڑ لی **4** اور اُس کی سب سے اونچی شاخ کو توڑ کر تاجروں کے ملک میں لے گیا۔ وہاں اُس نے اُسے سوداگروں کے شہر میں لگا دیا۔ **5** پھر عقاب اسرائیل میں آیا اور وہاں سے کچھ بیج لے کر

ایک بڑے دریا کے کنارے پر زرخیز زمین میں بو دیا۔ **6** تب انگور کی بیل پھوٹ نکلی جو زیادہ اونچی نہ ہوئی بلکہ چاروں طرف پھیلتی گئی۔ شاخوں کا رخ عقاب کی طرف رہا جبکہ اُس کی جڑیں زمین میں دھنستی گئیں۔ چنانچہ اچھی بیل بن گئی جو پھوٹتی پھوٹتی نئی شاخیں نکالتی گئی۔

7 لیکن پھر ایک اَور بڑا عقاب آیا۔ اُس کے بھی بڑے بڑے پَر اور گھنے گھنے بال و پَر تھے۔ اب مَیں کیا دیکھتا ہوں، بیل دوسرے عقاب کی طرف رخ کرنے لگتی ہے۔ اُس کی جڑیں اور شاخیں اُس کھیت میں نہ رہیں جس میں اُسے لگایا گیا تھا بلکہ وہ دوسرے عقاب سے پانی ملنے کی اُمید رکھ کر اُسی کی طرف پھیلنے لگی۔ **8** تعجب یہ تھا کہ اُسے اچھی زمین میں لگایا گیا تھا، جہاں اُسے کثرت کا پانی حاصل تھا۔ وہاں وہ خوب پھیل کر پھل لا سکتی تھی، وہاں وہ زبردست بیل بن سکتی تھی۔‘

9 اب رب قادرِ مطلق پوچھتا ہے، ’کیا بیل کی نشو و نما جاری رہے گی؟ ہرگز نہیں! کیا اُسے جڑ سے اُکھاڑ کر پھینکا نہیں جائے گا؟ ضرور! کیا اُس کا پھل چھین نہیں لیا جائے گا؟ بے شک بلکہ آخرکار اُس کی تازہ تازہ کونپلیں بھی سب کی سب مرجھا کر ختم ہو جائیں گی۔ تب اُسے جڑ سے اُکھاڑنے کے لئے نہ زیادہ لوگوں، نہ طاقت کی ضرورت ہو گی۔ **10** گو اُسے لگایا گیا ہے توبھی بیل کی نشو و نما جاری نہیں رہے گی۔ جونہی مشرقی لُو اُس پر چلے گی وہ مکمل طور پر مرجھا جائے گی۔ جس کھیت میں اُسے لگایا گیا وہیں وہ ختم ہو جائے گی۔‘ ’’

11 رب مجھ سے مزید ہم کلام ہوا، **12** ’’اِس سرکش قوم سے پوچھ، ’کیا تجھے اِس تمثیل کی سمجھ نہیں آئی؟‘ تب اُنہیں اِس کا مطلب سمجھا دے۔ ’بابل کے بادشاہ نے یروشلم پر حملہ کیا۔ وہ اُس کے بادشاہ اور افسروں کو گرفتار کر کے اپنے ملک میں لے گیا۔ **13** اُس نے یہوداہ کے شاہی خاندان میں سے ایک کو چن لیا اور اُس کے ساتھ عہد باندھ کر اُسے تخت پر بٹھا دیا۔ نئے بادشاہ نے بابل سے وفادار رہنے کی قسم کھائی۔ بابل کے بادشاہ نے یہوداہ کے راہنماؤں کو بھی جلاوطن کر دیا **14** تاکہ ملکِ یہوداہ اور اُس کا نیا بادشاہ کمزور رہ کر سرکش ہونے کے قابل نہ بنیں بلکہ اُس کے ساتھ عہد قائم رکھ کر خود قائم رہیں۔ **15** توبھی یہوداہ کا بادشاہ باغی ہو گیا اور اپنے قاصد مصر بھیجے تاکہ وہاں سے گھوڑے اور فوجی منگوائیں۔ کیا اُسے کامیابی حاصل ہو گی؟ کیا جس نے ایسی حرکتیں کی ہیں بچ نکلے گا؟ ہرگز نہیں! کیا جس نے عہد توڑ لیا ہے وہ بچے گا؟ ہرگز نہیں!

16 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، اُس شخص نے قسم کے تحت شاہِ بابل سے عہد باندھا ہے، لیکن اب اُس نے یہ قسم حقیر جان کر عہد کو توڑ ڈالا ہے۔ اِس لئے وہ بابل میں وفات پائے گا، اُس بادشاہ کے ملک میں جس نے اُسے تخت پر بٹھایا تھا۔ **17** جب بابل کی فوج یروشلم کے اردگرد پشتے اور برج بنا کر اُس کا محاصرہ کرے گی تاکہ بہتوں کو مار ڈالے تو فرعون اپنی بڑی فوج اور متعدد فوجیوں کو لے کر اُس کی مدد کرنے نہیں آئے گا۔ **18** کیونکہ یہوداہ کے بادشاہ نے عہد کو توڑ کر وہ قسم حقیر جانی ہے جس کے تحت یہ باندھا گیا۔ گو اُس نے شاہِ بابل سے ہاتھ ملا کر عہد کی تصدیق کی تھی توبھی بے وفا ہو گیا، اِس لئے وہ نہیں بچے گا۔ **19** رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، اُس نے میرے ہی عہد کو توڑ ڈالا، میری ہی قسم کو حقیر جانا ہے۔ اِس لئے مَیں عہد توڑنے کے تمام نتائج اُس کے سر پر لاؤں گا۔ **20** مَیں اُس پر اپنا جال ڈال دوں گا، اُسے اپنے پھندے میں پکڑ لوں گا۔ چونکہ وہ مجھ

سے بے وفا ہو گیا ہے اِس لئے مَیں اُسے بابل لے جا کر
اُس کی عدالت کروں گا۔ 21 اُس کے بہترین فوجی سب
مر جائیں گے، اور جتنے بچ جائیں گے وہ چاروں طرف
منتشر ہو جائیں گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں، رب نے
یہ سب کچھ فرمایا ہے۔

22 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اب مَیں خود دیودار
کے درخت کی چوٹی سے نرم و نازک کونپل توڑ کر اُسے ایک
بلند و بالا پہاڑ پر لگا دوں گا۔ 23 اور جب مَیں اُسے
اسرائیل کی بلندیوں پر لگا دوں گا تو اُس کی شاخیں پھوٹ
نکلیں گی، اور وہ پھل لا کر شاندار درخت بنے گا۔ ہر قسم
کے پرندے اُس میں بسیرا کریں گے، سب اُس کی شاخوں
کے سائے میں پناہ لیں گے۔ 24 تب ملک کے تمام
درخت جان لیں گے کہ مَیں رب ہوں۔ مَیں ہی اونچے
درخت کو خاک میں ملا دیتا، اور مَیں ہی چھوٹے درخت کو
بڑا بنا دیتا ہوں۔ مَیں ہی سایہ دار درخت کو سوکھنے دیتا اور
مَیں ہی سوکھے درخت کو پھلنے پھولنے دیتا ہوں۔ یہ میرا،
رب کا فرمان ہے، اور مَیں یہ کروں گا بھی۔‘‘

ہر ایک کو صرف اپنے ہی اعمال کی سزا ملے گی

18 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ’’تم لوگ ملکِ اسرائیل
کے لئے یہ کہاوت کیوں استعمال کرتے ہو، ’والدین نے
کھٹے انگور کھائے، لیکن اُن کے بچوں ہی کے دانت کھٹے ہو
گئے ہیں۔‘ 3 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی
قسم، آئندہ تم یہ کہاوت اسرائیل میں استعمال نہیں کرو گے!
4 ہر انسان کی جان میری ہی ہے، خواہ باپ کی ہو یا بیٹے کی۔
جس نے گناہ کیا ہے صرف اُسی کو سزائے موت ملے گی۔

5 لیکن اُس راست باز کا معاملہ فرق ہے جو راستی
اور انصاف کی راہ پر چلتے ہوئے 6 نہ اونچی جگہوں کی ناجائز
قربانیاں کھاتا، نہ اسرائیلی قوم کے بتوں کی پوجا کرتا ہے۔
نہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کی بے حرمتی کرتا، نہ ماہواری کے
دوران کسی عورت سے ہم بستر ہوتا ہے۔ 7 وہ کسی پر ظلم
نہیں کرتا۔ اگر کوئی ضمانت دے کر اُس سے قرضہ لے تو
پیسے واپس ملنے پر وہ ضمانت واپس کر دیتا ہے۔ وہ چوری
نہیں کرتا بلکہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا اور ننگوں کو کپڑے پہناتا
ہے۔ 8 وہ کسی سے بھی سود نہیں لیتا۔ وہ غلط کام کرنے
سے گریز کرتا اور جھگڑنے والوں کا منصفانہ فیصلہ کرتا ہے۔
9 وہ میرے قواعد کے مطابق زندگی گزارتا اور وفاداری سے
میرے احکام پر عمل کرتا ہے۔ ایسا شخص راست باز ہے، اور
وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

10 اب فرض کرو کہ اُس کا ایک ظالم بیٹا ہے جو
قاتل ہے اور وہ کچھ کرتا ہے 11 جس سے اُس کا باپ
گریز کرتا تھا۔ وہ اونچی جگہوں کی ناجائز قربانیاں کھاتا،
اپنے پڑوسی کی بیوی کی بے حرمتی کرتا، 12 غریبوں اور
ضرورت مندوں پر ظلم کرتا اور چوری کرتا ہے۔ جب قرض دار
قرضہ ادا کرے تو وہ اُسے ضمانت واپس نہیں دیتا۔ وہ بتوں
کی پوجا بلکہ کئی قسم کی مکروہ حرکتیں کرتا ہے۔ 13 وہ سود بھی
لیتا ہے۔ کیا ایسا آدمی زندہ رہے گا؟ ہرگز نہیں! اِن تمام
مکروہ حرکتوں کی بنا پر اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ وہ
خود اپنے گناہوں کا ذمہ دار ٹھہرے گا۔

14 لیکن فرض کرو کہ اِس بیٹے کے ہاں بیٹا پیدا ہو
جائے۔ گو بیٹا سب کچھ دیکھتا ہے جو اُس کے باپ سے
سرزد ہوتا ہے تو بھی وہ باپ کے غلط نمونے پر نہیں چلتا۔
15 نہ وہ اونچی جگہوں کی ناجائز قربانیاں کھاتا، نہ اسرائیلی
قوم کے بتوں کی پوجا کرتا ہے۔ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کی
بے حرمتی نہیں کرتا 16 اور کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اگر کوئی
ضمانت دے کر اُس سے قرضہ لے تو پیسے واپس ملنے پر وہ

ضمانت لوٹا دیتا ہے۔ وہ چوری نہیں کرتا بلکہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا اور ننگوں کو کپڑے پہناتا ہے۔ 17 وہ غلط کام کرنے سے گریز کر کے سود نہیں لیتا۔ وہ میرے قواعد کے مطابق زندگی گزارتا اور میرے احکام پر عمل کرتا ہے۔ ایسے شخص کو اپنے باپ کی سزا نہیں بھگتنی پڑے گی۔ اُسے سزائے موت نہیں ملے گی، حالانکہ اُس کے باپ نے مذکورہ گناہ کئے ہیں۔ نہیں، وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ 18 لیکن اُس کے باپ کو ضرور اُس کے گناہوں کی سزا ملے گی، وہ یقیناً مرے گا۔ کیونکہ اُس نے لوگوں پر ظلم کیا، اپنے بھائی سے چوری کی اور اپنی ہی قوم کے درمیان بُرا کام کیا۔

19 لیکن تم لوگ اعتراض کرتے ہو، 'بیٹا باپ کے قصور میں کیوں نہ شریک ہو؟ اُسے بھی باپ کی سزا بھگتنی چاہئے۔' جواب یہ ہے کہ بیٹا تو راست باز اور انصاف کی راہ پر چلتا رہا ہے، وہ احتیاط سے میرے تمام احکام پر عمل کرتا رہا ہے۔ اِس لئے لازم ہے کہ وہ زندہ رہے۔ 20 جس سے گناہ سرزد ہوا ہے صرف اُسے ہی مرنا ہے۔ لہٰذا نہ بیٹے کو باپ کی سزا بھگتنی پڑے گی، نہ باپ کو بیٹے کی۔ راست باز اپنی راست بازی کا اجر پائے گا، اور بے دین اپنی بے دینی کا۔

21 تو بھی اگر بے دین آدمی اپنے گناہوں کو ترک کرے اور میرے تمام قواعد کے مطابق زندگی گزار کر راست بازی اور انصاف کی راہ پر چل پڑے تو وہ یقیناً زندہ رہے گا، وہ مرے گا نہیں۔ 22 جتنے بھی غلط کام اُس سے سرزد ہوئے ہیں اُن کا حساب مَیں نہیں لوں گا بلکہ اُس کے راست باز چال چلن کا لحاظ کر کے اُسے زندہ رہنے دوں گا۔ 23 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ کیا مَیں بے دین کی ہلاکت دیکھ کر خوش ہوتا ہوں؟ ہرگز نہیں، بلکہ مَیں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی بُری راہوں کو چھوڑ کر زندہ رہے۔

24 اِس کے برعکس کیا راست باز زندہ رہے گا اگر وہ اپنی راست باز زندگی ترک کرے اور گناہ کر کے وہی قابلِ گھن حرکتیں کرنے لگے جو بے دین کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں! جتنا بھی اچھا کام اُس نے کیا اُس کا مَیں خیال نہیں کروں گا بلکہ اُس کی بے وفائی اور گناہوں کا۔ اُنہی کی وجہ سے اُسے سزائے موت دی جائے گی۔

25 لیکن تم لوگ دعویٰ کرتے ہو کہ جو کچھ رب کرتا ہے وہ ٹھیک نہیں۔ اے اسرائیلی قوم، سنو! یہ کیسی بات ہے کہ میرا عمل ٹھیک نہیں؟ اپنے ہی اعمال پر غور کرو! وہی درست نہیں۔ 26 اگر راست باز اپنی راست باز زندگی ترک کر کے گناہ کرے تو وہ اِس بنا پر مر جائے گا۔ اپنی ناراستی کی وجہ سے ہی وہ مر جائے گا۔ 27 اِس کے برعکس اگر بے دین اپنی بے دین زندگی ترک کر کے راستی اور انصاف کی راہ پر چلنے لگے تو وہ اپنی جان کو چھڑائے گا۔ 28 کیونکہ اگر وہ اپنا قصور تسلیم کر کے اپنے گناہوں سے منہ موڑ لے تو وہ مرے گا نہیں بلکہ زندہ رہے گا۔ 29 لیکن اسرائیلی قوم دعویٰ کرتی ہے کہ جو کچھ رب کرتا ہے وہ ٹھیک نہیں۔ اے اسرائیلی قوم، یہ کیسی بات ہے کہ میرا عمل ٹھیک نہیں؟ اپنے ہی اعمال پر غور کرو! وہی درست نہیں۔

30 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے اسرائیل کی قوم، مَیں تیری عدالت کروں گا، ہر ایک کا اُس کے کاموں کے موافق فیصلہ کروں گا۔ چنانچہ خبردار! توبہ کر کے اپنی بے وفا حرکتوں سے منہ پھیرو، ورنہ تم گناہ میں پھنس کر گر جاؤ گے۔ 31 اپنے تمام غلط کام ترک کر کے نیا دل اور نئی روح اپنا لو۔ اے اسرائیلیو، تم کیوں مر جاؤ؟ 32 کیونکہ مَیں کسی کی موت سے خوش نہیں ہوتا۔ چنانچہ توبہ کرو، تب ہی تم زندہ رہو گے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

اسرائیلی بزرگوں پر ماتمی گیت

19 اے نبی، اسرائیل کے رئیسوں پر ماتمی گیت گا،
2 'تیری ماں کتنی زبردست شیرنی تھی۔ جوان شیرببروں کے درمیان ہی اپنا گھر بنا کر اُس نے اپنے بچوں کو پال لیا۔
3 ایک بچے کو اُس نے خاص تربیت دی۔ جب بڑا ہوا تو جانوروں کو پھاڑنا سیکھ لیا، بلکہ انسان بھی اُس کی خوراک بن گئے۔
4 اِس کی خبر دیگر اقوام تک پہنچی تو اُنہوں نے اُسے اپنے گڑھے میں پکڑ لیا۔ وہ اُس کی ناک میں کانٹے ڈال کر اُسے مصر میں گھسیٹ لے گئے۔

5 جب شیرنی کے اِس بچے پر سے اُمید جاتی رہی تو اُس نے دیگر بچوں میں سے ایک کو چن کر اُسے خاص تربیت دی۔
6 یہ بھی طاقت ور ہو کر دیگر شیروں میں گھومنے پھرنے لگا۔ اُس نے جانوروں کو پھاڑنا سیکھ لیا، بلکہ انسان بھی اُس کی خوراک بن گئے۔
7 اُن کے قلعوں کو گرا کر اُس نے اُن کے شہروں کو خاک میں ملا دیا۔ اُس کی دہاڑتی آواز سے ملک باشندوں سمیت خوف زدہ ہو گیا۔
8 تب اردگرد کے صوبوں میں بسنے والی اقوام اُس سے لڑنے آئیں۔ اُنہوں نے اپنا جال اُس پر ڈال دیا، اُسے اپنے گڑھے میں پکڑ لیا۔
9 وہ اُس کی گردن میں پٹا اور ناک میں کانٹے ڈال کر اُسے شاہِ بابل کے پاس گھسیٹ لے گئے۔ وہاں اُسے قید میں ڈالا گیا تاکہ آئندہ اسرائیل کے پہاڑوں پر اُس کی گرجتی آواز سنائی نہ دے۔

10 تیری ماں پانی کے کنارے لگائی گئی انگور کی سی بیل تھی۔ بیل کثرت کے پانی کے باعث پھل دار اور شاخ دار تھی۔
11 اُس کی شاخیں اِتنی مضبوط تھیں کہ اُن سے شاہی عصا بن سکتے تھے۔ وہ باقی پودوں سے کہیں زیادہ اونچی تھی بلکہ اُس کی شاخیں دُور دُور تک نظر آتی تھیں۔
12 لیکن آخرکار لوگوں نے طیش میں آ کر اُسے اُکھاڑ کر پھینک دیا۔ مشرقی لُو نے اُس کا پھل مرجھانے دیا۔ سب کچھ اُتارا گیا، لہٰذا وہ سوکھ گیا اور اُس کا مضبوط تنا نذرِ آتش ہوا۔
13 اب بیل کو ریگستان میں لگایا گیا ہے، وہاں جہاں خشک اور پیاسی زمین ہوتی ہے۔
14 اُس کے تنے کی ایک ٹہنی سے آگ نے نکل کر اُس کا پھل بھسم کر دیا۔ اب کوئی مضبوط شاخ نہیں رہی جس سے شاہی عصا بن سکے۔'

درجِ بالا گیت ماتمی ہے اور آہ و زاری کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔

اسرائیل کی مسلسل بے وفائی

20 یہوداہ کے بادشاہ یہویاکین کی جلاوطنی کے ساتویں سال میں اسرائیلی قوم کے کچھ بزرگ میرے پاس آئے تاکہ رب سے کچھ دریافت کریں۔ پانچویں مہینے کا دسواں
دن* تھا۔ وہ میرے سامنے بیٹھ گئے۔ 2 تب رب مجھ سے
ہم کلام ہوا، 3 "اے آدم زاد، اسرائیل کے بزرگوں کو بتا،
'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ کیا تم مجھ سے دریافت کرنے آئے ہو؟ میری حیات کی قسم، مَیں تمہیں کوئی جواب

*14 اگست

نہیں دوں گا! یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔'
4 اے آدم زاد، کیا تُو اُن کی عدالت کرنے کے لئے
تیار ہے؟ پھر اُن کی عدالت کر! اُنہیں اُن کے باپ دادا
کی قابلِ گھن حرکتوں کا احساس دلا۔ 5 اُنہیں بتا، 'رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اسرائیلی قوم کو چنتے وقت مَیں نے
اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُس سے قسم کھائی۔ ملکِ مصر میں ہی مَیں
نے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر کیا اور قسم کھا کر کہا کہ مَیں
رب تمہارا خدا ہوں۔ 6 یہ میرا اٹل وعدہ ہے کہ مَیں تمہیں
مصر سے نکال کر ایک ملک میں پہنچا دوں گا جس کا جائزہ
مَیں تمہاری خاطر لے چکا ہوں۔ یہ ملک دیگر تمام ممالک
سے کہیں زیادہ خوب صورت ہے، اور اِس میں دودھ اور
شہد کی کثرت ہے۔ 7 اُس وقت مَیں نے اسرائیلیوں سے
کہا، ”ہر ایک اپنے گھنونے بتوں کو پھینک دے! مصر کے
دیوتاؤں سے لپٹے نہ رہو، کیونکہ اُن سے تم اپنے آپ کو
ناپاک کر رہے ہو۔ مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔“
8 لیکن وہ مجھ سے باغی ہوئے اور میری سننے کے
لئے تیار نہ تھے۔ کسی نے بھی اپنے بتوں کو نہ پھینکا بلکہ وہ
اِن گھنونی چیزوں سے لپٹے رہے اور مصری دیوتاؤں کو ترک
نہ کیا۔ یہ دیکھ کر مَیں وہیں مصر میں اپنا غضب اُن پر نازل
کرنا چاہتا تھا۔ اُسی وقت مَیں اپنا غصہ اُن پر اُتارنا چاہتا
تھا۔ 9 لیکن مَیں باز رہا، کیونکہ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ جن
اقوام کے درمیان اسرائیلی رہتے تھے اُن کے سامنے میرے
نام کی بےحرمتی ہو جائے۔ کیونکہ اُن قوموں کی موجودگی
میں ہی مَیں نے اپنے آپ کو اسرائیلیوں پر ظاہر کر کے وعدہ
کیا تھا کہ مَیں تمہیں مصر سے نکال لاؤں گا۔
10 چنانچہ مَیں اُنہیں مصر سے نکال کر ریگستان میں
لایا۔ 11 وہاں مَیں نے اُنہیں اپنی ہدایات دیں، وہ احکام
جن کی پیروی کرنے سے انسان جیتا رہتا ہے۔ 12 مَیں
نے اُنہیں سبت کا دن بھی عطا کیا۔ مَیں چاہتا تھا کہ آرام
کا یہ دن میرے اُن کے ساتھ عہد کا نشان ہو، کہ اِس سے
لوگ جان لیں کہ مَیں رب ہی اُنہیں مقدّس بناتا ہوں۔
13 لیکن ریگستان میں بھی اسرائیلی مجھ سے باغی
ہوئے۔ اُنہوں نے میری ہدایات کے مطابق زندگی نہ
گزاری بلکہ میرے احکام کو مسترد کر دیا، حالانکہ انسان اُن
کی پیروی کرنے سے ہی جیتا رہتا ہے۔ اُنہوں نے سبت
کی بھی بڑی بےحرمتی کی۔ یہ دیکھ کر مَیں اپنا غضب اُن پر
نازل کر کے اُنہیں وہیں ریگستان میں ہلاک کرنا چاہتا تھا۔
14 تاہم مَیں باز رہا، کیونکہ مَیں نہیں چاہتا تھا کہ اُن اقوام
کے سامنے میرے نام کی بےحرمتی ہو جائے جن کے دیکھتے
دیکھتے مَیں اسرائیلیوں کو مصر سے نکال لایا تھا۔ 15 چنانچہ
مَیں نے یہ کرنے کے بجائے اپنا ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی،
”مَیں تمہیں اُس ملک میں نہیں لے جاؤں گا جو مَیں نے
تمہارے لئے مقرر کیا تھا، حالانکہ اُس میں دودھ اور شہد کی
کثرت ہے اور وہ دیگر تمام ممالک کی نسبت کہیں زیادہ
خوب صورت ہے۔ 16 کیونکہ تم نے میری ہدایات کو رد کر
کے میرے احکام کے مطابق زندگی نہ گزاری بلکہ سبت کے
دن کی بھی بےحرمتی کی۔ ابھی تک تمہارے دل بتوں سے
لپٹے رہتے ہیں۔“
17 لیکن ایک بار پھر مَیں نے اُن پر ترس کھایا۔ نہ مَیں
نے اُنہیں تباہ کیا، نہ پوری قوم کو ریگستان میں مٹا دیا۔
18 ریگستان میں ہی مَیں نے اُن کے بیٹوں کو آگاہ کیا،
”اپنے باپ دادا کے قواعد کے مطابق زندگی مت گزارنا۔
نہ اُن کے احکام پر عمل کرو، نہ اُن کے بتوں کی پوجا سے
اپنے آپ کو ناپاک کرو۔ 19 مَیں رب تمہارا خدا ہوں۔
میری ہدایات کے مطابق زندگی گزارو اور احتیاط سے
میرے احکام پر عمل کرو۔ 20 میرے سبت کے دن آرام کر

کے اُنہیں مقدّس مانو تاکہ وہ میرے ساتھ بندھے ہوئے
عہد کا نشان رہیں۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں رب تمہارا
خدا ہوں۔‘‘
21 لیکن یہ بچے بھی مجھ سے باغی ہوئے۔ نہ اُنہوں
نے میری ہدایات کے مطابق زندگی گزاری، نہ احتیاط سے
میرے احکام پر عمل کیا، حالانکہ انسان اُن کی پیروی کرنے
سے ہی جیتا رہتا ہے۔ اُنہوں نے میرے سبت کے دنوں
کی بھی بےحرمتی کی۔ یہ دیکھ کر مَیں اپنا غصہ اُن پر نازل کر
کے اُنہیں وہیں ریگستان میں تباہ کرنا چاہتا تھا۔ **22** لیکن
ایک بار پھر مَیں اپنے ہاتھ کو روک کر باز رہا، کیونکہ مَیں
نہیں چاہتا تھا کہ اُن اقوام کے سامنے میرے نام کی بےحرمتی
ہو جائے جن کے دیکھتے دیکھتے مَیں اسرائیلیوں کو مصر سے
نکال لایا تھا۔ **23** چنانچہ مَیں نے یہ کرنے کے بجائے اپنا
ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی، ’’مَیں تمہیں دیگر اقوام و ممالک میں
منتشر کروں گا، **24** کیونکہ تم نے میرے احکام کی پیروی
نہیں کی بلکہ میری ہدایات کو رد کر دیا۔ گو مَیں نے سبت کا
دن ماننے کا حکم دیا تھا تو بھی تم نے آرام کے اِس دن کی
بےحرمتی کی۔ اور یہ بھی کافی نہیں تھا بلکہ تم اپنے باپ دادا
کے بتوں کے بھی پیچھے لگے رہے۔‘‘
25 تب مَیں نے اُنہیں ایسے احکام دیئے جو اچھے نہیں
تھے، ایسی ہدایات جو انسان کو جینے نہیں دیتیں۔ **26** نیز،
مَیں نے ہونے دیا کہ وہ اپنے پہلوٹھوں کو قربان کر کے
اپنے آپ کو ناپاک کریں۔ مقصد یہ تھا کہ اُن کے رونگٹے
کھڑے ہو جائیں اور وہ جان لیں کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘
27 چنانچہ اے آدم زاد، اسرائیلی قوم کو بتا، ’رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تمہارے باپ دادا نے اِس میں بھی
میری تکفیر کی کہ وہ مجھ سے بےوفا ہوئے۔ **28** مَیں نے تو
اُن سے ملکِ اسرائیل دینے کی قسم کھا کر وعدہ کیا تھا۔
لیکن جونہی مَیں اُنہیں اُس میں لایا تو جہاں بھی کوئی اونچی
جگہ یا سایہ دار درخت نظر آیا وہاں وہ اپنے جانوروں کو ذبح
کرنے، طیش دلانے والی قربانیاں چڑھانے، خوشبودار بخور
جلانے اور مَے کی نذریں پیش کرنے لگے۔ **29** مَیں نے
اُن کا سامنا کر کے کہا، ’’یہ کس طرح کی اونچی جگہیں ہیں
جہاں تم جاتے ہو؟‘‘ آج تک یہ قربان گاہیں اونچی جگہیں
کہلاتی ہیں۔‘
30 اے آدم زاد، اسرائیلی قوم کو بتا، ’رب قادرِ مطلق
فرماتا ہے کہ کیا تم اپنے باپ دادا کی حرکتیں اپنا کر اپنے
آپ کو ناپاک کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم بھی اُن کے گھنونے
بتوں کے پیچھے لگ کر زنا کرنا چاہتے ہو؟ **31** کیونکہ اپنے
نذرانے پیش کرنے اور اپنے بچوں کو قربان کرنے سے تم
اپنے آپ کو اپنے بتوں سے آلودہ کرتے ہو۔ اے اسرائیلی
قوم، آج تک یہی تمہارا رویہ ہے! تو پھر مَیں کیا کروں؟
کیا مجھے تمہیں جواب دینا چاہئے جب تم مجھ سے کچھ
دریافت کرنے کے لئے آتے ہو؟ ہرگز نہیں! میری حیات
کی قسم، مَیں تمہیں جواب میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ یہ رب
قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

اللہ اپنی قوم کو واپس لائے گا

32 تم کہتے ہو، ’’ہم دیگر قوموں کی مانند ہونا چاہتے،
دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح لکڑی اور پتھر کی چیزوں کی
عبادت کرنا چاہتے ہیں۔‘‘ گو یہ خیال تمہارے ذہنوں میں
ابھر آیا ہے، لیکن ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ **33** رب قادرِ مطلق
فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، مَیں بڑے غصے اور زوردار
طریقے سے اپنی قدرت کا اظہار کر کے تم پر حکومت کروں گا۔
34 مَیں بڑے غصے اور زوردار طریقے سے اپنی قدرت کا
اظہار کر کے تمہیں اُن قوموں اور ممالک سے نکال کر جمع

کروں گا جہاں تم منتشر ہو گئے ہو۔ 35 تب مَیں تمہیں
اقوام کے ریگستان میں لا کر تمہارے رُو بُرو تمہاری عدالت
کروں گا۔ 36 جس طرح مَیں نے تمہارے باپ دادا کی
عدالت مصر کے ریگستان میں کی اُسی طرح تمہاری بھی
عدالت کروں گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 37 جس
طرح گلہ بان بھیڑبکریوں کو اپنی لاٹھی کے نیچے سے گزرنے
دیتا ہے تاکہ اُنہیں گن لے اُسی طرح مَیں تمہیں اپنی لاٹھی
کے نیچے سے گزرنے دوں گا اور تمہیں عہد کے بندھن میں
شریک کروں گا۔ 38 جو بے وفا ہو کر مجھ سے باغی ہو گئے
ہیں اُنہیں مَیں تم سے دُور کر دوں گا تاکہ تم پاک ہو جاؤ۔
اگرچہ مَیں اُنہیں بھی اُن دیگر ممالک سے نکال لاؤں گا جن
میں وہ رہ رہے ہیں تو بھی وہ ملکِ اسرائیل میں داخل نہیں
ہوں گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

39 اے اسرائیلی قوم، تمہارے بارے میں رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جاؤ، ہر ایک اپنے بُتوں کی عبادت
کرتا جائے! لیکن ایک وقت آئے گا جب تم ضرور میری
سنو گے، جب تم اپنی قربانیوں اور بُتوں کی پوجا سے میرے
مقدّس نام کی بےحرمتی نہیں کرو گے۔

40 کیونکہ رب فرماتا ہے کہ آئندہ پوری اسرائیلی قوم
میرے مقدّس پہاڑ یعنی اسرائیل کے بلند پہاڑ صیون پر
میری خدمت کرے گی۔ وہاں مَیں خوشی سے اُنہیں قبول
کروں گا، اور وہاں مَیں تمہاری قربانیاں، تمہارے پہلے پھل
اور تمہارے تمام مقدّس ہدیئے طلب کروں گا۔ 41 میرے
تمہیں اُن اقوام اور ممالک سے نکال کر جمع کرنے کے بعد
جن میں تم منتشر ہو گئے ہو تم اسرائیل میں مجھے قربانیاں
پیش کرو گے، اور مَیں اُن کی خوشبو سونگھ کر خوشی سے تمہیں
قبول کروں گا۔ یوں مَیں تمہارے ذریعے دیگر اقوام پر ظاہر
کروں گا کہ مَیں قدوس خدا ہوں۔ 42 تب جب مَیں
تمہیں ملکِ اسرائیل یعنی اُس ملک میں لاؤں گا جس کا
وعدہ مَیں نے قسم کھا کر تمہارے باپ دادا سے کیا تھا تو تم
جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 43 وہاں تمہیں اپنا وہ
چال چلن اور اپنی وہ حرکتیں یاد آئیں گی جن سے تم نے
اپنے آپ کو ناپاک کر دیا تھا، اور تم اپنے تمام بُرے اعمال
کے باعث اپنے آپ سے گھن کھاؤ گے۔ 44 اے اسرائیلی
قوم، تم جان لو گے کہ مَیں رب ہوں جب مَیں اپنے نام
کی خاطر نرمی سے تم سے پیش آؤں گا، حالانکہ تم اپنے
بُرے سلوک اور تباہ کن حرکتوں کی وجہ سے سخت سزا کے
لائق تھے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

جنگل میں آگ لگنے کی تمثیل

45 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 46 ”اے آدم زاد،
جنوب کی طرف رخ کر کے اُس کے خلاف نبوت کر!
دشتِ نجب کے جنگل کے خلاف نبوت کر کے 47 اُسے بتا،
’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تجھ میں ایسی آگ لگانے
والا ہوں جو تیرے تمام درختوں کو بھسم کرے گی، خواہ وہ
ہرے بھرے یا سوکھے ہوئے ہوں۔ اِس آگ کے بھڑکتے
شعلے نہیں بجھیں گے بلکہ جنوب سے لے کر شمال تک ہر
چہرے کو جھلسا دیں گے۔ 48 ہر ایک کو نظر آئے گا کہ یہ
آگ میرے، رب کے ہاتھ نے لگائی ہے۔ یہ بجھے گی
نہیں‘۔“

49 یہ سن کر مَیں بولا، ”اے قادرِ مطلق، یہ بتانے کا
کیا فائدہ ہے؟ لوگ پہلے سے میرے بارے میں کہتے ہیں
کہ یہ ہمیشہ ناقابلِ سمجھ تمثیلیں پیش کرتا ہے۔“

رب اسرائیل کے خلاف تلوار چلانے کو ہے

21 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، یروشلم

کی طرف رخ کر کے مقدّس جگہوں اور ملکِ اسرائیل کے
خلاف نبوت کر! 3 ملک کو بتا، ’رب فرماتا ہے کہ اب مَیں
تجھ سے نپٹ لوں گا! اپنی تلوار میان سے کھینچ کر مَیں تیرے
تمام باشندوں کو مٹا دوں گا، خواہ راست باز ہوں یا بے دین۔
4 کیونکہ مَیں راست بازوں کو بے دینوں سمیت مار ڈالوں گا،
اِس لئے میری تلوار میان سے نکل کر جنوب سے لے کر
شمال تک ہر شخص پر ٹوٹ پڑے گی۔ 5 تب تمام لوگوں کو پتا
چلے گا کہ مَیں، رب نے اپنی تلوار کو میان سے کھینچ لیا ہے۔
تلوار مارتی رہے گی اور میان میں واپس نہیں آئے گی۔‘

6 اے آدم زاد، آہیں بھر بھر کر یہ پیغام سنا! لوگوں
کے سامنے اِتنی تلخی سے آہ و زاری کر کہ کمر میں درد ہونے
لگے۔ 7 جب وہ تجھ سے پوچھیں، ’آپ کیوں کراہ رہے
ہیں؟‘ تو اُنہیں جواب دے، ’مجھے ایک ہولناک خبر کا علم
ہے جو ابھی آنے والی ہے۔ جب یہاں پہنچے گی تو ہر ایک
کی ہمت ٹوٹ جائے گی اور ہر ہاتھ بےحس و حرکت ہو
جائے گا۔ ہر جان حوصلہ ہارے گی اور ہر گھٹنا ڈانواں ڈول
ہو جائے گا۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اِس خبر کا وقت
قریب آ گیا ہے، جو کچھ پیش آنا ہے وہ جلد ہی پیش
آئے گا۔‘“

8 رب ایک بار پھر مجھ سے ہم کلام ہوا، 9 ”اے
آدم زاد، نبوت کر کے لوگوں کو بتا،

’تلوار کو رگڑ رگڑ کر تیز کر دیا گیا ہے۔ 10 اب
وہ قتل و غارت کے لئے تیار ہے، بجلی کی طرح چمکنے لگی
ہے۔ ہم یہ دیکھ کر کس طرح خوش ہو سکتے ہیں؟ اے
میرے بیٹے، تُو نے لاٹھی اور ہر تربیت کو حقیر جانا ہے۔
11 چنانچہ تلوار کو تیز کروانے کے لئے بھیجا گیا تاکہ اُسے
خوب استعمال کیا جا سکے۔ اب وہ رگڑ رگڑ کر تیز کی گئی ہے،
اب وہ قاتل کے ہاتھ کے لئے تیار ہے۔‘

12 اے آدم زاد، چیخ اُٹھ! واویلا کر! افسوس سے اپنا
سینہ پیٹ! تلوار میری قوم اور اسرائیل کے بزرگوں کے
خلاف چلنے لگی ہے، اور سب اُس کی زد میں آ جائیں گے۔
13 کیونکہ قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جانچ پڑتال کا وقت آ گیا
ہے، اور لازم ہے کہ وہ آئے، کیونکہ تُو نے لاٹھی کی تربیت
کو حقیر جانا ہے۔

14 چنانچہ اے آدم زاد، اب تالی بجا کر نبوت کر!
تلوار کو دو بلکہ تین بار اُن پر ٹوٹنے دے! کیونکہ قتل و غارت
کی یہ مہلک تلوار قبضے تک مقتولوں میں گھونپی جائے گی۔
15 مَیں نے تلوار کو اُن کے شہروں کے ہر دروازے پر کھڑا
کر دیا ہے تاکہ آنے جانے والوں کو مار ڈالے، ہر دل ہمت
ہارے اور متعدد افراد ہلاک ہو جائیں۔ افسوس! اُسے بجلی کی
طرح چمکایا گیا ہے، وہ قتل و غارت کے لئے تیار ہے۔
16 اے تلوار، دائیں اور بائیں طرف گھومتی پھر،
جس طرف بھی تُو مڑے اُس طرف مارتی جا! 17 مَیں بھی
تالیاں بجا کر اپنا غصہ اسرائیل پر اُتاروں گا۔ یہ میرا، رب
کا فرمان ہے۔“

دو راستوں کا نقشہ، بابل کے ذریعے یروشلم کی تباہی

18 رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 19 ”اے آدم زاد،
نقشہ بنا کر اُس پر وہ دو راستے دکھا جو شاہِ بابل کی تلوار
اختیار کر سکتی ہے۔ دونوں راستے ایک ہی ملک سے شروع
ہو جائیں۔ جہاں یہ ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں
وہاں دو سائن بورڈ کھڑے کر جو دو مختلف شہروں کے راستے
دکھائیں، 20 ایک عمونیوں کے شہر ربّہ کا اور دوسرا یہوداہ
کے قلعہ بند شہر یروشلم کا۔

یہ وہ دو راستے ہیں جو شاہِ بابل کی تلوار اختیار کر سکتی
ہے۔ 21 کیونکہ جہاں یہ دو راستے ایک دوسرے سے الگ

ہو جاتے ہیں وہاں شاہِ بابل رک کر معلوم کرے گا کہ کونسا
راستہ اختیار کرنا ہے۔ وہ تیروں کے ذریعے قرعہ ڈالے گا،
اپنے بتوں سے اشارہ ملنے کی کوشش کرے گا اور کسی جانور
کی کلیجی کا معائنہ کرے گا۔ 22 تب اُسے یروشلم کا راستہ
اختیار کرنے کی ہدایت ملے گی، چنانچہ وہ اپنے فوجیوں کے
ساتھ یروشلم کے پاس پہنچ کر قتل و غارت کا حکم دے گا۔
تب وہ زور سے جنگ کے نعرے لگا لگا کر شہر کو پشتے سے
گھیر لیں گے، محاصرے کے برج تعمیر کریں گے اور
دروازوں کو توڑنے کی قلعہ شکن مشینیں کھڑی کریں گے۔
23 جنہوں نے شاہِ بابل سے وفاداری کی قسم کھائی ہے
اُنہیں یہ پیش گوئی غلط لگے گی، لیکن وہ اُنہیں اُن کے قصور
کی یاد دلا کر اُنہیں گرفتار کرے گا۔

24 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’تم لوگوں نے
خود علانیہ طور پر بے وفا ہونے سے اپنے قصور کی یاد دلائی
ہے۔ تمہارے تمام اعمال میں تمہارے گناہ نظر آتے ہیں۔
اِس لئے تم سے سختی سے نپٹا جائے گا۔

25 اے اسرائیل کے بگڑے ہوئے اور بے دین رئیس،
اب وہ وقت آ گیا ہے جب تجھے حتمی سزا دی جائے گی۔
26 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ پگڑی کو اُتار، تاج کو دُور
کر! اب سب کچھ اُلٹ جائے گا۔ ذلیل کو سرفراز اور سرفراز
کو ذلیل کیا جائے گا۔

27 مَیں یروشلم کو ملبے کا ڈھیر، ملبے کا ڈھیر، ملبے کا
ڈھیر بنا دوں گا۔ اور شہر اُس وقت تک نئے سرے سے تعمیر
نہیں کیا جائے گا جب تک وہ نہ آئے جو حق دار ہے۔ اُسی
کے حوالے مَیں یروشلم کروں گا۔‘

عمونی بھی تلوار کی زد میں آئیں گے

28 اے آدم زاد، عمونیوں اور اُن کی لعن طعن کے
جواب میں نبوت کر! اُنہیں بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تلوار قتل و غارت کے
لئے میان سے کھینچ لی گئی ہے، اُسے رگڑ رگڑ کر تیز کیا گیا
ہے تاکہ بجلی کی طرح چمکتے ہوئے مارتی جائے۔

29 تیرے نبیوں نے تجھے فریب دہ رویائیں اور
جھوٹے پیغامات سنائے ہیں۔ لیکن تلوار بے دینوں کی
گردن پر نازل ہونے والی ہے، کیونکہ وہ وقت آ گیا ہے
جب اُنہیں حتمی سزا دی جائے۔

30 لیکن اِس کے بعد اپنی تلوار کو میان میں واپس
ڈال، کیونکہ مَیں تجھے بھی سزا دوں گا۔ جہاں تُو پیدا ہوا،
تیرے اپنے وطن میں مَیں تیری عدالت کروں گا۔ 31 مَیں
اپنا غضب تجھ پر نازل کروں گا، اپنے قہر کی آگ تیرے
خلاف بھڑکاؤں گا۔ مَیں تجھے ایسے وحشی آدمیوں کے حوالے
کروں گا جو تباہ کرنے کا فن خوب جانتے ہیں۔ 32 تُو
آگ کا ایندھن بن جائے گا، تیرا خون تیرے اپنے ملک
میں بہہ جائے گا۔ آئندہ تجھے کوئی یاد نہیں کرے گا۔ کیونکہ
یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔‘“

یروشلم خوں ریزی کا شہر ہے

22 رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا، 2 ”اے آدم زاد، کیا
تُو یروشلم کی عدالت کرنے کے لئے تیار ہے؟ کیا تُو اِس
قاتل شہر پر فیصلہ کرنے کے لئے مستعد ہے؟ پھر اُس پر
اُس کی مکروہ حرکتیں ظاہر کر۔ 3 اُسے بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے یروشلم بیٹی، تیرا
انجام قریب ہی ہے، اور یہ تیرا اپنا قصور ہے۔ کیونکہ تُو نے
اپنے درمیان معصوموں کا خون بہایا اور اپنے لئے بت بنا
کر اپنے آپ کو ناپاک کر دیا ہے۔ 4 اپنی خوں ریزی سے
تُو مجرم بن گئی ہے، اپنی بت پرستی سے ناپاک ہو گئی ہے۔

تُوخود اپنی عدالت کا دن قریب لائی ہے۔ اِسی وجہ سے تیرا انجام قریب آ گیا ہے، اِسی لئے مَیں تجھے دیگر اقوام کی لعن طعن اور تمام ممالک کے مذاق کا نشانہ بنا دوں گا۔ 5 سب تجھ پر ٹھٹھا ماریں گے، خواہ وہ قریب ہوں یا دُور۔ تیرے نام پر داغ لگ گیا ہے، تجھ میں فساد حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔

6 اسرائیل کا جو بھی بزرگ تجھ میں رہتا ہے وہ اپنی پوری طاقت سے خون بہانے کی کوشش کرتا ہے۔ 7 تیرے باشندے اپنے ماں باپ کو حقیر جانتے ہیں۔ وہ پردیسی پر سختی کر کے یتیموں اور بیواؤں پر ظلم کرتے ہیں۔ 8 جو مجھے مقدّس ہے اُسے تُو پاؤں تلے کچل دیتی ہے۔ تُو میرے سبت کے دنوں کی بےحرمتی بھی کرتی ہے۔

9 تجھ میں ایسے تہمت لگانے والے ہیں جو خوں ریزی پر تُلے ہوئے ہیں۔ تیرے باشندے پہاڑوں کی ناجائز قربان گاہوں کے پاس قربانیاں کھاتے اور تیرے درمیان شرم ناک حرکتیں کرتے ہیں۔ 10 بیٹا ماں سے ہم بستر ہو کر باپ کی بےحرمتی کرتا ہے، شوہر ماہواری کے دوران بیوی سے صحبت کر کے اُس سے زیادتی کرتا ہے۔ 11 ایک اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے جبکہ دوسرا اپنی بہو کی بےحرمتی اور تیسرا اپنی سگی بہن کی عصمت دری کرتا ہے۔ 12 تجھ میں ایسے لوگ ہیں جو رشوت کے عوض قتل کرتے ہیں۔ سود قابلِ قبول ہے، اور لوگ ایک دوسرے پر ظلم کر کے ناجائز نفع کماتے ہیں۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے یروشلم، تُو مجھے سراسر بھول گئی ہے!

13 تیرا ناجائز نفع اور تیرے بیچ میں خوں ریزی دیکھ کر مَیں غصے میں تالی بجاتا ہوں۔ 14 سوچ لے! جس دن مَیں تجھ سے نپٹوں گا تو کیا تیرا حوصلہ قائم اور تیرے ہاتھ مضبوط رہیں گے؟ یہ میرا، رب کا فرمان ہے، اور مَیں یہ کروں گا بھی۔ 15 مَیں تجھے دیگر اقوام و ممالک میں منتشر کر کے تیری ناپاکی دُور کروں گا۔ 16 پھر جب دیگر قوموں کے دیکھتے دیکھتے تیری بےحرمتی ہو جائے گی تب تُو جان لے گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

اسرائیل بھٹی میں دھات کا مَیل ہے

17 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، 18 ”اے آدم زاد، اسرائیلی قوم میرے نزدیک اُس مَیل کی مانند بن گئی ہے جو چاندی کو خالص کرنے کے بعد بھٹی میں باقی رہ جاتا ہے۔ سب کے سب اُس تانبے، ٹین، لوہے اور سیسے کی مانند ہیں جو بھٹی میں رہ جاتا ہے۔ وہ کچرا ہی ہیں۔ 19 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ چونکہ تم بھٹی میں بچا ہوا مَیل ہو اِس لئے مَیں تمہیں یروشلم میں اکٹھا کر کے 20 بھٹی میں پھینک دوں گا۔ جس طرح چاندی، تانبے، لوہے، سیسے اور ٹین کی آمیزش کو تپتی بھٹی میں پھینکا جاتا ہے تاکہ پگھل جائے اُسی طرح مَیں تمہیں غصے میں اکٹھا کروں گا اور بھٹی میں پھینک کر پگھلا دوں گا۔ 21 مَیں تمہیں جمع کر کے آگ میں پھینک دوں گا اور بڑے غصے سے ہَوا دے کر تمہیں پگھلا دوں گا۔ 22 جس طرح چاندی بھٹی میں پگھل جاتی ہے اُسی طرح تم یروشلم میں پگھل جاؤ گے۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں رب نے اپنا غضب تم پر نازل کیا ہے۔“

پوری قوم قصوروار ہے

23 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 24 ”اے آدم زاد، ملکِ اسرائیل کو بتا، ’غضب کے دن تجھ پر مینہ نہیں برسے گا بلکہ تُو بارش سے محروم رہے گا۔‘

25 ملک کے بیچ میں سازش کرنے والے راہنما

شیر ببر کی مانند ہیں جو دہاڑتے دہاڑتے اپنا شکار پھاڑ لیتے ہیں۔ وہ لوگوں کو ہڑپ کر کے اُن کے خزانے اور قیمتی چیزیں چھین لیتے اور ملک کے درمیان ہی متعدد عورتوں کو بیوائیں بنا دیتے ہیں۔

26 ملک کے امام میری شریعت سے زیادتی کر کے اُن چیزوں کی بےحرمتی کرتے ہیں جو مجھے مقدّس ہیں۔ نہ وہ مقدّس اور عام چیزوں میں امتیاز کرتے، نہ پاک اور ناپاک اشیا کا فرق سکھاتے ہیں۔ نیز، وہ میرے سبت کے دن اپنی آنکھوں کو بند رکھتے ہیں تاکہ اُس کی بےحرمتی نظر نہ آئے۔ یوں اُن کے درمیان ہی میری بےحرمتی کی جاتی ہے۔

27 ملک کے درمیان کے بزرگ بھیڑیوں کی مانند ہیں جو اپنے شکار کو پھاڑ پھاڑ کر خون بہاتے اور لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتارتے ہیں تاکہ ناروا نفع کمائیں۔

28 ملک کے نبی فریب دہ رویائیں اور جھوٹے پیغامات سنا کر لوگوں کے بُرے کاموں پر سفیدی پھیر دیتے ہیں تاکہ اُن کی غلطیاں نظر نہ آئیں۔ وہ کہتے ہیں، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے‘ حالانکہ رب نے اُن پر کچھ نازل نہیں کیا ہوتا۔

29 ملک کے عام لوگ بھی ایک دوسرے کا استحصال کرتے ہیں۔ وہ ڈکیت بن کر غریبوں اور ضرورت مندوں پر ظلم کرتے اور پردیسیوں سے بدسلوکی کر کے اُن کا حق مارتے ہیں۔

30 اسرائیل میں مَیں ایسے آدمی کی تلاش میں رہا جو ملک کے لئے حفاظتی چاردیواری تعمیر کرے، جو میرے حضور آ کر دیوار کے رخنے میں کھڑا ہو جائے تاکہ مَیں ملک کو تباہ نہ کروں۔ لیکن مجھے ایک بھی نہ ملا جو اِس قابل ہو۔ 31 چنانچہ مَیں اپنا غضب اُن پر نازل کروں گا اور اُنہیں اپنے سخت قہر سے بھسم کروں گا۔ تب اُن کے غلط کاموں کا نتیجہ اُن کے اپنے سروں پر آئے گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

بےحیا بہنیں اُہولہ اور اُہولیبہ

23 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، دو عورتوں کی کہانی سن لے۔ دونوں ایک ہی ماں کی بیٹیاں تھیں۔ 3 وہ ابھی جوان ہی تھیں جب مصر میں کسبی بن گئیں۔ وہیں مرد دونوں کنواریوں کی چھاتیاں سہلا کر اپنا دل بہلاتے تھے۔ 4 بڑی کا نام اُہولہ اور چھوٹی کا نام اُہولیبہ تھا۔ اُہولہ سامریہ اور اُہولیبہ یروشلم ہے۔ مَیں دونوں کا مالک بن گیا، اور دونوں کے بیٹے بیٹیاں پیدا ہوئے۔

5 گو مَیں اُہولہ کا مالک تھا توبھی وہ زنا کرنے لگی۔ شہوت سے بھر کر وہ جنگجو اسوریوں کے پیچھے پڑ گئی، اور یہی اُس کے عاشق بن گئے۔ 6 شاندار کپڑوں سے ملبس یہ گورنر اور فوجی افسر اُسے بڑے پیارے لگے۔ سب خوب صورت جوان اور اچھے گھڑسوار تھے۔ 7 اسور کے چیدہ چیدہ بیٹوں سے اُس نے زنا کیا۔ جس کی بھی اُسے شہوت تھی اُس سے اور اُس کے بُتوں سے وہ ناپاک ہوئی۔ 8 لیکن اُس نے جوانی میں مصریوں کے ساتھ جو زناکاری شروع ہوئی وہ بھی نہ چھوڑی۔ وہی لوگ تھے جو اُس کے ساتھ اُس وقت ہم بستر ہوئے تھے جب وہ ابھی کنواری تھی، جنہوں نے اُس کی چھاتیاں سہلا کر اپنی گندی خواہشات اُس سے پوری کی تھیں۔

9 یہ دیکھ کر مَیں نے اُسے اُس کے اسوری عاشقوں کے حوالے کر دیا، اُنہی کے حوالے جن کی شدید شہوت اُسے تھی۔ 10 اُنہی سے اُہولہ کی عدالت ہوئی۔ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے برہنہ کر دیا اور اُس کے بیٹے بیٹیوں

کو اُس سے چھین لیا۔ اُسے خود اُنہوں نے تلوار سے مار ڈالا۔
یوں وہ دیگر عورتوں کے لئے عبرت انگیز مثال بن گئی۔
11 گو اُس کی بہن اُہولیبہ نے یہ سب کچھ دیکھا
تو بھی وہ شہوت اور زناکاری کے لحاظ سے اپنی بہن سے
کہیں زیادہ آگے بڑھی۔ 12 وہ بھی شہوت کے مارے
اسوریوں کے پیچھے پڑ گئی۔ یہ خوب صورت جوان سب اُسے
پیارے تھے، خواہ اسوری گورنر یا افسر، خواہ شاندار کپڑوں
سے ملبس فوجی یا اچھے گھڑسوار تھے۔ 13 مَیں نے دیکھا
کہ اُس نے بھی اپنے آپ کو ناپاک کر دیا۔ اِس میں
دونوں بیٹیاں ایک جیسی تھیں۔
14 لیکن اُہولیبہ کی زناکارانہ حرکتیں کہیں زیادہ بُری
تھیں۔ ایک دن اُس نے دیوار پر بابل کے مردوں کی
تصویر دیکھی۔ تصویر لال رنگ سے کھینچی ہوئی تھی۔ 15 مردوں
کی کمر میں پٹکا اور سر پر پگڑی بندھی ہوئی تھی۔ وہ بابل
کے اُن افسروں کی مانند لگتے تھے جو رتھوں پر سوار لڑتے
ہیں۔ 16 مردوں کی تصویر دیکھتے ہی اُہولیبہ کے دل میں
اُن کے لئے شدید آرزو پیدا ہوئی۔ چنانچہ اُس نے اپنے
قاصدوں کو بابل بھیج کر اُنہیں آنے کی دعوت دی۔ 17 تب
بابل کے مرد اُس کے پاس آئے اور اُس سے ہم بستر
ہوئے۔ اپنی زناکاری سے اُنہوں نے اُسے ناپاک کر دیا۔
لیکن اُن سے ناپاک ہونے کے بعد اُس نے تنگ آ کر اپنا
منہ اُن سے پھیر لیا۔
18 جب اُس نے کھلے طور پر اُن سے زنا کر کے
اپنی برہنگی سب پر ظاہر کی تو مَیں نے تنگ آ کر اپنا منہ اُس
سے پھیر لیا، بالکل اُسی طرح جس طرح مَیں نے اپنا منہ
اُس کی بہن سے بھی پھیر لیا تھا۔ 19 لیکن یہ بھی اُس کے
لئے کافی نہ تھا بلکہ اُس نے اپنی زناکاری میں مزید اضافہ
کیا۔ اُسے جوانی کے دن یاد آئے جب وہ مصر میں کسبی
تھی۔ 20 وہ شہوت کے مارے پہلے عاشقوں کی آرزو
کرنے لگی، اُن سے جو گدھوں اور گھوڑوں کی سی جنسی طاقت
رکھتے تھے۔ 21 کیونکہ تُو اپنی جوانی کی زناکاری دہرانے کی
متمنی تھی۔ تُو ایک بار پھر اُن سے ہم بستر ہونا چاہتی تھی جو
مصر میں تیری چھاتیاں سہلا کر اپنا دل بہلاتے تھے۔
22 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’اے اہولیبہ،
مَیں تیرے عاشقوں کو تیرے خلاف کھڑا کروں گا۔ جن سے
تُو نے تنگ آ کر اپنا منہ پھیر لیا تھا اُنہیں مَیں چاروں طرف
سے تیرے خلاف لاؤں گا۔ 23 بابل، کلدان، فقود، شوع
اور قوع کے فوجی مل کر تجھ پر ٹوٹ پڑیں گے۔ گھڑسوار
اسوری بھی اُن میں شامل ہوں گے، ایسے خوب صورت
جوان جو سب گورنر، افسر، رتھ سوار فوجی اور اونچے طبقے کے
افراد ہوں گے۔ 24 شمال سے وہ رتھوں اور مختلف قوموں
کے متعدد فوجیوں سمیت تجھ پر حملہ کریں گے۔ وہ تجھے یوں
گھیر لیں گے کہ ہر طرف چھوٹی اور بڑی ڈھالیں، ہر طرف
خود نظر آئیں گے۔ مَیں تجھے اُن کے حوالے کر دوں گا
تاکہ وہ تجھے سزا دے کر اپنے قوانین کے مطابق تیری
عدالت کریں۔ 25 تُو میری غیرت کا تجربہ کرے گی،
کیونکہ یہ لوگ غصے میں تجھ سے نپٹ لیں گے۔ وہ تیری
ناک اور کانوں کو کاٹ ڈالیں گے اور بچے ہوؤں کو تلوار
سے موت کے گھاٹ اُتاریں گے۔ تیرے بیٹے بیٹیوں کو وہ
لے جائیں گے، اور جو کچھ اُن کے پیچھے رہ جائے وہ بھسم
ہو جائے گا۔ 26 وہ تیرے لباس اور تیرے زیورات کو تجھ
پر سے اُتاریں گے۔
27 یوں مَیں تیری وہ فحاشی اور زناکاری روک دوں گا
جس کا سلسلہ تُو نے مصر میں شروع کیا تھا۔ تب نہ تُو آرزومند
نظروں سے اِن چیزوں کی طرف دیکھے گی، نہ مصر کو یاد
کرے گی۔ 28 کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں

تجھے اُن کے حوالے کرنے کو ہوں جو تجھ سے نفرت کرتے
ہیں، اُن کے حوالے جن سے تُو نے تنگ آ کر اپنا منہ پھیر
لیا تھا۔ 29 وہ بڑی نفرت سے تیرے ساتھ پیش آئیں گے۔
جو کچھ تُو نے محنت سے کمایا اُسے وہ چھین کر تجھے ننگی اور
برہنہ چھوڑیں گے۔ تب تیری زناکاری کا شرم ناک انجام
اور تیری فحاشی سب پر ظاہر ہو جائے گی۔ 30 تب تجھے
اِس کا اجر ملے گا کہ تُو قوموں کے پیچھے پڑ کر زنا کرتی رہی،
کہ تُو نے اُن کے بُتوں کی پوجا کر کے اپنے آپ کو ناپاک
کر دیا ہے۔

31 تُو اپنی بہن کے نمونے پر چل پڑی، اِس لئے
مَیں تجھے وہی پیالہ پلاؤں گا جو اُسے پینا پڑا۔ 32 رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تجھے اپنی بہن کا پیالہ پینا پڑے گا
جو بڑا اور گہرا ہے۔ اور تُو اُس وقت تک اُسے پیتی رہے گی
جب تک مذاق اور لعن طعن کا نشانہ نہ بن گئی ہو۔ 33 دہشت
اور تباہی کا پیالہ پی پی کر تُو مدہوشی اور دکھ سے بھر جائے گی۔
تُو اپنی بہن سامریہ کا یہ پیالہ 34 آخری قطرے تک پی
لے گی، پھر پیالے کو پاش پاش کر کے اُس کے ٹکڑے چبا
لے گی اور اپنے سینے کو پھاڑ لے گی۔‘ یہ رب قادرِ مطلق کا
فرمان ہے۔ 35 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’تُو نے مجھے
بھول کر اپنا منہ مجھ سے پھیر لیا ہے۔ اب تجھے اپنی فحاشی
اور زناکاری کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔‘“

36 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، ”اے آدم زاد،
کیا تُو اُہولہ اور اُہولیبہ کی عدالت کرنے کے لئے تیار ہے؟
پھر اُن پر اُن کی مکروہ حرکتیں ظاہر کر۔ 37 اُن سے دو جرم
سرزد ہوئے ہیں، زنا اور قتل۔ اُنہوں نے بُتوں سے زنا کیا
اور اپنے بچوں کو جلا کر اُنہیں کھلایا، اُن بچوں کو جو اُنہوں
نے میرے ہاں جنم دیئے تھے۔ 38 لیکن یہ اُن کے لئے
کافی نہیں تھا۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے میرا مقدِس ناپاک
اور میرے سبت کے دنوں کی بےحرمتی کی۔ 39 کیونکہ
جب کبھی وہ اپنے بچوں کو اپنے بُتوں کے حضور قربان کرتی
تھیں اُسی دن وہ میرے گھر میں آ کر اُس کی بےحرمتی
کرتی تھیں۔ میرے ہی گھر میں وہ ایسی حرکتیں کرتی تھیں۔

40 یہ بھی اِن دو بہنوں کے لئے کافی نہیں تھا بلکہ
آدمیوں کی تلاش میں اُنہوں نے اپنے قاصدوں کو دُور دُور
تک بھیج دیا۔ جب مرد پہنچے تو تُو نے اُن کے لئے نہا کر
اپنی آنکھوں میں سرمہ لگایا اور اپنے زیورات پہن لئے۔
41 پھر تُو شاندار صوفے پر بیٹھ گئی۔ تیرے سامنے میز تھی
جس پر تُو نے میرے لئے مخصوص بخور اور تیل رکھا تھا۔
42 ریگستان سے سبا کے متعدد آدمی لائے گئے تو شہر میں
شور مچ گیا، اور لوگوں نے سکون کا سانس لیا۔ آدمیوں نے
دونوں بہنوں کے بازوؤں میں کڑے پہنائے اور اُن کے
سروں پر شاندار تاج رکھے۔ 43 تب مَیں نے زناکاری
سے گھسی پھٹی عورت کے بارے میں کہا، ’اب وہ اُس
کے ساتھ زنا کریں، کیونکہ وہ زناکار ہی ہے۔‘ 44 ایسا
ہی ہوا۔ مرد اُن بےحیا بہنوں اُہولہ اور اُہولیبہ سے یوں
ہم بستر ہوئے جس طرح کسبیوں سے۔

45 لیکن راست باز آدمی اُن کی عدالت کر کے
اُنہیں زنا اور قتل کے مجرم ٹھہرائیں گے۔ کیونکہ دونوں بہنیں
زناکار اور قاتل ہی ہیں۔ 46 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ
اُن کے خلاف جلوس نکال کر اُنہیں دہشت اور لُوٹ مار
کے حوالے کرو۔ 47 لوگ اُنہیں سنگسار کر کے تلوار سے
ٹکڑے ٹکڑے کریں، وہ اُن کے بیٹے بیٹیوں کو مار ڈالیں
اور اُن کے گھروں کو نذرِ آتش کریں۔

48 یوں مَیں ملک میں زناکاری ختم کروں گا۔ اِس
سے تمام عورتوں کو تنبیہ ملے گی کہ وہ تمہارے شرم ناک
نمونے پر نہ چلیں۔ 49 تمہیں زناکاری اور بت پرستی کی

مناسب سزا ملے گی۔ تب تم جان لو گی کہ مَیں رب قادرِ مطلق ہوں۔"

یروشلم آگ پر زنگ آلودہ دیگ ہے

24 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے نویں سال میں رب کا کلام مجھ پر نازل ہوا۔ دسویں مہینے کا دسواں دن* تھا۔ پیغام یہ تھا، 2 "اے آدم زاد، اِسی دن کی تاریخ لکھ لے، کیونکہ اِسی دن شاہِ بابل یروشلم کا محاصرہ کرنے لگا ہے۔ 3 پھر اِس سرکش قوم اسرائیل کو تمثیل پیش کر کے بتا،

'رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آگ پر دیگ رکھ کر اُس میں پانی ڈال دے۔ 4 پھر اُسے بہترین گوشت سے بھر دے۔ ران اور شانے کے ٹکڑے، نیز بہترین ہڈیاں اُس میں ڈال دے۔ 5 صرف بہترین بھیڑوں کا گوشت استعمال کر۔ دھیان دے کہ دیگ کے نیچے آگ زور سے بھڑکتی رہے۔ گوشت کو ہڈیوں سمیت خوب پکنے دے۔

6 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یروشلم پر افسوس جس میں اِتنا خون بہایا گیا ہے! یہ شہر دیگ ہے جس میں زنگ لگا ہے، ایسا زنگ جو اُترتا نہیں۔ اب گوشت کے ٹکڑوں کو یکے بعد دیگرے دیگ سے نکال دے۔ اُنہیں کسی ترتیب سے مت نکالنا بلکہ قرعہ ڈالے بغیر نکال دے۔

7 جو خون یروشلم نے بہایا وہ اب تک اُس میں موجود ہے۔ کیونکہ وہ مٹی پر نہ گرا جو اُسے جذب کر سکتی بلکہ ننگی چٹان پر۔ 8 مَیں نے خود یہ خون ننگی چٹان پر بہنے دیا تاکہ وہ چھپ نہ جائے بلکہ میرا غضب یروشلم پر نازل ہو جائے اور مَیں بدلہ لوں۔

9 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یروشلم پر افسوس جس نے اِتنا خون بہایا ہے! مَیں بھی تیرے نیچے لکڑی کا بڑا ڈھیر لگاؤں گا۔ 10 آ، لکڑی کا بڑا ڈھیر کر کے آگ لگا دے۔ گوشت کو خوب پکا، پھر شوربہ نکال کر ہڈیوں کو بھسم ہونے دے۔ 11 اِس کے بعد خالی دیگ کو جلتے کوئلوں پر رکھ دے تاکہ پیتل گرم ہو کر تمتمانے لگے اور دیگ میں مَیل پگھل جائے، اُس کا زنگ اُتر جائے۔

12 لیکن بے فائدہ! اِتنا زنگ لگا ہے کہ وہ آگ میں بھی نہیں اُترتا۔

13 اے یروشلم، اپنی بے حیا حرکتوں سے تُو نے اپنے آپ کو ناپاک کر دیا ہے۔ اگرچہ مَیں خود تجھے پاک صاف کرنا چاہتا تھا تو بھی تُو پاک صاف نہ ہوئی۔ اب تُو اُس وقت تک پاک نہیں ہو گی جب تک مَیں اپنا پورا غصہ تجھ پر اُتار نہ لوں۔ 14 میرے رب کا یہ فرمان پورا ہونے والا ہے، اور مَیں دھیان سے اُسے عمل میں لاؤں گا۔ نہ مَیں تجھ پر ترس کھاؤں گا، نہ رحم کروں گا۔ مَیں تیرے چال چلن اور اعمال کے مطابق تیری عدالت کروں گا۔' یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔"

بیوی کی وفات پر حزقی ایل ماتم نہ کرے

15 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 16 "اے آدم زاد، مَیں تجھ سے اچانک تیری آنکھ کا تارا چھین لوں گا۔ لیکن لازم ہے کہ تُو نہ آہ و زاری کرے، نہ آنسو بہائے۔ 17 بے شک چپکے سے کراہتا رہ، لیکن اپنی عزیزہ کے لئے علانیہ ماتم نہ کر۔ نہ سر سے پگڑی اُتار اور نہ پاؤں سے جوتے۔ نہ داڑھی کو ڈھانپنا، نہ جنازے کا کھانا کھا۔"

18 صبح کو مَیں نے قوم کو یہ پیغام سنایا، اور شام کو میری بیوی انتقال کر گئی۔ اگلی صبح مَیں نے وہ کچھ کیا جو رب نے مجھے کرنے کو کہا تھا۔ 19 یہ دیکھ کر لوگوں نے مجھ سے پوچھا، "آپ کے رویے کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے؟

*15 جنوری

ذرا ہمیں بتائیں۔‘‘
20 مَیں نے جواب دیا، ’’رب نے مجھے 21 آپ
اسرائیلیوں کو یہ پیغام سنانے کو کہا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا
ہے کہ میرا گھر تمہارے نزدیک پناہ گاہ ہے جس پر تم فخر
کرتے ہو۔ لیکن یہ مقدِس جو تمہاری آنکھ کا تارا اور جان
کا پیارا ہے تباہ ہونے والا ہے۔ مَیں اُس کی بے حرمتی
کرنے کو ہوں۔ اور تمہارے جتنے بیٹے بیٹیاں یروشلم میں
پیچھے رہ گئے تھے وہ سب تلوار کی زد میں آ کر مر جائیں گے۔
22 تب تم وہ کچھ کرو گے جو حزقی ایل اِس وقت کر رہا
ہے۔ نہ تم اپنی داڑھیوں کو ڈھانپو گے، نہ جنازے کا کھانا
کھاؤ گے۔ 23 نہ تم سر سے پگڑی، نہ پاؤں سے جوتے
اُتارو گے۔ تمہارے ہاں نہ ماتم کا شور، نہ رونے کی آواز
سنائی دے گی بلکہ تم اپنے گناہوں کے سبب سے ضائع
ہوتے جاؤ گے۔ تم چپکے سے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر
کراہتے رہو گے۔ 24 حزقی ایل تمہارے لئے نشان ہے۔
جو کچھ وہ اِس وقت کر رہا ہے وہ تم بھی کرو گے۔ تب تم
جان لو گے کہ مَیں رب قادرِ مطلق ہوں۔‘‘
25 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، ’’اے آدم زاد،
یہ گھر اسرائیلیوں کے نزدیک پناہ گاہ ہے جس کے بارے
میں وہ خاص خوشی محسوس کرتے ہیں، جس پر وہ فخر کرتے
ہیں۔ لیکن مَیں یہ مقدِس جو اُن کی آنکھ کا تارا اور جان کا
پیارا ہے اُن سے چھین لوں گا اور ساتھ ساتھ اُن کے بیٹے
بیٹیوں کو بھی۔ جس دن یہ پیش آئے گا 26 اُس دن ایک
آدمی بچ کر تجھے اِس کی خبر پہنچائے گا۔ 27 اُسی وقت تُو
دوبارہ بول سکے گا۔ تُو گونگا نہیں رہے گا بلکہ اُس سے باتیں
کرنے لگے گا۔ یوں تُو اسرائیلیوں کے لئے نشان ہو گا۔ تب
وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘‘

عمونیوں کا ملک اُن سے چھین لیا جائے گا

25 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ’’اے آدم زاد، عمونیوں
کے ملک کی طرف رخ کر کے اُن کے خلاف نبوت کر۔
3 اُنہیں بتا،
’سنو رب قادرِ مطلق کا کلام! وہ فرماتا ہے کہ اے
عمون بیٹی، تُو نے خوش ہو کر قہقہہ لگایا جب میرے مقدِس
کی بے حرمتی ہوئی، ملکِ اسرائیل تباہ ہوا اور یہوداہ کے
باشندے جلاوطن ہوئے۔ 4 اِس لئے مَیں تجھے مشرقی
قبیلوں کے حوالے کروں گا جو اپنے ڈیرے تجھ میں لگا کر
پوری بستیاں قائم کریں گے۔ وہ تیرا ہی پھل کھائیں گے،
تیرا ہی دودھ پئیں گے۔ 5 ربّہ شہر کو مَیں اونٹوں کی چراگاہ
میں بدل دوں گا اور ملکِ عمون کو بھیڑبکریوں کی آرام گاہ
بنا دوں گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔
6 کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تُو نے تالیاں
بجا بجا کر اور پاؤں زمین پر مار مار کر اسرائیل کے انجام پر
اپنی دلی خوشی کا اظہار کیا۔ تیری اسرائیل کے لئے حقارت
صاف طور پر نظر آئی۔ 7 اِس لئے مَیں اپنا ہاتھ تیرے
خلاف بڑھا کر تجھے دیگر اقوام کے حوالے کر دوں گا تاکہ وہ
تجھے لُوٹ لیں۔ مَیں تجھے یوں مٹا دوں گا کہ اقوام وممالک
میں تیرا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔ تب تُو جان لے گی
کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘‘

موآب کے شہر تباہ ہو جائیں گے

8 ’’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ موآب اور سعیر
اسرائیل کا مذاق اُڑا کر کہتے ہیں، ’لو، دیکھو یہوداہ کے
گھرانے کا حال! اب وہ بھی باقی قوموں کی طرح بن گیا
ہے۔‘ 9 اِس لئے مَیں موآب کی پہاڑی ڈھلانوں کو اُن
کے شہروں سے محروم کروں گا۔ ملک کے ایک سرے سے

دوسرے سرے تک ایک بھی آبادی نہیں رہے گی۔ گو موآبی
اپنے شہروں بیت یسیموت، بعل معون اور قِریَتائم پر خاص
فخر کرتے ہیں، لیکن وہ بھی زمین بوس ہو جائیں گے۔
10 عمون کی طرح مَیں موآب کو بھی مشرقی قبیلوں کے
حوالے کروں گا۔ آخرکار اقوام میں عمونیوں کی یاد تک نہیں
رہے گی، 11 اور موآب کو بھی مجھ سے مناسب سزا ملے گی۔
تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

اللہ ادومیوں سے انتقام لے گا

12 ”رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہوداہ سے انتقام
لینے سے ادوم نے سنگین گناہ کیا ہے۔ 13 اِس لئے مَیں
اپنا ہاتھ ادوم کے خلاف بڑھا کر اُس کے انسان و حیوان کو
مار ڈالوں گا، اور وہ تلوار سے مارے جائیں گے۔ تیمان
سے لے کر ددان تک یہ ملک ویران و سنسان ہو جائے گا۔
یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔ 14 رب قادرِ مطلق فرماتا
ہے کہ اپنی قوم کے ہاتھوں مَیں ادوم سے بدلہ لوں گا، اور
اسرائیل میرے غضب اور قہر کے مطابق ہی ادوم سے نپٹ
لے گا۔ تب وہ میرا انتقام جان لیں گے۔“

فلستیوں کا خاتمہ

15 ”رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ فلستیوں نے
بڑے ظلم کے ساتھ یہوداہ سے بدلہ لیا ہے۔ اُنہوں نے
اُس پر اپنی دلی حقارت اور دائمی دشمنی کا اظہار کیا اور انتقام
لے کر اُسے تباہ کرنے کی کوشش کی۔ 16 اِس لئے رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں اپنا ہاتھ فلستیوں کے خلاف
بڑھانے کو ہوں۔ مَیں اِن کریتیوں اور ساحلی علاقے کے
بچے ہوؤں کو مٹا دوں گا۔ 17 مَیں اپنا غضب اُن پر نازل
کر کے سختی سے اُن سے بدلہ لوں گا۔ تب وہ جان لیں گے
کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

صور کا ستیاناس

26 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے 11ویں سال میں
رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ مہینے کا پہلا دن تھا۔ 2 ”اے
آدم زاد، صور بیٹی یروشلم کی تباہی دیکھ کر خوش ہوئی ہے۔ وہ
کہتی ہے، ’لو، اقوام کا دروازہ ٹوٹ گیا ہے! اب مَیں ہی
اِس کی ذمہ داریاں نبھاؤں گی۔ اب جب یروشلم ویران
ہے تو مَیں ہی فروغ پاؤں گی۔‘
3 جواب میں رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے صور،
مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا! مَیں متعدد قوموں کو تیرے خلاف
بھیجوں گا۔ سمندر کی زبردست موجوں کی طرح وہ تجھ پر
ٹوٹ پڑیں گی۔ 4 وہ صور شہر کی فصیل کو ڈھا کر اُس کے
برجوں کو خاک میں ملا دیں گی۔ تب مَیں اُسے اِتنے زور
سے جھاڑ دوں گا کہ مٹی تک نہیں رہے گی۔ خالی چٹان ہی نظر
آئے گی۔ 5 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ وہ سمندر کے درمیان
ایسی جگہ رہے گی جہاں مچھیرے اپنے جالوں کو سکھانے کے
لئے بچھا دیں گے۔ دیگر اقوام اُسے لُوٹ لیں گی، 6 اور خشکی
پر اُس کی آبادیاں تلوار کی زد میں آ جائیں گی۔ تب وہ جان
لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔
7 کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں بابل کے
بادشاہ نبوکدنضر کو تیرے خلاف بھیجوں گا جو گھوڑے، رتھ،
گھڑسوار اور بڑی فوج لے کر شمال سے تجھ پر حملہ کرے گا۔
8 خشکی پر تیری آبادیوں کو وہ تلوار سے تباہ کرے گا، پھر
پشتے اور برجوں سے تجھے گھیر لے گا۔ اُس کے فوجی اپنی
ڈھالیں اُٹھا کر تجھ پر حملہ کریں گے۔ 9 بادشاہ اپنی قلعہ شکن
مشینوں سے تیری فصیل کو ڈھا دے گا اور اپنے آلات سے
تیرے برجوں کو گرا دے گا۔ 10 جب اُس کے بے شمار

گھوڑے چل پڑیں گے تو اِتنی گرد اُڑ جائے گی کہ تُو اُس
میں ڈوب جائے گی۔ جب بادشاہ تیری فصیل کو توڑ توڑ کر
تیرے دروازوں میں داخل ہو گا تو تیری دیواریں گھوڑوں
اور رتھوں کے شور سے لرز اُٹھیں گی۔ **11** اُس کے گھوڑوں
کے کھر تیری تمام گلیوں کو کچل دیں گے، اور تیرے باشندے
تلوار سے مر جائیں گے، تیرے مضبوط ستون زمین بوس ہو
جائیں گے۔ **12** دشمن تیری دولت چھین لیں گے اور تیری
تجارت کا مال لُوٹ لیں گے۔ وہ تیری دیواروں کو گرا کر تیری
شاندار عمارتوں کو مسمار کریں گے، پھر تیرے پتھر، لکڑی اور
ملبہ سمندر میں پھینک دیں گے۔ **13** مَیں تیرے گیتوں کا
شور بند کروں گا۔ آئندہ تیرے سرودوں کی آواز سنائی نہیں
دے گی۔ **14** مَیں تجھے ننگی چٹان میں تبدیل کروں گا، اور
مچھیرے تجھے اپنے جال بچھا کر سکھانے کے لئے استعمال
کریں گے۔ آئندہ تجھے کبھی دوبارہ تعمیر نہیں کیا جائے گا۔
یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

15 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے صور بیٹی، ساحلی
علاقے کانپ اُٹھیں گے جب تُو دھڑام سے گر جائے گی،
جب ہر طرف زخمی لوگوں کی کراہتی آوازیں سنائی دیں گی،
ہر گلی میں قتل و غارت کا شور مچے گا۔ **16** تب ساحلی
علاقوں کے تمام حکمران اپنے تختوں سے اُتر کر اپنے چوغے
اور شاندار لباس اُتاریں گے۔ وہ ماتمی کپڑے پہن کر زمین
پر بیٹھ جائیں گے اور بار بار لرز اُٹھیں گے، یہاں تک وہ
تیرے انجام پر پریشان ہوں گے۔ **17** تب وہ تجھ پر ماتم
کر کے گیت گائیں گے،

’ہائے، تُو کتنے دھڑام سے گر کر تباہ ہوئی ہے! اے
ساحلی شہر، اے صور بیٹی، پہلے تُو اپنے باشندوں سمیت سمندر
کے درمیان رہ کر کتنی مشہور اور طاقت ور تھی۔ گرد و نواح
کے تمام باشندے تجھ سے دہشت کھاتے تھے۔ **18** اب
ساحلی علاقے تیرے انجام کو دیکھ کر تھرتھرا رہے ہیں۔ سمندر
کے جزیرے تیرے خاتمے کی خبر سن کر دہشت زدہ ہو گئے
ہیں۔‘

19 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے صور بیٹی، مَیں
تجھے ویران و سنسان کروں گا۔ تُو اُن دیگر شہروں کی مانند
بن جائے گی جو نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ مَیں تجھ پر
سیلاب لاؤں گا، اور گہرا پانی تجھے ڈھانپ دے گا۔ **20** مَیں
تجھے پاتال میں اُترنے دوں گا، اور تُو اُس قوم کے پاس
پہنچے گی جو قدیم زمانے سے ہی وہاں بستی ہے۔ تب تجھے
زمین کی گہرائیوں میں رہنا پڑے گا، وہاں جہاں قدیم
زمانوں کے کھنڈرات ہیں۔ تُو مُردوں کے ملک میں رہے گی
اور کبھی زندگی کے ملک میں واپس نہیں آئے گی، نہ وہاں اپنا
مقام دوبارہ حاصل کرے گی۔ **21** مَیں ہونے دوں گا کہ
تیرا انجام دہشت ناک ہو گا، اور تُو سراسر تباہ ہو جائے گی۔
لوگ تیرا کھوج لگائیں گے لیکن تجھے کبھی نہیں پائیں گے۔ یہ
رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

صور کے انجام پر ماتمی گیت

27 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، **2** ”اے آدم زاد، صور
بیٹی پر ماتمی گیت گا، **3** اُس شہر پر جو سمندر کی گزرگاہ پر
واقع ہے اور متعدد ساحلی قوموں سے تجارت کرتا ہے۔ اُس
سے کہہ،

’رب فرماتا ہے کہ اے صور بیٹی، تُو اپنے آپ پر
بہت فخر کر کے کہتی ہے کہ واہ، میرا حسن کمال کا ہے۔ **4** اور
واقعی، تیرا علاقہ سمندر کے بیچ میں ہی ہے، اور جنہوں نے تجھے
تعمیر کیا اُنہوں نے تیرے حسن کو تکمیل تک پہنچایا، **5** تجھے
شاندار بحری جہاز کی مانند بنایا۔ تیرے تختے سنیر میں اُگنے
والے جونیپر کے درختوں سے بنائے گئے، تیرا مستول لبنان

کا دیودار کا درخت تھا۔ **6** تیرے چپو بسن کے بلوط کے
درختوں سے بنائے گئے، جبکہ تیرے فرش کے لئے قبرص
سے سرو کی لکڑی لائی گئی، پھر اُسے ہاتھی دانت سے آراستہ
کیا گیا۔ **7** نفیس کتان کا تیرا رنگ دار بادبان مصر کا تھا۔
وہ تیرا امتیازی نشان بن گیا۔ تیرے ترپالوں کا قرمزی اور
ارغوانی رنگ اِلیسہ کے ساحلی علاقے سے لایا گیا۔

8 صیدا اور ارود کے مرد تیرے چپو مارتے تھے، صور
کے اپنے ہی دانا تیرے ملاح تھے۔ **9** جبل* کے بزرگ اور
دانش مند آدمی دھیان دیتے تھے کہ تیری درزیں بند رہیں۔
تمام بحری جہاز اپنے ملاحوں سمیت تیرے پاس آیا کرتے
تھے تاکہ تیرے ساتھ تجارت کریں۔ **10** فارس، لُدیہ اور
لبیا کے افراد تیری فوج میں خدمت کرتے تھے۔ تیری
دیواروں سے لٹکی اُن کی ڈھالوں اور خودوں نے تیری شان
مزید بڑھا دی۔ **11** ارود اور حِلک** کے آدمی تیری فصیل
کا دفاع کرتے تھے، جماد کے فوجی تیرے برجوں میں
پہرہ داری کرتے تھے۔ تیری دیواروں سے لٹکی ہوئی اُن کی
ڈھالوں نے تیرے حسن کو کمال تک پہنچا دیا۔

12 تُو امیر تھی، تجھ میں مال و اسباب کی کثرت کی
تجارت کی جاتی تھی۔ اِس لئے ترسیس تجھے چاندی، لوہا، ٹین
اور سیسا دے کر تجھ سے سودا کرتا تھا۔ **13** یونان، توبل اور
مسک تجھ سے تجارت کرتے، تیرا مال خرید کر معاوضے میں
غلام اور پیتل کا سامان دیتے تھے۔ **14** بیت تُجرمہ کے تاجر
تیرے مال کے لئے تجھے عام گھوڑے، فوجی گھوڑے اور خچر
پہنچاتے تھے۔ **15** ددان کے آدمی تیرے ساتھ تجارت
کرتے تھے، ہاں متعدد ساحلی علاقے تیرے گاہک تھے۔
اُن کے ساتھ سودا بازی کر کے تجھے ہاتھی دانت اور آبنوس
کی لکڑی ملتی تھی۔ **16** شام تیری پیداوار کی کثرت کی وجہ
سے تیرے ساتھ تجارت کرتا تھا۔ معاوضے میں تجھے فیروزہ،
ارغوانی رنگ، رنگ دار کپڑے، باریک کتان، مونگا اور یاقوت
ملتا تھا۔ **17** یہوداہ اور اسرائیل تیرے گاہک تھے۔ تیرا مال
خرید کر وہ تجھے منیت کا گندم، پنگ کی ٹکیاں، شہد، زیتون کا
تیل اور بلسان دیتے تھے۔ **18** دمشق تیری وافر پیداوار اور
مال کی کثرت کی وجہ سے تیرے ساتھ کاروبار کرتا تھا۔ اُس
سے تجھے حلبون کی مَے اور صاحر کی اُون ملتی تھی۔ **19** ودان
اور یونان تیرے گاہک تھے۔ وہ اوزال کا ڈھالا ہوا لوہا،
دارچینی اور کلمس کا مسالا پہنچاتے تھے۔ **20** ددان سے
تجارت کرنے سے تجھے زین پوش ملتی تھی۔ **21** عرب اور
قیدار کے تمام حکمران تیرے گاہک تھے۔ تیرے مال کے
عوض وہ بھیڑ کے بچے، مینڈھے اور بکرے دیتے تھے۔
22 سبا اور رعمہ کے تاجر تیرا مال حاصل کرنے کے لئے
تجھے بہترین بلسان، ہر قسم کے جواہر اور سونا دیتے تھے۔
23 حاران، کنّہ، عدن، سبا، اسور اور کُل مادی سب تیرے
ساتھ تجارت کرتے تھے۔ **24** وہ تیرے پاس آ کر تجھے
شاندار لباس، قرمزی رنگ کی چادریں، رنگ دار کپڑے اور
کمبل، نیز مضبوط رسے پیش کرتے تھے۔ **25** ترسیس کے
عمدہ جہاز تیرا مال مختلف ممالک میں پہنچاتے تھے۔ یوں
تُو جہاز کی مانند سمندر کے بیچ میں رہ کر دولت اور شان سے
مالا مال ہو گئی۔ **26** تیرے چپو چلانے والے تجھے دُور دُور
تک پہنچاتے ہیں۔

لیکن وہ وقت قریب ہے جب مشرق سے تیز آندھی
آ کر تجھے سمندر کے درمیان ہی ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔
27 جس دن تُو گر جائے گی اُس دن تیری تمام ملکیت سمندر
کے بیچ میں ہی ڈوب جائے گی۔ تیری دولت، تیرا سودا،
تیرے ملاح، تیرے بحری مسافر، تیری درزیں بند رکھنے والے،
تیرے تاجر، تیرے تمام فوجی اور باقی جتنے بھی تجھ پر سوار ہیں

---

*Byblos

**غالباً Cilicia

سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔ 28 تیرے ملاحوں کی
چیختی چلّاتی آوازیں سن کر ساحلی علاقے کانپ اُٹھیں گے۔
29 تمام چپو چلانے والے، ملاح اور بحری مسافر اپنے
جہازوں سے اُتر کر ساحل پر کھڑے ہو جائیں گے۔ 30 وہ
زور سے رو پڑیں گے، بڑی تلخی سے گریہ وزاری کریں گے۔
اپنے سروں پر خاک ڈال کر وہ راکھ میں لوٹ پوٹ ہو
جائیں گے۔ 31 تیری ہی وجہ سے وہ اپنے سروں کو منڈوا
کر ٹاٹ کا لباس اوڑھ لیں گے، وہ بڑی بےچینی اور تلخی
سے تجھ پر ماتم کریں گے۔ 32 تب وہ زار و قطار رو کر
ماتم کا گیت گائیں گے،

”ہائے، کون سمندر سے گھرے ہوئے صور کی طرح
خاموش ہو گیا ہے؟“

33 جب تجارت کا مال سمندر کی چاروں طرف سے تجھ
تک پہنچتا تھا تو تُو متعدد قوموں کو سیر کرتی تھی۔ دنیا کے
بادشاہ تیری دولت اور تجارتی سامان کی کثرت سے امیر
ہوئے۔

34 افسوس! اب تُو پاش پاش ہو کر سمندر کی گہرائیوں
میں غائب ہو گئی ہے۔ تیرا مال اور تیرے تمام افراد تیرے
ساتھ ڈوب گئے ہیں۔

35 ساحلی علاقوں میں بسنے والے گھبرا گئے ہیں۔
اُن کے بادشاہوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اُن کے
چہرے پریشان نظر آتے ہیں۔

36 دیگر اقوام کے تاجر تجھے دیکھ کر ’توبہ توبہ‘ کہتے
ہیں۔ تیرا ہولناک انجام اچانک ہی آ گیا ہے۔ اب سے تُو
کبھی نہیں اُٹھے گی۔‘“

صور کے حکمران کے لئے پیغام

28 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، صور
کے حکمران کو بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تُو مغرور ہو گیا ہے۔ تُو
کہتا ہے کہ مَیں خدا ہوں، مَیں سمندر کے درمیان ہی اپنے
تختِ الٰہی پر بیٹھا ہوں۔ لیکن تُو خدا نہیں بلکہ انسان ہے، گو
تُو اپنے آپ کو خدا سا سمجھتا ہے۔ 3 بےشک تُو اپنے
آپ کو دانیال سے کہیں زیادہ دانش مند سمجھ کر کہتا ہے کہ
کوئی بھی بھید مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا۔ 4 اور یہ حقیقت
بھی ہے کہ تُو نے اپنی حکمت اور سمجھ سے بہت دولت حاصل
کی ہے، سونے اور چاندی سے اپنے خزانوں کو بھر دیا ہے۔
5 بڑی دانش مندی سے تُو نے تجارت کے ذریعے اپنی
دولت بڑھائی۔ لیکن جتنی تیری دولت بڑھتی گئی اُتنا ہی تیرا
غرور بھی بڑھتا گیا۔

6 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ چونکہ تُو اپنے
آپ کو خدا سا سمجھتا ہے 7 اِس لئے مَیں سب سے ظالم
قوموں کو تیرے خلاف بھیجوں گا جو اپنی تلواروں کو تیری
خوب صورتی اور حکمت کے خلاف کھینچ کر تیری شان و شوکت
کی بےحرمتی کریں گی۔ 8 وہ تجھے پاتال میں اُتاریں گی۔
سمندر کے بیچ میں ہی تجھے مار ڈالا جائے گا۔ 9 کیا تُو اُس
وقت اپنے قاتلوں سے کہے گا کہ مَیں خدا ہوں؟ ہرگز نہیں!
اپنے قاتلوں کے ہاتھ میں ہوتے وقت تُو خدا نہیں بلکہ
انسان ثابت ہو گا۔ 10 تُو اجنبیوں کے ہاتھوں نامختونوں کی
سی وفات پائے گا۔ یہ میرا، رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔‘“

11 رب مزید مجھ سے ہم کلام ہوا، 12 ”اے
آدم زاد، صور کے بادشاہ پر ماتمی گیت گا کر اُس سے کہہ،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تجھ پر کاملیت کا ٹھپا
تھا۔ تُو حکمت سے بھرپور تھا، تیرا حسن کمال کا تھا۔ 13 اللہ
کے باغِ عدن میں رہ کر تُو ہر قسم کے جواہر سے سجا ہوا تھا۔

لعل[1]، زبرجد[2]، حجر القمر[3]، پکھراج[4]، عقیقِ احمر[5] اور
یشب[6]، سنگِ لاجورد[7]، فیروزہ اور زمرد سب تجھے آراستہ
کرتے تھے۔ سب کچھ سونے کے کام سے مزید خوب صورت
بنایا گیا تھا۔ جس دن تجھے خلق کیا گیا اُسی دن یہ چیزیں
تیرے لئے تیار ہوئیں۔
14 مَیں نے تجھے اللہ کے مقدّس پہاڑ پر کھڑا کیا
تھا۔ وہاں تُو کروبی فرشتے کی حیثیت سے اپنے پَر پھیلائے
پہرہ داری کرتا تھا، وہاں تُو جلتے ہوئے پتھروں کے درمیان
ہی گھومتا پھرتا رہا۔
15 جس دن تجھے خلق کیا گیا تیرا چال چلن بے الزام
تھا، لیکن اب تجھ میں ناانصافی پائی گئی ہے۔ **16** تجارت
میں کامیابی کی وجہ سے تُو ظلم و تشدد سے بھر گیا اور گناہ
کرنے لگا۔
یہ دیکھ کر مَیں نے تجھے اللہ کے پہاڑ پر سے اُتار
دیا۔ مَیں نے تجھے جو پہرہ داری کرنے والا فرشتہ تھا تباہ کر
کے جلتے ہوئے پتھروں کے درمیان سے نکال دیا۔ **17** تیری
خوب صورتی تیرے لئے غرور کا باعث بن گئی، ہاں تیری
شان و شوکت نے تجھے اِتنا پُھلا دیا کہ تیری حکمت جاتی
رہی۔ اِسی لئے مَیں نے تجھے زمین پر پٹخ کر دیگر بادشاہوں
کے سامنے تماشا بنا دیا۔ **18** اپنے بے شمار گناہوں اور
بے انصاف تجارت سے تُو نے اپنے مقدّس مقاموں کی
بے حرمتی کی ہے۔ جواب میں مَیں نے ہونے دیا کہ آگ
تیرے درمیان سے نکل کر تجھے بھسم کرے۔ مَیں نے تجھے
تماشا دیکھنے والے تمام لوگوں کے سامنے ہی راکھ کر دیا۔
19 جتنی بھی قومیں تجھے جانتی تھیں اُن کے رونگٹے کھڑے
ہو گئے۔ تیرا ہولناک انجام اچانک ہی آ گیا ہے۔ اب
سے تُو کبھی نہیں اُٹھے گا۔“

صیدا کو سزا دی جائے گی

20 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، **21** ”اے آدم زاد،
صیدا کی طرف رخ کر کے اُس کے خلاف نبوت کر!
22 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے صیدا، مَیں تجھ سے
نپٹ لوں گا۔ تیرے درمیان ہی مَیں اپنا جلال دکھاؤں گا۔
تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں، کیونکہ مَیں شہر
کی عدالت کر کے اپنا مقدّس کردار اُن پر ظاہر کروں گا۔
23 مَیں اُس میں مہلک وبا پھیلا کر اُس کی گلیوں میں خون
بہا دوں گا۔ اُسے چاروں طرف سے تلوار گھیر لے گی تو اُس
میں پھنسے ہوئے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ تب وہ جان
لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔

اسرائیل کی بحالی

24 اِس وقت اسرائیل کے پڑوسی اُسے حقیر جانتے
ہیں۔ اب تک وہ اُسے چبھنے والے خار اور زخمی کرنے
والے کانٹے ہیں۔ لیکن آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ تب وہ جان
لیں گے کہ مَیں رب قادرِ مطلق ہوں۔ **25** کیونکہ رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ دیگر اقوام کے دیکھتے دیکھتے مَیں
ظاہر کروں گا کہ مَیں مقدّس ہوں۔ کیونکہ مَیں اسرائیلیوں کو
اُن اقوام میں سے نکال کر جمع کروں گا جہاں مَیں نے
اُنہیں منتشر کر دیا تھا۔ تب وہ اپنے وطن میں جا بسیں گے،
اُس ملک میں جو مَیں نے اپنے خادم یعقوب کو دیا تھا۔
26 وہ حفاظت سے اُس میں رہ کر گھر تعمیر کریں گے اور
انگور کے باغ لگائیں گے۔ لیکن جو پڑوسی اُنہیں حقیر جانتے

---

[1] یا ایک قسم کا سرخ عقیق۔ یاد رہے کہ چونکہ قدیم زمانے کے اکثر جواہرات کے نام متروک ہیں یا اُن کا مطلب بدل گیا ہے، اِس لئے اُن کا مختلف ترجمہ ہو سکتا ہے۔

[2] peridot [3] moonstone [4] topas

[5] carnelian [6] jasper [7] lapis lazuli

تھے اُن کی مَیں عدالت کروں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ
مَیں رب اُن کا خدا ہوں۔‘‘

مصر کو سزا ملے گی

29 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے دسویں سال میں
رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ دسویں مہینے کا 11واں دن* تھا۔
رب نے فرمایا، 2 ’’اے آدم زاد، مصر کے بادشاہ فرعون کی
طرف رخ کر کے اُس کے اور تمام مصر کے خلاف نبوت
کر!
3 اُسے بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے شاہِ مصر
فرعون، مَیں تجھ سے نپٹنے کو ہوں۔ بے شک تُو ایک بڑا
اژدہا ہے جو دریائے نیل کی مختلف شاخوں کے بیچ میں لیٹا
ہوا کہتا ہے کہ یہ دریا میرا ہی ہے، مَیں نے خود اُسے بنایا۔
4 لیکن مَیں تیرے منہ میں کانٹے ڈال کر تجھے دریا
سے نکال لاؤں گا۔ میرے کہنے پر تیری ندیوں کی تمام
مچھلیاں تیرے چھلکوں کے ساتھ لگ کر تیرے ساتھ پکڑی
جائیں گی۔ 5 مَیں تجھے اِن تمام مچھلیوں سمیت ریگستان میں
پھینک چھوڑوں گا۔ تُو کھلے میدان میں گر کر پڑا رہے گا۔ نہ
کوئی تجھے اکٹھا کرے گا، نہ جمع کرے گا بلکہ مَیں تجھے
درندوں اور پرندوں کو کھلا دوں گا۔ 6 تب مصر کے تمام
باشندے جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔
تُو اسرائیل کے لئے سرکنڈے کی کچی چھڑی ثابت
ہوا ہے۔ 7 جب اُنہوں نے تجھے پکڑنے کی کوشش کی تو تُو
نے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اُن کے کندھے کو زخمی کر دیا۔ جب
اُنہوں نے اپنا پورا وزن تجھ پر ڈالا تو تُو ٹوٹ گیا، اور اُن
کی کمر ڈانواں ڈول ہو گئی۔ 8 اِس لئے رب قادرِ مطلق
فرماتا ہے کہ مَیں تیرے خلاف تلوار بھیجوں گا جو ملک میں
سے انسان و حیوان مٹا ڈالے گی۔ 9 ملکِ مصر ویران و سنسان
ہو جائے گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔
چونکہ تُو نے دعویٰ کیا، ’’دریائے نیل میرا ہی ہے،
مَیں نے خود اُسے بنایا‘‘ 10 اِس لئے مَیں تجھ سے اور تیری
ندیوں سے نپٹ لوں گا۔ مصر میں ہر طرف کھنڈرات نظر
آئیں گے۔ شمال میں مجدال سے لے کر جنوبی شہر اسوان بلکہ
ایتھوپیا کی سرحد تک مَیں مصر کو ویران و سنسان کر دوں گا۔
11 نہ انسان اور نہ حیوان کا پاؤں اُس میں سے گزرے گا۔
چالیس سال تک اُس میں کوئی نہیں بسے گا۔ 12 اردگرد کے
دیگر تمام ممالک کی طرح مَیں مصر کو بھی اُجاڑوں گا، اردگرد
کے دیگر تمام شہروں کی طرح مَیں مصر کے شہر بھی ملبے کے
ڈھیر بنا دوں گا۔ چالیس سال تک اُن کی یہی حالت رہے گی۔
ساتھ ساتھ مَیں مصریوں کو مختلف اقوام و ممالک میں منتشر کر
دوں گا۔
13 لیکن رب قادرِ مطلق یہ بھی فرماتا ہے کہ چالیس
سال کے بعد مَیں مصریوں کو اُن ممالک سے نکال کر جمع
کروں گا جہاں مَیں نے اُنہیں منتشر کر دیا تھا۔ 14 مَیں
مصر کو بحال کر کے اُنہیں وطن یعنی جنوبی مصر میں واپس
لاؤں گا۔ وہاں وہ ایک غیراہم سلطنت قائم کریں گے 15 جو
باقی ممالک کی نسبت چھوٹی ہو گی۔ آئندہ وہ دیگر قوموں پر
اپنا رعب نہیں ڈالیں گے۔ مَیں خود دھیان دوں گا کہ وہ
آئندہ اِتنے کمزور رہیں کہ دیگر قوموں پر حکومت نہ کر
سکیں۔ 16 آئندہ اسرائیل نہ مصر پر بھروسا کرنے اور نہ
اُس سے لپٹ جانے کی آزمائش میں پڑے گا۔ تب وہ
جان لیں گے کہ مَیں ہی رب قادرِ مطلق ہوں۔‘‘

شاہِ بابل کو مصر ملے گا

17 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے 27ویں سال

*7 جنوری

میں رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ پہلے مہینے کا پہلا دن* تھا۔
اُس نے فرمایا، 18 ”اے آدم زاد، جب شاہِ بابل نبوکدنضر
نے صور کا محاصرہ کیا تو اُس کی فوج کو سخت محنت کرنی
پڑی۔ ہر سر گنجا ہوا، ہر کندھے کی جلد چھِل گئی۔ لیکن نہ اُسے
اور نہ اُس کی فوج کو محنت کا مناسب اجر ملا۔

19 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں شاہِ بابل
نبوکدنضر کو مصر دے دوں گا۔ اُس کی دولت کو وہ اُٹھا کر
لے جائے گا۔ اپنی فوج کو پیسے دینے کے لئے وہ مصر کو
لُوٹ لے گا۔ 20 چونکہ نبوکدنضر اور اُس کی فوج نے
میرے لئے خوب محنت مشقت کی اِس لئے مَیں نے اُسے
معاوضے کے طور پر مصر دے دیا ہے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا
فرمان ہے۔

21 جب یہ کچھ پیش آئے گا تو مَیں اسرائیل کو نئی
طاقت دوں گا۔ اے حزقی ایل، اُس وقت مَیں تیرا منہ کھول
دوں گا، اور تُو دوبارہ اُن کے درمیان بولے گا۔ تب وہ
جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

مصر کی طاقت ختم ہو جائے گی

30 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، نبوت
کر کے یہ پیغام سنا دے،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آہ و زاری کرو! اُس
دن پر افسوس 3 جو آنے والا ہے۔ کیونکہ رب کا دن قریب
ہی ہے۔ اُس دن گھنے بادل چھا جائیں گے، اور مَیں اقوام
کی عدالت کروں گا۔ 4 مصر پر تلوار نازل ہو کر وہاں کے
باشندوں کو مار ڈالے گی۔ ملک کی دولت چھین لی جائے گی،
اور اُس کی بنیادوں کو ڈھا دیا جائے گا۔ یہ دیکھ کر ایتھوپیا
لرز اُٹھے گا، 5 کیونکہ اُس کے لوگ بھی تلوار کی زد میں آ
جائیں گے۔ کئی قوموں کے افراد مصریوں کے ساتھ ہلاک
ہو جائیں گے۔ ایتھوپیا کے، لبیا کے، لُدیہ کے، مصر میں
بسنے والے تمام اجنبی قوموں کے، کوب کے اور میرے عہد
کی قوم اسرائیل کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ 6 رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مصر کو سہارا دینے والے سب گر
جائیں گے، اور جس طاقت پر وہ فخر کرتا ہے وہ جاتی رہے گی۔
شمال میں مجدال سے لے کر جنوبی شہر اسوان تک اُنہیں
تلوار مار ڈالے گی۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔
7 اردگرد کے دیگر ممالک کی طرح مصر بھی ویران و سنسان
ہو گا، اردگرد کے دیگر شہروں کی طرح اُس کے شہر بھی ملبے
کے ڈھیر ہوں گے۔ 8 جب مَیں مصر میں یوں آگ لگا کر
اُس کے مددگاروں کو کچل ڈالوں گا تو لوگ جان لیں گے
کہ مَیں ہی رب ہوں۔

9 اب تک ایتھوپیا اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے، لیکن
اُس دن میری طرف سے قاصد نکل کر اُس ملک کے باشندوں
کو ایسی خبر پہنچائیں گے جس سے وہ تھرتھرا اُٹھیں گے۔ کیونکہ
قاصد کشتیوں میں بیٹھ کر دریائے نیل کے ذریعے اُن تک
پہنچیں گے اور اُنہیں اطلاع دیں گے کہ مصر تباہ ہو گیا
ہے۔ یہ سن کر وہاں کے لوگ کانپ اُٹھیں گے۔ یقین کرو،
یہ دن جلد ہی آنے والا ہے۔ 10 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے
کہ شاہِ بابل نبوکدنضر کے ذریعے مَیں مصر کی شان و شوکت
چھین لوں گا۔ 11 اُسے فوج سمیت مصر میں لایا جائے گا
تاکہ اُسے تباہ کرے۔ تب اقوام میں سے سب سے ظالم یہ
لوگ اپنی تلواروں کو چلا کر ملک کو مقتولوں سے بھر دیں گے۔
12 مَیں دریائے نیل کی شاخوں کو خشک کروں گا اور مصر کو
فروخت کر کے شریر آدمیوں کے حوالے کر دوں گا۔
پردیسیوں کے ذریعے مَیں ملک اور جو کچھ بھی اُس میں ہے
تباہ کر دوں گا۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔

*26 اپریل

13 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں مصری بتوں کو
برباد کروں گا اور میمفس کے مجسمے ہٹا دوں گا۔ مصر میں حکمران
نہیں رہے گا، اور مَیں ملک پر خوف طاری کروں گا۔ 14 میرے
حکم پر جنوبی مصر برباد اور ضُعن نذرِ آتش ہو گا۔ مَیں تھیبس
کی عدالت 15 اور مصری قلعے پلوسیئم پر اپنا غضب نازل
کروں گا۔ ہاں، تھیبس کی شان و شوکت نیست و نابود ہو
جائے گی۔ 16 مَیں مصر کو نذرِ آتش کروں گا۔ تب پلوسیئم
دردِ زہ میں مبتلا عورت کی طرح پیچ و تاب کھائے گا، تھیبس
دشمن کے قبضے میں آئے گا اور میمفس مسلسل مصیبت میں
پھنسا رہے گا۔ 17 دشمن کی تلوار ہیلیوپلس اور بوبستس کے
جوانوں کو مار ڈالے گی جبکہ بچی ہوئی عورتیں غلام بن کر
جلاوطن ہو جائیں گی۔ 18 تحفن حیس میں دن تاریک ہو
جائے گا جب مَیں وہاں مصر کے جوئے کو توڑ دوں گا۔
وہیں اُس کی زبردست طاقت جاتی رہے گی۔ گھنا بادل شہر
پر چھا جائے گا، اور گرد و نواح کی آبادیاں قیدی بن کر
جلاوطن ہو جائیں گی۔ 19 یوں مَیں مصر کی عدالت کروں گا
اور وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘‘

20 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے گیارھویں سال
میں رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ پہلے مہینے کا ساتواں دن*
تھا۔ اُس نے فرمایا تھا، 21 ’’اے آدم زاد، مَیں نے مصری
بادشاہ فرعون کا بازو توڑ ڈالا ہے۔ شفا پانے کے لئے لازم
تھا کہ بازو پر پٹی باندھی جائے، کہ ٹوٹی ہوئی ہڈی کے
ساتھ کھپچّی باندھی جائے تاکہ بازو مضبوط ہو کر تلوار چلانے
کے قابل ہو جائے۔ لیکن اِس قسم کا علاج ہوا نہیں۔

22 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں مصری
بادشاہ فرعون سے نپٹ کر اُس کے دونوں بازوؤں کو توڑ
ڈالوں گا، صحت مند بازو کو بھی اور ٹوٹے ہوئے کو بھی۔ تب
تلوار اُس کے ہاتھ سے گر جائے گی 23 اور مَیں مصریوں کو
مختلف اقوام و ممالک میں منتشر کر دوں گا۔

24 مَیں شاہِ بابل کے بازوؤں کو تقویت دے کر
اُسے اپنی ہی تلوار پکڑا دوں گا۔ لیکن فرعون کے بازوؤں کو
مَیں توڑ ڈالوں گا، اور وہ شاہِ بابل کے سامنے مرنے والے
زخمی آدمی کی طرح کراہ اُٹھے گا۔ 25 شاہِ بابل کے بازوؤں
کو مَیں تقویت دوں گا جبکہ فرعون کے بازو بےحس و حرکت
ہو جائیں گے۔ جس وقت مَیں اپنی تلوار کو شاہِ بابل کو پکڑا
دوں گا اور وہ اُسے مصر کے خلاف چلائے گا اُس وقت
لوگ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 26 ہاں، جس
وقت مَیں مصریوں کو دیگر اقوام و ممالک میں منتشر کر دوں گا
اُس وقت وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘‘

مصری درخت دھڑام سے گر جائے گا

31 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے گیارھویں سال میں
رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ تیسرے مہینے کا پہلا دن* تھا۔
اُس نے فرمایا، 2 ’’اے آدم زاد، مصری بادشاہ فرعون اور
اُس کی شان و شوکت سے کہہ،

’کون تجھ جیسا عظیم تھا؟ 3 تُو سرو کا درخت، لبنان کا
دیودار کا درخت تھا، جس کی خوب صورت اور گھنی شاخیں
جنگل کو سایہ دیتی تھیں۔ وہ اِتنا بڑا تھا کہ اُس کی چوٹی
بادلوں میں اوجھل تھی۔ 4 پانی کی کثرت نے اُسے اِتنی ترقی
دی، گہرے چشموں نے اُسے بڑا بنا دیا۔ اُس کی ندیاں
تنے کے چاروں طرف بہتی تھیں اور پھر آگے جا کر کھیت
کے باقی تمام درختوں کو بھی سیراب کرتی تھیں۔ 5 چنانچہ
وہ دیگر درختوں سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔ اُس کی شاخیں
بڑھتی اور اُس کی ٹہنیاں لمبی ہوتی گئیں۔ وافر پانی کے باعث

*29 اپریل

*21 جون

وہ خوب پھیلتا گیا۔ 6 تمام پرندے اپنے گھونسلے اُس کی
شاخوں میں بناتے تھے۔ اُس کی شاخوں کی آڑ میں جنگلی
جانوروں کے بچے پیدا ہوتے، اُس کے سائے میں تمام
عظیم قومیں بستی تھیں۔ 7 چونکہ درخت کی جڑوں کو پانی
کی کثرت ملتی تھی اِس لئے اُس کی لمبائی اور شاخیں
قابلِ تعریف اور خوب صورت بن گئیں۔ 8 باغِ خدا کے
دیودار کے درخت اُس کے برابر نہیں تھے۔ نہ جونیپر کی
ٹہنیاں، نہ چنار کی شاخیں اُس کی شاخوں کے برابر تھیں۔
باغِ خدا میں کوئی بھی درخت اُس کی خوب صورتی کا مقابلہ
نہیں کر سکتا تھا۔ 9 مَیں نے خود اُسے متعدد ڈالیاں مہیا کر
کے خوب صورت بنایا تھا۔ اللہ کے باغِ عدن کے تمام دیگر
درخت اُس سے رشک کھاتے تھے۔

10 لیکن اب رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جب
درخت اِتنا بڑا ہو گیا کہ اُس کی چوٹی بادلوں میں اوجھل ہو
گئی تو وہ اپنے قد پر فخر کر کے مغرور ہو گیا۔

11 یہ دیکھ کر مَیں نے اُسے اقوام کے سب سے
بڑے حکمران کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اُس کی بے دینی
کے مطابق اُس سے نپٹ لے۔ مَیں نے اُسے نکال دیا،
12 تو اجنبی اقوام کے سب سے ظالم لوگوں نے اُسے
ٹکڑے ٹکڑے کر کے زمین پر چھوڑ دیا۔ تب اُس کی شاخیں
پہاڑوں پر اور تمام وادیوں میں گر گئیں، اُس کی ٹہنیاں
ٹوٹ کر ملک کی تمام گھاٹیوں میں پڑی رہیں۔ دنیا کی تمام
اقوام اُس کے سائے میں سے نکل کر وہاں سے چلی گئیں۔
13 تمام پرندے اُس کے کٹے ہوئے تنے پر بیٹھ گئے،
تمام جنگلی جانور اُس کی سوکھی ہوئی شاخوں پر لیٹ گئے۔
14 یہ اِس لئے ہوا کہ آئندہ پانی کے کنارے پر لگا کوئی
بھی درخت اِتنا بڑا نہ ہو کہ اُس کی چوٹی بادلوں میں اوجھل
ہو جائے اور نتیجتاً وہ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر سمجھے۔
کیونکہ سب کے لئے موت اور زمین کی گہرائیاں مقرر
ہیں، سب کو پاتال میں اُتر کر مُردوں کے درمیان بسنا
ہے۔

15 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس وقت یہ
درخت پاتال میں اُتر گیا اُس دن مَیں نے گہرائیوں کے
چشموں کو اُس پر ماتم کرنے دیا اور اُن کی ندیوں کو روک
دیا تاکہ پانی اِتنی کثرت سے نہ بہے۔ اُس کی خاطر مَیں
نے لبنان کو ماتمی لباس پہنائے۔ تب کھلے میدان کے تمام
درخت مرجھا گئے۔ 16 وہ اِتنے دھڑام سے گر گیا جب
مَیں نے اُسے پاتال میں اُن کے پاس اُتار دیا جو گڑھے
میں اُتر چکے تھے کہ دیگر اقوام کو دھچکا لگا۔ لیکن باغِ عدن
کے باقی تمام درختوں کو تسلی ملی۔ کیونکہ گو لبنان کے اِن
چیدہ اور بہترین درختوں کو پانی کی کثرت ملتی رہی تھی تاہم
یہ بھی پاتال میں اُتر گئے تھے۔ 17 گو یہ بڑے درخت کی
طاقت رہے تھے اور اقوام کے درمیان رہ کر اُس کے سائے
میں اپنا گھر بنا لیا تھا تو بھی یہ بڑے درخت کے ساتھ وہاں
اُتر گئے جہاں مقتول اُن کے انتظار میں تھے۔

18 اے مصر، عظمت اور شان کے لحاظ سے باغِ عدن
کا کونسا درخت تیرا مقابلہ کر سکتا ہے؟ لیکن تجھے باغِ عدن
کے دیگر درختوں کے ساتھ زمین کی گہرائیوں میں اُتارا
جائے گا۔ وہاں تُو نامختونوں اور مقتولوں کے درمیان پڑا
رہے گا۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہی فرعون اور اُس کی
شان و شوکت کا انجام ہو گا۔‘‘

اژدہا فرعون کو مارا جائے گا

32 یہویاکین بادشاہ کے 12ویں سال میں رب مجھ
سے ہم کلام ہوا۔ 12ویں مہینے کا پہلا دن* تھا۔ مجھے یہ

*3 مارچ

پیغام ملا، 2 ''اے آدم زاد، مصر کے بادشاہ فرعون پر ماتمی گیت گا کر اُسے بتا،

'گو اقوام کے درمیان تجھے جوان شیر ببر سمجھا جاتا ہے، لیکن درحقیقت تُو دریائے نیل کی شاخوں میں رہنے والا اژدہا ہے جو اپنی ندیوں کو اُبلنے دیتا اور پاؤں سے پانی کو زور سے حرکت میں لا کر گدلا کر دیتا ہے۔

3 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں متعدد قوموں کو جمع کر کے تیرے پاس بھیجوں گا تاکہ تجھ پر جال ڈال کر تجھے پانی سے کھینچ نکالیں۔ 4 تب مَیں تجھے زور سے خشکی پر پٹخ دوں گا، کھلے میدان پر ہی تجھے پھینک چھوڑوں گا۔ تمام پرندے تجھ پر بیٹھ جائیں گے، تمام جنگلی جانور تجھے کھا کھا کر سیر ہو جائیں گے۔ 5 تیرا گوشت مَیں پہاڑوں پر پھینک دوں گا، تیری لاش سے وادیوں کو بھر دوں گا۔ 6 تیرے بہتے خون سے مَیں زمین کو پہاڑوں تک سیراب کروں گا، گھاٹیاں تجھ سے بھر جائیں گی۔

7 جس وقت مَیں تیری زندگی کی بتی بجھا دوں گا اُس وقت مَیں آسمان کو ڈھانپ دوں گا۔ ستارے تاریک ہو جائیں گے، سورج بادلوں میں چھپ جائے گا اور چاند کی روشنی نظر نہیں آئے گی۔ 8 جو کچھ بھی آسمان پر چمکتا دمکتا ہے اُسے مَیں تیرے باعث تاریک کر دوں گا۔ تیرے پورے ملک پر تاریکی چھا جائے گی۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

9 بہت قوموں کے دل گھبرا جائیں گے جب مَیں تیرے انجام کی خبر دیگر اقوام تک پہنچاؤں گا، ایسے ممالک تک جن سے تُو ناواقف ہے۔ 10 متعدد قوموں کے سامنے ہی مَیں تجھ پر تلوار چلا دوں گا۔ یہ دیکھ کر اُن پر دہشت طاری ہو جائے گی، اور اُن کے بادشاہوں کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے۔ جس دن تُو دھڑام سے گر جائے گا اُس دن اُن پر مرنے کا اِتنا خوف چھا جائے گا کہ وہ بار بار کانپ اُٹھیں گے۔

11 کیونکہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ شاہِ بابل کی تلوار تجھ پر حملہ کرے گی۔ 12 تیری شاندار فوج اُس کے سورماؤں کی تلوار سے کر ہلاک ہو جائے گی۔ دنیا کے سب سے ظالم آدمی مصر کا غرور اور اُس کی تمام شان و شوکت خاک میں ملا دیں گے۔ 13 مَیں وافر پانی کے پاس کھڑے اُس کے مویشی کو بھی برباد کروں گا۔ آئندہ یہ پانی نہ انسان، نہ حیوان کے پاؤں سے گدلا ہو گا۔ 14 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُس وقت مَیں ہونے دوں گا کہ اُن کا پانی صاف شفاف ہو جائے اور ندیاں تیل کی طرح بہنے لگیں۔ 15 مَیں مصر کو ویران و سنسان کر کے ہر چیز سے محروم کروں گا، مَیں اُس کے تمام باشندوں کو مار ڈالوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔'

16 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ''لازم ہے کہ درجِ بالا ماتمی گیت کو گایا جائے۔ دیگر اقوام اُسے گائیں، وہ مصر اور اُس کی شان و شوکت پر ماتم کا یہ گیت ضرور گائیں۔''

پاتال میں دیگر اقوام مصر کے انتظار میں ہیں

17 یہویاکین بادشاہ کے 12ویں سال میں رب مجھ سے ہم کلام ہوا۔ مہینے کا 15واں دن تھا۔ اُس نے فرمایا، 18 ''اے آدم زاد، مصر کی شان و شوکت پر واویلا کر۔ اُسے دیگر عظیم اقوام کے ساتھ پاتال میں اُتار دے۔ اُسے اُن کے پاس پہنچا دے جو پہلے گڑھے میں پہنچ چکے ہیں۔ 19 مصر کو بتا،

'اب تیری خوب صورتی کہاں گئی؟ اب تُو اِس میں کس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ اُتر جا! پاتال میں نامختونوں کے پاس ہی پڑا رہ۔' 20 کیونکہ لازم ہے کہ مصری مقتولوں

کے بیچ میں ہی گر کر ہلاک ہو جائیں۔ تلوار اُن پر حملہ
کرنے کے لئے کھینچی جا چکی ہے۔ اب مصر کو اُس کی تمام
شان و شوکت کے ساتھ گھسیٹ کر پاتال میں لے جاؤ!
21 تب پاتال میں بڑے بڑے سورمے مصر اور اُس کے مددگاروں
کا استقبال کر کے کہیں گے، ’لو، اب یہ بھی اُتر آئے ہیں،
یہ بھی یہاں پڑے نامختونوں اور مقتولوں میں شامل ہو گئے
ہیں۔‘

22 وہاں اسور پہلے سے اپنی پوری فوج سمیت پڑا
ہے، اور اُس کے ارد گرد تلوار کے مقتولوں کی قبریں ہیں۔
23 اسور کو پاتال کے سب سے گہرے گڑھے میں قبریں
مل گئیں، اور ارد گرد اُس کی فوج دفن ہوئی ہے۔ پہلے یہ
زندوں کے ملک میں چاروں طرف دہشت پھیلاتے تھے،
لیکن اب خود تلوار سے ہلاک ہو گئے ہیں۔

24 وہاں عیلام بھی اپنی تمام شان و شوکت سمیت
پڑا ہے۔ اُس کے ارد گرد دفن ہوئے فوجی تلوار کی زد میں آ
گئے تھے۔ اب سب اُتر کر نامختونوں میں شامل ہو گئے ہیں،
گو زندوں کے ملک میں لوگ اُن سے شدید دہشت کھاتے
تھے۔ اب وہ بھی پاتال میں اُترے ہوئے دیگر لوگوں کی
طرح اپنی رُسوائی بھگت رہے ہیں۔ 25 عیلام کا بستر
مقتولوں کے درمیان ہی بچھایا گیا ہے، اور اُس کے ارد گرد
اُس کی تمام شاندار فوج کو قبریں مل گئی ہیں۔ سب نامختون،
سب مقتول ہیں، گو زندوں کے ملک میں لوگ اُن سے
سخت دہشت کھاتے تھے۔ اب وہ بھی پاتال میں اُترے
ہوئے دیگر لوگوں کی طرح اپنی رُسوائی بھگت رہے ہیں۔
اُنہیں مقتولوں کے درمیان ہی جگہ مل گئی ہے۔

26 وہاں مسک تُوبل بھی اپنی تمام شان و شوکت
سمیت پڑا ہے۔ اُس کے ارد گرد دفن ہوئے فوجی تلوار کی
زد میں آ گئے تھے۔ اب سب نامختونوں میں شامل ہو گئے
ہیں، گو زندوں کے ملک میں لوگ اُن سے شدید دہشت
کھاتے تھے۔ 27 اور اُنہیں اُن سورماؤں کے پاس جگہ
نہیں ملی جو قدیم زمانے میں نامختونوں کے درمیان فوت ہو
کر اپنے ہتھیاروں کے ساتھ پاتال میں اُتر آئے تھے اور
جن کے سروں کے نیچے تلوار رکھی گئی۔ اُن کا قصور اُن کی
ہڈیوں پر پڑا رہتا ہے، گو زندوں کے ملک میں لوگ اِن
جنگجوؤں سے دہشت کھاتے تھے۔

28 اے فرعون، تُو بھی پاش پاش ہو کر نامختونوں اور
مقتولوں کے درمیان پڑا رہے گا۔ 29 ادوم پہلے سے اپنے
بادشاہوں اور رئیسوں سمیت وہاں پہنچ چکا ہو گا۔ گو وہ پہلے
اِتنے طاقت ور تھے، لیکن اب مقتولوں میں شامل ہیں، اُن
نامختونوں میں جو پاتال میں اُتر گئے ہیں۔ 30 اِس طرح
شمال کے تمام حکمران اور صیدا کے تمام باشندے بھی وہاں آ
موجود ہوں گے۔ وہ بھی مقتولوں کے ساتھ پاتال میں اُتر
گئے ہیں۔ گو اُن کی زبردست طاقت لوگوں میں دہشت
پھیلاتی تھی، لیکن اب وہ شرمندہ ہو گئے ہیں، اب وہ
نامختون حالت میں مقتولوں کے ساتھ پڑے ہیں۔ وہ بھی
پاتال میں اُترے ہوئے باقی لوگوں کے ساتھ اپنی رُسوائی
بھگت رہے ہیں۔

31 تب فرعون اِن سب کو دیکھ کر تسلی پائے گا، گو
اُس کی تمام شان و شوکت پاتال میں اُتر گئی ہو گی۔ رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ فرعون اور اُس کی پوری فوج تلوار کی
زد میں آ جائیں گے۔

32 پہلے میری مرضی تھی کہ فرعون زندوں کے ملک
میں خوف و ہراس پھیلائے، لیکن اب اُسے اُس کی تمام
شان و شوکت کے ساتھ نامختونوں اور مقتولوں کے درمیان
رکھا جائے گا۔ یہ میرا رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔“

حزقی ایل اسرائیل کا پہرے دار ہے

33 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، اپنے
ہم وطنوں کو یہ پیغام پہنچا دے،
’جب کبھی مَیں کسی ملک میں جنگ چھیڑتا ہوں تو
اُس ملک کے باشندے اپنے مردوں میں سے ایک کو چن
کر اپنا پہرے دار بنا لیتے ہیں۔ 3 پہرے دار کی ذمہ داری
یہ ہے کہ جونہی دشمن نظر آئے تو وہ نرسنگا بجا کر لوگوں کو
آگاہ کرے۔ 4 اُس وقت جو نرسنگے کی آواز سن کر پروا نہ
کرے وہ خود ذمہ دار ٹھہرے گا اگر دشمن اُس پر حملہ کر کے
اُسے قتل کرے۔ 5 یہ اُس کا اپنا قصور ہو گا، کیونکہ اُس نے
نرسنگے کی آواز سننے کے باوجود پروا نہ کی۔ لیکن اگر وہ
پہرے دار کی خبر مان لے تو اپنی جان کو بچائے گا۔
6 اب فرض کرو کہ پہرے دار دشمن کو دیکھے لیکن نہ
نرسنگا بجائے، نہ لوگوں کو آگاہ کرے۔ اگر نتیجے میں کوئی قتل
ہو جائے تو وہ اپنے گناہوں کے باعث ہی مر جائے گا۔
لیکن مَیں پہرے دار کو اُس کی موت کا ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔‘
7 اے آدم زاد، مَیں نے تجھے اسرائیلی قوم کی پہرہ داری
کرنے کی ذمہ داری دی ہے۔ اِس لئے لازم ہے کہ جب
بھی مَیں کچھ فرماؤں تو تُو میری سن کر اسرائیلیوں کو میری
طرف سے آگاہ کرے۔ 8 اگر مَیں کسی بے دین کو بتانا
چاہوں، ’تُو یقیناً مرے گا‘ تو لازم ہے کہ تُو اُسے یہ سنا کر
اُس کی غلط راہ سے آگاہ کرے۔ اگر تُو ایسا نہ کرے تو گو
بے دین اپنے گناہوں کے باعث ہی مرے گا تاہم مَیں
تجھے ہی اُس کی موت کا ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔ 9 لیکن اگر تُو
اُسے اُس کی غلط راہ سے آگاہ کرے اور وہ نہ مانے تو وہ
اپنے گناہوں کے باعث مرے گا، لیکن تُو نے اپنی جان کو
بچایا ہو گا۔

توبہ کرو!

10 اے آدم زاد، اسرائیلیوں کو بتا، تم آہیں بھر بھر کر
کہتے ہو، ’ہائے، ہم اپنے جرائم اور گناہوں کے باعث
گل سڑ کر تباہ ہو رہے ہیں۔ ہم کس طرح جیتے رہیں؟‘
11 لیکن رب قادرِ مطلق فرماتا ہے، ’میری حیات کی قسم،
مَیں بے دین کی موت سے خوش نہیں ہوتا بلکہ مَیں چاہتا
ہوں کہ وہ اپنی غلط راہ سے ہٹ کر زندہ رہے۔ چنانچہ توبہ
کرو! اپنی غلط راہوں کو ترک کر کے واپس آؤ! اے
اسرائیلی قوم، کیا ضرورت ہے کہ تُو مر جائے؟‘
12 اے آدم زاد، اپنے ہم وطنوں کو بتا،
’اگر راست باز غلط کام کرے تو یہ بات اُسے نہیں
بچائے گی کہ پہلے راست باز تھا۔ اگر وہ گناہ کرے تو اُسے
زندہ نہیں چھوڑا جائے گا۔ اِس کے مقابلے میں اگر بے دین
اپنی بے دینی سے توبہ کر کے واپس آئے تو یہ بات اُس کی
تباہی کا باعث نہیں بنے گی کہ پہلے بے دین تھا۔‘ 13 ہو
سکتا ہے مَیں راست باز کو بتاؤں، ’تُو زندہ رہے گا۔‘ اگر
وہ یہ سن کر سمجھنے لگے، ’میری راست بازی مجھے ہر صورت
میں بچائے گی‘ اور نتیجے میں غلط کام کرے تو مَیں اُس کے
تمام راست کاموں کا لحاظ نہیں کروں گا بلکہ اُس کے غلط
کام کے باعث اُسے سزائے موت دوں گا۔ 14 لیکن فرض
کرو مَیں کسی بے دین آدمی کو بتاؤں، ’تُو یقیناً مرے گا۔‘ ہو
سکتا ہے وہ یہ سن کر اپنے گناہ سے توبہ کر کے انصاف اور
راست بازی کرنے لگے۔ 15 وہ اپنے قرض دار کو وہ کچھ
واپس کرے جو ضمانت کے طور پر ملا تھا، وہ چوری ہوئی
چیزیں واپس کر دے، وہ زندگی بخش ہدایات کے مطابق
زندگی گزارے، غرض وہ ہر بُرے کام سے گریز کرے۔ اِس
صورت میں وہ مرے گا نہیں بلکہ زندہ ہی رہے گا۔ 16 جو
بھی گناہ اُس سے سرزد ہوئے تھے وہ مَیں یاد نہیں

کروں گا۔ چونکہ اُس نے بعد میں وہ کچھ کیا جو منصفانہ اور
راست تھا اِس لئے وہ یقیناً زندہ رہے گا۔
17 تیرے ہم وطن اعتراض کرتے ہیں کہ رب کا
سلوک صحیح نہیں ہے جبکہ اُن کا اپنا سلوک صحیح نہیں ہے۔
18 اگر راست باز اپنا راست چال چلن چھوڑ کر بدی
کرنے لگے تو اُسے سزائے موت دی جائے گی۔ 19 اِس
کے مقابلے میں اگر بے دین اپنا بے دین چال چلن چھوڑ
کر وہ کچھ کرنے لگے جو منصفانہ اور راست ہے تو وہ اِس بنا
پر زندہ رہے گا۔
20 اے اسرائیلیو، تم دعویٰ کرتے ہو کہ رب کا
سلوک صحیح نہیں ہے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے! تمہاری
عدالت کرتے وقت مَیں ہر ایک کے چال چلن کا خیال
کروں گا۔“

یروشلم پر دشمن کے قبضے کی خبر

21 یہویاکین بادشاہ کی جلاوطنی کے 12ویں سال
میں ایک آدمی میرے پاس آیا۔ 10ویں مہینے کا پانچواں
دن* تھا۔ یہ آدمی یروشلم سے بھاگ نکلا تھا۔ اُس نے کہا،
”یروشلم دشمن کے قبضے میں آ گیا ہے!“
22 ایک دن پہلے رب کا ہاتھ شام کے وقت مجھ پر
آیا تھا، اور اگلے دن جب یہ آدمی صبح کے وقت پہنچا تو
رب نے میرے منہ کو کھول دیا، اور مَیں دوبارہ بول سکا۔

بچے ہوئے اسرائیلی اپنے آپ پر غلط اعتماد کرتے ہیں

23 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 24 ”اے آدم زاد،
ملکِ اسرائیل کے کھنڈرات میں رہنے والے لوگ کہہ رہے
ہیں، ’گو ابراہیم صرف ایک آدمی تھا تو بھی اُس نے پورے
ملک پر قبضہ کیا۔ اُس کی نسبت ہم بہت ہیں، اِس لئے
لازم ہے کہ ہمیں یہ ملک حاصل ہو۔‘ 25 اُنہیں بتا،
’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تم گوشت کھاتے ہو
جس میں خون ہے، تمہارے ہاں بت پرستی اور خوں ریزی
عام ہے۔ تو پھر ملک کس طرح تمہیں حاصل ہو سکتا ہے؟
26 تم اپنی تلوار پر بھروسا رکھ کر قابلِ گھن حرکتیں کرتے
ہو، حتیٰ کہ ہر ایک اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرتا ہے۔ تو
پھر ملک کس طرح تمہیں حاصل ہو سکتا ہے؟‘
27 اُنہیں بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری
حیات کی قسم، جو اسرائیل کے کھنڈرات میں رہتے ہیں وہ
تلوار کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائیں گے، جو بچ کر کھلے
میدان میں جا بسے ہیں اُنہیں مَیں درندوں کو کھلا دوں گا،
اور جنہوں نے پہاڑی قلعوں اور غاروں میں پناہ لی ہے وہ
مہلک بیماریوں کا شکار ہو جائیں گے۔ 28 مَیں ملک کو
ویران و سنسان کر دوں گا۔ جس طاقت پر وہ فخر کرتے ہیں
وہ جاتی رہے گی۔ اسرائیل کا پہاڑی علاقہ بھی اِتنا تباہ ہو
جائے گا کہ لوگ اُس میں سے گزرنے سے گریز کریں گے۔
29 پھر جب مَیں ملک کو اُن کی مکروہ حرکتوں کے باعث
ویران و سنسان کر دوں گا تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی
رب ہوں۔‘

جلاوطن اسرائیلیوں کی بے پروائی

30 اے آدم زاد، تیرے ہم وطن اپنے گھروں کی
دیواروں اور دروازوں کے پاس کھڑے ہو کر تیرا ذکر کرتے
ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ’آؤ، ہم نبی کے پاس جا کر وہ پیغام
سنیں جو رب کی طرف سے آیا ہے۔‘ 31 لیکن گو اِن
لوگوں کے ہجوم آ کر تیرے پیغامات سننے کے لئے تیرے
سامنے بیٹھ جاتے ہیں تو بھی وہ اُن پر عمل نہیں کرتے۔

*8 جنوری

کیونکہ اُن کی زبان پر عشق کے ہی گیت ہیں۔ اُنہی پر وہ
عمل کرتے ہیں، جبکہ اُن کا دل ناروا نفع کے پیچھے پڑا رہتا
ہے۔ 32 اصل میں وہ تیری باتیں یوں سنتے ہیں جس
طرح کسی گلوکار کے گیت جو مہارت سے ساز بجا کر سُریلی
آواز سے عشق کے گیت گائے۔ گو وہ تیری باتیں سن کر
خوش ہو جاتے ہیں تو بھی اُن پر عمل نہیں کرتے۔ 33 لیکن
یقیناً ایک دن آنے والا ہے جب وہ جان لیں گے کہ
ہمارے درمیان نبی رہا ہے۔“

اسرائیل کے بے پروا گلہ بان

34 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ”اے آدم زاد، اسرائیل
کے گلہ بانوں کے خلاف نبوت کر! اُنہیں بتا،
’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اسرائیل کے گلہ بانوں
پر افسوس جو صرف اپنی ہی فکر کرتے ہیں۔ کیا گلہ بان کو
ریوڑ کی فکر نہیں کرنی چاہئے؟ 3 تم بھیڑبکریوں کا دودھ
پیتے، اُن کی اُون کے کپڑے پہنتے اور بہترین جانوروں کا
گوشت کھاتے ہو۔ تو بھی تم ریوڑ کی دیکھ بھال نہیں کرتے!
4 نہ تم نے کمزوروں کو تقویت، نہ بیماروں کو شفا دی یا
زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ نہ تم آوارہ پھرنے والوں کو واپس
لائے، نہ گم شدہ جانوروں کو تلاش کیا بلکہ سختی اور ظالمانہ
طریقے سے اُن پر حکومت کرتے رہے۔ 5 گلہ بان نہ ہونے
کی وجہ سے بھیڑ بکریاں تتر بتر ہو کر درندوں کا شکار ہو
گئیں۔ 6 میری بھیڑبکریاں تمام پہاڑوں اور بلند جگہوں پر
آوارہ پھرتی رہیں۔ ساری زمین پر وہ منتشر ہو گئیں، اور
کوئی نہیں تھا جو اُنہیں ڈھونڈ کر واپس لاتا۔

7 چنانچہ اے گلہ بانو، رب کا جواب سنو! 8 رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، میری بھیڑبکریاں
لٹیروں کا شکار اور تمام درندوں کی غذا بن گئی ہیں۔ اُن کی
دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ میرے گلہ بان میرے
ریوڑ کو ڈھونڈ کر واپس نہیں لاتے بلکہ صرف اپنا ہی خیال
کرتے ہیں۔ 9 چنانچہ اے گلہ بانو، رب کا جواب سنو!
10 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں گلہ بانوں سے نپٹ
کر اُنہیں اپنی بھیڑبکریوں کے لئے ذمہ دار ٹھہراؤں گا۔
تب مَیں اُنہیں گلہ بانی کی ذمہ داری سے فارغ کروں گا
تاکہ صرف اپنا ہی خیال کرنے کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ مَیں
اپنی بھیڑبکریوں کو اُن کے منہ سے نکال کر بچاؤں گا تاکہ
آئندہ وہ اُنہیں نہ کھائیں۔

اللہ اچھا چرواہا ہے

11 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آئندہ مَیں خود اپنی
بھیڑبکریوں کو ڈھونڈ کر واپس لاؤں گا، خود اُن کی دیکھ بھال
کروں گا۔ 12 جس طرح چرواہا چاروں طرف بکھری ہوئی
اپنی بھیڑبکریوں کو اکٹھا کر کے اُن کی دیکھ بھال کرتا ہے
اُسی طرح مَیں اپنی بھیڑبکریوں کی دیکھ بھال کروں گا۔
مَیں اُنہیں اُن تمام مقاموں سے نکال کر بچاؤں گا جہاں
اُنہیں گھنے بادلوں اور تاریکی کے دن منتشر کر دیا گیا تھا۔
13 مَیں اُنہیں دیگر اقوام اور ممالک میں سے نکال کر جمع
کروں گا اور اُنہیں اُن کے اپنے ملک میں واپس لا کر
اسرائیل کے پہاڑوں، گھاٹیوں اور تمام آبادیوں میں
چراؤں گا۔ 14 تب مَیں اچھی چراگاہوں میں اُن کی دیکھ
بھال کروں گا، اور وہ اسرائیل کی بلندیوں پر ہی چریں گی۔
وہاں وہ سرسبز میدانوں میں آرام کر کے اسرائیل کے
پہاڑوں پر بہترین گھاس چریں گی۔ 15 رب قادرِ مطلق
فرماتا ہے کہ مَیں خود اپنی بھیڑبکریوں کی دیکھ بھال کروں گا،
خود اُنہیں بٹھاؤں گا۔
16 مَیں گم شدہ بھیڑبکریوں کا کھوج لگاؤں گا اور آوارہ

پھرنے والوں کو واپس لاؤں گا۔ مَیں زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گا اور کمزوروں کو تقویت دوں گا۔ لیکن موٹے تازے اور طاقت ور جانوروں کو مَیں ختم کروں گا۔ مَیں انصاف سے ریوڑ کی گلہ بانی کروں گا۔

17 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے میرے ریوڑ، جہاں بھیڑوں، مینڈھوں اور بکروں کے درمیان ناانصافی ہے وہاں مَیں اُن کی عدالت کروں گا۔ 18 کیا یہ تمہارے لئے کافی نہیں کہ تمہیں کھانے کے لئے چراگاہ کا بہترین حصہ اور پینے کے لئے صاف شفاف پانی مل گیا ہے؟ تم باقی چراگاہ کو کیوں روندتے اور باقی پانی کو پاؤں سے گدلا کرتے ہو؟ 19 میرا ریوڑ کیوں تم سے کچلی ہوئی گھاس کھائے اور تمہارا گدلا کیا ہوا پانی پیئے؟

20 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جہاں موٹی اور دُبلی بھیڑبکریوں کے درمیان ناانصافی ہے وہاں مَیں خود فیصلہ کروں گا۔ 21 کیونکہ تم موٹی بھیڑوں نے کمزوروں کو کندھوں سے دھکا دے کر اور سینگوں سے مار مار کر اچھی گھاس سے بھگا دیا ہے۔ 22 لیکن مَیں اپنی بھیڑبکریوں کو تم سے بچا لوں گا۔ آئندہ اُنہیں لُوٹا نہیں جائے گا بلکہ مَیں خود اُن میں انصاف قائم رکھوں گا۔

امن و امان کی سلطنت

23 مَیں اُن پر ایک ہی گلہ بان یعنی اپنے خادم داؤد کو مقرر کروں گا جو اُنہیں چرا کر اُن کی دیکھ بھال کرے گا۔ وہی اُن کا صحیح چرواہا رہے گا۔ 24 مَیں، رب اُن کا خدا ہوں گا اور میرا خادم داؤد اُن کے درمیان اُن کا حکمران ہو گا۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے۔

25 مَیں اسرائیلیوں کے ساتھ سلامتی کا عہد باندھ کر درندوں کو ملک سے نکال دوں گا۔ پھر وہ حفاظت سے سو سکیں گے، خواہ ریگستان میں ہوں یا جنگل میں۔ 26 مَیں اُنہیں اور اپنے پہاڑ کے اردگرد کے علاقے کو برکت دوں گا۔ مَیں ملک میں وقت پر بارش برساتا رہوں گا۔ ایسی مبارک بارشیں ہوں گی 27 کہ ملک کے باغوں اور کھیتوں میں زبردست فصلیں پکیں گی۔ لوگ اپنے ملک میں محفوظ ہوں گے۔ پھر جب مَیں اُن کے جوئے کو توڑ کر اُنہیں اُن سے رہائی دوں گا جنہوں نے اُنہیں غلام بنایا تھا تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 28 آئندہ نہ دیگر اقوام اُنہیں لُوٹیں گی، نہ وہ درندوں کی خوراک بنیں گے بلکہ وہ حفاظت سے اپنے گھروں میں بسیں گے۔ ڈرانے والا کوئی نہیں ہو گا۔ 29 میرے حکم پر زمین ایسی فصلیں پیدا کرے گی جن کی شہرت دُور دُور تک پھیلے گی۔ آئندہ نہ وہ بھوکوں مریں گے، نہ اُنہیں دیگر اقوام کی لعن طعن سننی پڑے گی۔ 30 رب قادرِ مطلق خدا فرماتا ہے کہ اُس وقت وہ جان لیں گے کہ مَیں جو رب اُن کا خدا ہوں اُن کے ساتھ ہوں، کہ اسرائیلی میری قوم ہیں۔ 31 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تم میرا ریوڑ، میری چراگاہ کی بھیڑبکریاں ہو۔ تم میرے لوگ، اور مَیں تمہارا خدا ہوں۔‘‘

ادوم ریگستان بنے گا

35 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ’’اے آدم زاد، سعیر کے پہاڑی علاقے کی طرف رخ کر کے اُس کے خلاف نبوت کر! 3 اُسے بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے سعیر کے پہاڑی علاقے، اب مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا۔ مَیں اپنا ہاتھ تیرے خلاف اُٹھا کر تجھے ویران و سنسان کر دوں گا۔ 4 مَیں تیرے شہروں کو ملبے کے ڈھیر بنا دوں گا، اور تُو سراسر اُجڑ جائے گا۔ تب تُو جان لے گا کہ مَیں ہی رب ہوں۔

5 تُو ہمیشہ اسرائیلیوں کا سخت دشمن رہا ہے، اور جب اُن پر آفت آئی اور اُن کی سزا عروج تک پہنچی تو تُو بھی تلوار لے کر اُن پر ٹوٹ پڑا۔ 6 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، مَیں تجھے قتل و غارت کے حوالے کروں گا، اور قتل و غارت تیرا تعاقب کرتی رہے گی۔ چونکہ تُو نے قتل و غارت کرنے سے نفرت نہ کی، اِس لئے قتل و غارت تیرے پیچھے پڑی رہے گی۔ 7 مَیں سعیر کے پہاڑی علاقے کو ویران و سنسان کر کے وہاں کے تمام آنے جانے والوں کو مٹا ڈالوں گا۔ 8 تیرے پہاڑی علاقے کو مَیں مقتولوں سے بھر دوں گا۔ تلوار کی زد میں آنے والے ہر طرف پڑے رہیں گے۔ تیری پہاڑیوں، وادیوں اور تمام گھاٹیوں میں لاشیں نظر آئیں گی۔ 9 میرے حکم پر تُو ابد تک ویران رہے گا، اور تیرے شہر غیرآباد رہیں گے۔ تب تُو جان لے گا کہ مَیں ہی رب ہوں۔

10 تُو بولا، ”اسرائیل اور یہوداہ کی دونوں قومیں اپنے علاقوں سمیت میری ہی ہیں! آؤ ہم اُن پر قبضہ کریں۔“ تجھے خیال تک نہیں آیا کہ رب وہاں موجود ہے۔ 11 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم، مَیں تجھ سے وہی سلوک کروں گا جو تُو نے اُن سے کیا جب تُو نے غصے اور حسد کے عالم میں اُن پر اپنی پوری نفرت کا اظہار کیا۔ لیکن اُنہی پر مَیں اپنے آپ کو ظاہر کروں گا جب مَیں تیری عدالت کروں گا۔ 12 اُس وقت تُو جان لے گا کہ مَیں، رب نے وہ تمام کفر سن لیا ہے جو تُو نے اسرائیل کے پہاڑوں کے خلاف بکا ہے۔ کیونکہ تُو نے کہا، ”یہ اُجڑ گئے ہیں، اب یہ ہمارے قبضے میں آ گئے ہیں اور ہم اُنہیں کھا سکتے ہیں۔“ 13 تُو نے شیخی مار مار کر میرے خلاف کفر بکا ہے، لیکن خبردار! مَیں نے اِن تمام باتوں پر توجہ دی ہے۔ 14 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تُو نے خوشی منائی کہ پورا ملک ویران و سنسان ہے، لیکن مَیں تجھے بھی اُتنا ہی ویران کر دوں گا۔ 15 تُو کتنا خوش ہوا جب اسرائیل کی موروثی زمین اُجڑ گئی! اب مَیں تیرے ساتھ بھی ایسا ہی کروں گا۔ اے سعیر کے پہاڑی علاقے، تُو پورے ادوم سمیت ویران و سنسان ہو جائے گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘

اسرائیل اپنے وطن واپس آئے گا

36 اے آدم زاد، اسرائیل کے پہاڑوں کے بارے میں نبوت کر کے کہہ،

’اے اسرائیل کے پہاڑو، رب کا کلام سنو! 2 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ دشمن بغلیں بجا کر کہتا ہے کہ کیا خوب، اسرائیل کی قدیم بلندیاں ہمارے قبضے میں آ گئی ہیں! 3 قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُنہوں نے تمہیں اُجاڑ دیا، تمہیں چاروں طرف سے تنگ کیا ہے۔ نتیجے میں تم دیگر اقوام کے قبضے میں آ گئے ہو اور لوگ تم پر کفر بکنے لگے ہیں۔ 4 چنانچہ اے اسرائیل کے پہاڑو، رب قادرِ مطلق کا کلام سنو!

رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے پہاڑو اور پہاڑیو، اے گھاٹیو اور وادیو، اے کھنڈرات اور انسان سے خالی شہرو، تم گرد و نواح کی اقوام کے لئے لُوٹ مار اور مذاق کا نشانہ بن گئے ہو۔

5 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں نے بڑی غیرت سے اِن باقی اقوام کی سرزنش کی ہے، خاص کر ادوم کی۔ کیونکہ وہ میری قوم کا نقصان دیکھ کر شادیانہ بجانے لگیں اور اپنی حقارت کا اظہار کر کے میرے ملک پر قبضہ کیا تاکہ اُس کی چراگاہ کو لُوٹ لیں۔ 6 اے پہاڑو اور پہاڑیو، اے گھاٹیو اور وادیو، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ چونکہ دیگر اقوام نے تیری اِتنی رُسوائی کی ہے اِس لئے مَیں

اپنی غیرت اور اپنا غضب اُن پر نازل کروں گا۔ 7 مَیں رب
قادرِ مطلق اپنا ہاتھ اُٹھا کر قسم کھاتا ہوں کہ گرد و نواح کی
اِن اقوام کی بھی رُسوائی کی جائے گی۔

8 لیکن اے اسرائیل کے پہاڑو، تم پر دوبارہ ہریالی
پھلے پھولے گی۔ تم نئے سرے سے میری قوم اسرائیل کے
لئے پھل لاؤ گے، کیونکہ وہ جلد ہی واپس آنے والی ہے۔
9 مَیں دوبارہ تمہاری طرف رجوع کروں گا، دوبارہ تم پر
مہربانی کروں گا۔ تب لوگ نئے سرے سے تم پر ہل چلا کر
بیج بوئیں گے۔

10 مَیں تم پر کی آبادی بڑھا دوں گا۔ کیونکہ تمام
اسرائیلی آ کر تمہاری ڈھلانوں پر اپنے گھر بنا لیں گے۔
تمہارے شہر دوبارہ آباد ہو جائیں گے، اور کھنڈرات کی
جگہ نئے گھر بن جائیں گے۔ 11 مَیں تم پر بسنے والے
انسان و حیوان کی تعداد بڑھا دوں گا، اور وہ بڑھ کر پھلیں
پھولیں گے۔ مَیں ہونے دوں گا کہ تمہارے علاقے میں
ماضی کی طرح آبادی ہو گی، پہلے کی نسبت مَیں تم پر کہیں
زیادہ مہربانی کروں گا۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب
ہوں۔

12 مَیں اپنی قوم اسرائیل کو تمہارے پاس پہنچا
دوں گا، اور وہ دوبارہ تمہاری ڈھلانوں پر گھومتے پھریں گے۔
وہ تم پر قبضہ کریں گے، اور تم اُن کی موروثی زمین ہو گے۔
آئندہ کبھی تم اُنہیں اُن کی اولاد سے محروم نہیں کرو گے۔
13 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ بے شک لوگ تمہارے
بارے میں کہتے ہیں کہ تم لوگوں کو ہڑپ کر کے اپنی قوم کو
اُس کی اولاد سے محروم کر دیتے ہو۔ 14 لیکن آئندہ ایسا
نہیں ہو گا۔ آئندہ تم نہ آدمیوں کو ہڑپ کرو گے، نہ اپنی قوم
کو اُس کی اولاد سے محروم کرو گے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا
فرمان ہے۔ 15 مَیں خود ہونے دوں گا کہ آئندہ تمہیں
دیگر اقوام کی لعن طعن نہیں سننی پڑے گی۔ آئندہ تمہیں اُن کا
مذاق برداشت نہیں کرنا پڑے گا، کیونکہ ایسا کبھی ہو گا نہیں
کہ تم اپنی قوم کے لئے ٹھوکر کا باعث ہو۔ یہ رب قادرِ
مطلق کا فرمان ہے۔“

اللہ اپنی قوم کو نیا دل اور نیا روح بخشے گا

16 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 17 ”اے آدم زاد،
جب اسرائیلی اپنے ملک میں آباد تھے تو ملک اُن کے
چال چلن اور حرکتوں سے ناپاک ہوا۔ وہ اپنے بُرے رویے
کے باعث میری نظر میں ماہواری میں مبتلا عورت کی طرح
ناپاک تھے۔ 18 اُن کے ہاتھوں لوگ قتل ہوئے، اُن کی
بت پرستی سے ملک ناپاک ہو گیا۔

جواب میں مَیں نے اُن پر اپنا غضب نازل کیا۔
19 مَیں نے اُنہیں مختلف اقوام و ممالک میں منتشر کر کے
اُن کے چال چلن اور غلط کاموں کی مناسب سزا دی۔
20 لیکن جہاں بھی وہ پہنچے وہاں اُنہی کے سبب سے
میرے مقدّس نام کی بے حرمتی ہوئی۔ کیونکہ جن سے بھی
اُن کی ملاقات ہوئی اُنہوں نے کہا، ’گو یہ رب کی قوم ہیں
تو بھی اِنہیں اُس کے ملک کو چھوڑنا پڑا!‘ 21 یہ دیکھ کر کہ
جس قوم میں بھی اسرائیلی جا بسے وہاں اُنہوں نے میرے
مقدّس نام کی بے حرمتی کی مَیں اپنے نام کی فکر کرنے لگا۔
22 اِس لئے اسرائیلی قوم کو بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جو کچھ مَیں کرنے والا
ہوں وہ مَیں تیری خاطر نہیں کروں گا بلکہ اپنے مقدّس نام
کی خاطر۔ کیونکہ تم نے دیگر اقوام میں منتشر ہو کر اُس کی
بے حرمتی کی ہے۔ 23 مَیں ظاہر کروں گا کہ میرا عظیم نام
کتنا مقدّس ہے۔ تم نے دیگر اقوام کے درمیان رہ کر اُس
کی بے حرمتی کی ہے، لیکن مَیں اُن کی موجودگی میں تمہاری

مدد کر کے اپنا مُقدّس کردار اُن پر ظاہر کروں گا۔ تب وہ
جان لیں گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔ یہ رب قادرِ مطلق کا
فرمان ہے۔
24 مَیں تمہیں دیگر اقوام و ممالک سے نکال دوں گا
اور تمہیں جمع کر کے تمہارے اپنے ملک میں واپس لاؤں گا۔
25 مَیں تم پر صاف پانی چھڑکوں گا تو تم پاک صاف ہو
جاؤ گے۔ ہاں، مَیں تمہیں تمام ناپاکیوں اور بُتوں سے
پاک صاف کر دوں گا۔
26 تب مَیں تمہیں نیا دل بخش کر تم میں نئی روح ڈال
دوں گا۔ مَیں تمہارا سنگین دل نکال کر تمہیں گوشت پوست کا
نرم دل عطا کروں گا۔ 27 کیونکہ مَیں اپنا ہی روح تم میں
ڈال کر تمہیں اِس قابل بنا دوں گا کہ تم میری ہدایات کی
پیروی اور میرے احکام پر دھیان سے عمل کر سکو۔ 28 تب تم
دوبارہ اُس ملک میں سکونت کرو گے جو مَیں نے تمہارے
باپ دادا کو دیا تھا۔ تم میری قوم ہو گے، اور مَیں تمہارا
خدا ہوں گا۔ 29 مَیں خود تمہیں تمہاری تمام ناپاکی سے
چھڑاؤں گا۔ آئندہ مَیں تمہارے ملک میں کال پڑنے نہیں
دوں گا بلکہ اناج کو اُگنے اور بڑھنے کا حکم دوں گا۔ 30 مَیں
باغوں اور کھیتوں کی پیداوار بڑھا دوں گا تاکہ آئندہ تمہیں
ملک میں کال پڑنے کے باعث دیگر قوموں کے طعنے سننے
نہ پڑیں۔ 31 تب تمہاری بُری راہیں اور غلط حرکتیں تمہیں
یاد آئیں گی، اور تم اپنے گناہوں اور بُت پرستی کے باعث
اپنے آپ سے گِھن کھاؤ گے۔ 32 لیکن یاد رہے کہ مَیں یہ
سب کچھ تمہاری خاطر نہیں کر رہا۔ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے
کہ اے اسرائیلی قوم، شرم کرو! اپنے چال چلن پر شرمسار
ہو!
33 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس دن مَیں تمہیں
تمہارے تمام گناہوں سے پاک صاف کروں گا اُس دن
مَیں تمہیں دوبارہ تمہارے شہروں میں آباد کروں گا۔ تب
کھنڈرات پر نئے گھر بنیں گے۔ 34 گو اِس وقت ملک میں
سے گزرنے والے ہر مسافر کو اُس کی تباہ شدہ حالت نظر
آتی ہے، لیکن اُس وقت ایسا نہیں ہو گا بلکہ زمین کی
کھیتی باڑی کی جائے گی۔ 35 لوگ یہ دیکھ کر کہیں گے،
”پہلے سب کچھ ویران و سنسان تھا، لیکن اب ملک باغِ عدن
بن گیا ہے! پہلے اُس کے شہر زمین بوس تھے اور اُن کی جگہ
ملبے کے ڈھیر نظر آتے تھے۔ لیکن اب اُن کی نئے سرے سے
قلعہ بندی ہو گئی ہے اور لوگ اُن میں آباد ہیں۔“ 36 پھر
اردگرد کی جتنی قومیں بچ گئی ہوں گی وہ جان لیں گی کہ مَیں،
رب نے نئے سرے سے وہ کچھ تعمیر کیا ہے جو پہلے ڈھا دیا
گیا تھا، مَیں نے ویران زمین میں دوبارہ پودے لگائے
ہیں۔ یہ میرا، رب کا فرمان ہے، اور مَیں یہ کروں گا بھی۔
37 قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ایک بار پھر مَیں اسرائیلی
قوم کی التجائیں سن کر باشندوں کی تعداد ریوڑ کی طرح بڑھا
دوں گا۔ 38 جس طرح ماضی میں عید کے دن یروشلم میں
ہر طرف قربانی کی بھیڑبکریاں نظر آتی تھیں اُسی طرح ملک
کے شہروں میں دوبارہ ہجوم کے ہجوم نظر آئیں گے۔ تب وہ
جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔“

ہڈیوں سے بھری وادی کی رویا

37 ایک دن رب کا ہاتھ مجھ پر آ ٹھہرا۔ رب نے مجھے
اپنے روح سے باہر لے جا کر ایک کھلی وادی کے بیچ میں
کھڑا کیا۔ وادی ہڈیوں سے بھری تھی۔ 2 اُس نے مجھے اُن
میں سے گزرنے دیا تو مَیں نے دیکھا کہ وادی کی زمین پر
بے شمار ہڈیاں بکھری پڑی ہیں۔ یہ ہڈیاں سراسر سوکھی ہوئی
تھیں۔
3 رب نے مجھ سے پوچھا، ”اے آدم زاد، کیا یہ

ہڈیاں دوبارہ زندہ ہو سکتی ہیں؟“ مَیں نے جواب دیا، ”اے رب قادرِ مطلق، تُو ہی جانتا ہے۔“

4 تب اُس نے فرمایا، ”نبوت کر کے ہڈیوں کو بتا،

’اے سوکھی ہوئی ہڈیو، رب کا کلام سنو! 5 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں تم میں دم ڈالوں گا تو تم دوبارہ زندہ ہو جاؤ گی۔ 6 مَیں تم پر نسیں اور گوشت چڑھا کر سب کچھ جِلد سے ڈھانپ دوں گا۔ مَیں تم میں دم ڈال دوں گا، اور تم زندہ ہو جاؤ گی۔ تب تم جان لو گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘ “

7 مَیں نے ایسا ہی کیا۔ اور جونہی مَیں نبوت کرنے لگا تو شور مچ گیا۔ ہڈیاں کھڑکھڑاتے ہوئے ایک دوسری کے ساتھ جُڑ گئیں، اور ہوتے ہوتے پورے ڈھانچے بن گئے۔ 8 میرے دیکھتے دیکھتے نسیں اور گوشت ڈھانچوں پر چڑھ گیا اور سب کچھ جِلد سے ڈھانپا گیا۔ لیکن اب تک جسموں میں دم نہیں تھا۔

9 پھر رب نے فرمایا، ”اے آدم زاد، نبوت کر کے دم سے مخاطب ہو جا، ’اے دم، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ چاروں طرف سے آ کر مقتولوں پر پھونک مار تاکہ دوبارہ زندہ ہو جائیں۔‘ “

10 مَیں نے ایسا ہی کیا تو مقتولوں میں دم آ گیا، اور وہ زندہ ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔ ایک نہایت بڑی فوج وجود میں آ گئی تھی!

11 تب رب نے فرمایا، ”اے آدم زاد، یہ ہڈیاں اسرائیلی قوم کے تمام افراد ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ’ہماری ہڈیاں سوکھ گئی ہیں، ہماری اُمید جاتی رہی ہے۔ ہم ختم ہی ہو گئے ہیں!‘ 12 چنانچہ نبوت کر کے اُنہیں بتا،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے میری قوم، مَیں تمہاری قبروں کو کھول دوں گا اور تمہیں اُن میں سے نکال کر ملکِ اسرائیل میں واپس لاؤں گا۔ 13 اے میری قوم، جب مَیں تمہاری قبروں کو کھول دوں گا اور تمہیں اُن میں سے نکال لاؤں گا تب تم جان لو گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ 14 مَیں اپنا روح تم میں ڈال دوں گا تو تم زندہ ہو جاؤ گے۔ پھر مَیں تمہیں تمہارے اپنے ملک میں بسا دوں گا۔ تب تم جان لو گے کہ یہ میرا، رب کا فرمان ہے اور مَیں یہ کروں گا بھی۔‘ “

یہوداہ اور اسرائیل متحد ہو جائیں گے

15 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 16 ”اے آدم زاد، لکڑی کا ٹکڑا لے کر اُس پر لکھ دے، ’جنوبی قبیلہ یہوداہ اور جتنے اسرائیلی قبیلے اُس کے ساتھ متحد ہیں۔‘ پھر لکڑی کا ایک اَور ٹکڑا لے کر اُس پر لکھ دے، ’شمالی قبیلہ یوسف یعنی افرائیم اور جتنے اسرائیلی قبیلے اُس کے ساتھ متحد ہیں۔‘ 17 اب لکڑی کے دونوں ٹکڑے ایک دوسرے کے ساتھ یوں جوڑ دے کہ تیرے ہاتھ میں ایک ہو جائیں۔

18 تیرے ہم وطن تجھ سے پوچھیں گے، ’کیا آپ ہمیں اِس کا مطلب نہیں بتائیں گے؟‘ 19 تب اُنہیں بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں یوسف یعنی لکڑی کے مالک افرائیم اور اُس کے ساتھ متحد اسرائیلی قبیلوں کو لے کر یہوداہ کی لکڑی کے ساتھ جوڑ دوں گا۔ میرے ہاتھ میں وہ لکڑی کا ایک ہی ٹکڑا بن جائیں گے۔‘

20 اپنے ہم وطنوں کی موجودگی میں لکڑی کے مذکورہ ٹکڑے ہاتھ میں تھامے رکھ 21 اور ساتھ ساتھ اُنہیں بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں اسرائیلیوں کو اُن قوموں میں سے نکال لاؤں گا جہاں وہ جا بسے ہیں۔ مَیں اُنہیں جمع کر کے اُن کے اپنے ملک میں واپس لاؤں گا۔ 22 وہیں اسرائیل کے پہاڑوں پر مَیں اُنہیں متحد کر کے ایک ہی قوم

بنا دوں گا۔ اُن پر ایک ہی بادشاہ حکومت کرے گا۔ آئندہ وہ نہ کبھی دو قوموں میں تقسیم ہو جائیں گے، نہ دو سلطنتوں میں۔ 23 آئندہ وہ اپنے آپ کو نہ اپنے بتوں یا باقی مکروہ چیزوں سے ناپاک کریں گے، نہ اُن گناہوں سے جو اب تک کرتے آئے ہیں۔ مَیں اُنہیں اُن تمام مقاموں سے نکال کر چھڑاؤں گا جن میں اُنہوں نے گناہ کیا ہے۔ مَیں اُنہیں پاک صاف کروں گا۔ یوں وہ میری قوم ہوں گے اور مَیں اُن کا خدا ہوں گا۔ 24 میرا خادم داؤد اُن کا بادشاہ ہو گا، اُن کا ایک ہی گلہ بان ہو گا۔ تب وہ میری ہدایات کے مطابق زندگی گزاریں گے اور دھیان سے میرے احکام پر عمل کریں گے۔

25 جو ملک مَیں نے اپنے خادم یعقوب کو دیا تھا اور جس میں تمہارے باپ دادا رہتے تھے اُس میں اسرائیلی دوبارہ بسیں گے۔ ہاں، وہ اور اُن کی اولاد ہمیشہ تک اُس میں آباد رہیں گے، اور میرا خادم داؤد ابد تک اُن پر حکومت کرے گا۔ 26 تب مَیں اُن کے ساتھ سلامتی کا عہد باندھوں گا، ایک ایسا عہد جو ہمیشہ تک قائم رہے گا۔ مَیں اُنہیں قائم کر کے اُن کی تعداد بڑھاتا جاؤں گا، اور میرا مقدِس ابد تک اُن کے درمیان رہے گا۔ 27 وہ میری سکونت گاہ کے سائے میں بسیں گے۔ مَیں اُن کا خدا ہوں گا، اور وہ میری قوم ہوں گے۔ 28 جب میرا مقدِس ابد تک اُن کے درمیان ہو گا تو دیگر اقوام جان لیں گی کہ مَیں ہی رب ہوں، کہ اسرائیل کو مقدّس کرنے والا مَیں ہی ہوں۔‘‘

اسرائیل کا دشمن جوج

38 رب مجھ سے ہم کلام ہوا، 2 ’’اے آدم زاد، ملکِ ماجوج کے حکمران جوج کی طرف رخ کر جو مسک اور توبل کا اعلیٰ رئیس ہے۔ اُس کے خلاف نبوت کر کے 3 کہہ،

’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے مسک اور توبل کے اعلیٰ رئیس جوج، اب مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا۔ 4 مَیں تیرے منہ کو پھیر دوں گا، تیرے منہ میں کانٹے ڈال کر تجھے پوری فوج سمیت نکال دوں گا۔ شاندار وردیوں سے آراستہ تیرے تمام گھڑسوار اور فوجی اپنے گھوڑوں سمیت نکل آئیں گے، گو تیری بڑی فوج کے مرد چھوٹی اور بڑی ڈھالیں اُٹھائے پھریں گے، اور ہر ایک تلوار سے لیس ہو گا۔ 5 فارس، ایتھوپیا اور فوط کے مرد بھی فوج میں شامل ہوں گے۔ ہر ایک بڑی ڈھال اور خود سے مسلح ہو گا۔ 6 جُمر اور شمال کے دُوردراز علاقے بیت تُجرمہ کے تمام دستے بھی ساتھ ہوں گے۔ غرض اُس وقت بہت سی قومیں تیرے ساتھ نکلیں گی۔ 7 چنانچہ مستعد ہو جا! جتنے لشکر تیرے ارد گرد جمع ہو گئے ہیں اُن کے ساتھ مل کر خوب تیاریاں کر! اُن کے لئے پہرہ داری کر۔

8 متعدد دنوں کے بعد تجھے ملکِ اسرائیل پر حملہ کرنے کے لئے بلایا جائے گا جسے ابھی جنگ سے چھٹکارا ملا ہو گا اور جس کے جلاوطن دیگر بہت سی قوموں میں سے واپس آ گئے ہوں گے۔ گو اسرائیل کا پہاڑی علاقہ بڑی دیر سے برباد ہوا ہو گا، لیکن اُس وقت اُس کے باشندے جلاوطنی سے واپس آ کر امن و امان سے اُس میں بسیں گے۔

9 تب تُو طوفان کی طرح آگے بڑھے گا، تیرے دستے بادل کی طرح پورے ملک پر چھا جائیں گے۔ تیرے ساتھ بہت سی قومیں ہوں گی۔ 10 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُس وقت تیرے ذہن میں بُرے خیالات ابھر آئیں گے اور تُو شریر منصوبے باندھے گا۔ 11 تُو کہے گا، ’’یہ ملک کھلا ہے، اور اُس کے باشندے آرام اور سکون کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ آؤ، مَیں اُن پر حملہ کروں، کیونکہ

وہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے۔ نہ اُن کی چاردیواری ہے، نہ دروازہ یا کنڈا۔ 12 مَیں اسرائیلیوں کو لُوٹ لوں گا۔ جو شہر پہلے کھنڈرات تھے لیکن اب نئے سرے سے آباد ہوئے ہیں اُن پر مَیں ٹوٹ پڑوں گا۔ جو جلاوطن دیگر اقوام سے واپس آ گئے ہیں اُن کی دولت مَیں چھین لوں گا۔ کیونکہ اُنہیں کافی مال مویشی حاصل ہوئے ہیں، اور اب وہ دنیا کے مرکز میں آ بسے ہیں۔‘‘ 13 سبا، ددان اور ترسیس کے تاجر اور بزرگ پوچھیں گے کہ کیا تُو نے واقعی اپنے فوجیوں کو لُوٹ مار کے لئے اکٹھا کر لیا ہے؟ کیا تُو واقعی سونا چاندی، مال مویشی اور باقی بہت سی دولت چھیننا چاہتا ہے؟‘

14 اے آدم زاد، نبوت کر کے جوج کو بتا، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُس وقت تجھے پتا چلے گا کہ میری قوم اسرائیل سکون سے زندگی گزار رہی ہے، 15 اور تُو دُوردراز شمال کے اپنے ملک سے نکلے گا۔ تیری وسیع اور طاقت ور فوج میں متعدد قومیں شامل ہوں گی، اور سب گھوڑوں پر سوار 16 میری قوم اسرائیل پر دھاوا بول دیں گے۔ وہ اُس پر بادل کی طرح چھا جائیں گے۔ اے جوج، اُن آخری دنوں میں مَیں خود تجھے اپنے ملک پر حملہ کرنے دوں گا تاکہ دیگر اقوام مجھے جان لیں۔ کیونکہ جو کچھ مَیں اُن کے دیکھتے دیکھتے تیرے ساتھ کروں گا اُس سے میرا مقدّس کردار اُن پر ظاہر ہو جائے گا۔ 17 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تُو وہی ہے جس کا ذکر مَیں نے ماضی میں کیا تھا۔ کیونکہ ماضی میں میرے خادم یعنی اسرائیل کے نبی کافی سالوں سے پیش گوئی کرتے رہے کہ مَیں تجھے اسرائیل کے خلاف بھیجوں گا۔

اللہ خود جوج کو تباہ کرے گا

18 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس دن جوج ملکِ اسرائیل پر حملہ کرے گا اُس دن مَیں آگ بگولا ہو جاؤں گا۔ 19 مَیں فرماتا ہوں کہ اُس دن میری غیرت اور شدید قہر یوں بھڑک اُٹھے گا کہ یقیناً ملکِ اسرائیل میں زبردست زلزلہ آئے گا۔ 20 سب میرے سامنے تھرتھرا اُٹھیں گے، خواہ مچھلیاں ہوں یا پرندے، خواہ زمین پر چلنے اور رینگنے والے جانور ہوں یا انسان۔ پہاڑ اُن کی گزرگاہوں سمیت خاک میں ملائے جائیں گے، اور ہر دیوار گر جائے گی۔

21 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ مَیں اپنے تمام پہاڑی علاقے میں جوج کے خلاف تلوار بھیجوں گا۔ تب سب آپس میں لڑنے لگیں گے۔ 22 مَیں اُن میں مہلک بیماریاں اور قتل و غارت پھیلا کر اُن کی عدالت کروں گا۔ ساتھ ساتھ میں موسلا دھار بارش، اولے، آگ اور گندھک جوج اور اُس کی بین الاقوامی فوج پر برسا دوں گا۔ 23 یوں مَیں اپنا عظیم اور مقدّس کردار متعدد قوموں پر ظاہر کروں گا، اُن کے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کا اظہار کروں گا۔ تب وہ جان لیں گی کہ مَیں ہی رب ہوں۔‘

39 اے آدم زاد، جوج کے خلاف نبوت کر کے کہہ، ’رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے مسک اور توبل کے اعلیٰ رئیس جوج، اب مَیں تجھ سے نپٹ لوں گا۔ 2 مَیں تیرا منہ پھیر دوں گا اور تجھے شمال کے دُوردراز علاقے سے گھسیٹ کر اسرائیل کے پہاڑوں پر لاؤں گا۔ 3 وہاں مَیں تیرے بائیں ہاتھ سے کمان ہٹاؤں گا اور تیرے دائیں ہاتھ سے تیر گرا دوں گا۔ 4 اسرائیل کے پہاڑوں پر ہی تُو اپنے تمام بین الاقوامی فوجیوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ مَیں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور درندوں کو کھلا دوں گا۔ 5 کیونکہ تیری لاش کھلے میدان میں گر کر پڑی رہے گی۔ یہ

میرا، رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔
6 مَیں ماجوج پر اور اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے والے
ساحلی علاقوں پر آگ بھیجوں گا۔ تب وہ جان لیں گے کہ
مَیں ہی رب ہوں۔ 7 اپنی قوم اسرائیل کے درمیان ہی
مَیں اپنا مقدّس نام ظاہر کروں گا۔ آئندہ مَیں اپنے مقدّس
نام کی بے حرمتی برداشت نہیں کروں گا۔ تب اقوام جان
لیں گی کہ مَیں رب اور اسرائیل کا قدوس ہوں۔ 8 رب
قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہ سب کچھ ہونے والا ہے، یہ ضرور
پیش آئے گا! وہی دن ہے جس کا ذکر مَیں کر چکا ہوں۔

جوج اور اُس کی فوج کی تدفین

9 پھر اسرائیلی شہروں کے باشندے میدانِ جنگ میں
جا کر دشمن کے اسلحہ کو ایندھن کے لئے جمع کریں گے۔ اِتنی
چھوٹی اور بڑی ڈھالیں، کمان، تیر، لاٹھیاں اور نیزے
اکٹھے ہو جائیں گے کہ سات سال تک کسی اَور ایندھن کی
ضرورت نہیں ہو گی۔ 10 اسرائیلیوں کو کھلے میدان میں لکڑی
چننے یا جنگل میں درخت کاٹنے کی ضرورت نہیں ہو گی،
کیونکہ وہ یہ ہتھیار ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے۔
اب وہ اُنہیں لُوٹیں گے جنہوں نے اُنہیں لُوٹ لیا تھا، وہ
اُن سے مال مویشی چھین لیں گے جنہوں نے اُن سے
سب کچھ چھین لیا تھا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔
11 اُس دن مَیں اسرائیل میں جوج کے لئے قبرستان
مقرر کروں گا۔ یہ قبرستان وادیٔ عباریم* میں ہو گا جو
بحیرۂ مردار کے مشرق میں ہے۔ جوج کے ساتھ اُس کی
تمام فوج بھی دفن ہو گی، اِس لئے مسافر آئندہ اُس میں
سے نہیں گزر سکیں گے۔ تب وہ جگہ وادیٔ ہمون جوج**
بھی کہلائے گی۔ 12 جب اسرائیلی تمام لاشیں دفنا کر ملک کو
پاک صاف کریں گے تو سات مہینے لگیں گے۔ 13 تمام
اُمت اِس کام میں مصروف رہے گی۔ رب قادرِ مطلق فرماتا
ہے کہ جس دن مَیں دنیا پر اپنا جلال ظاہر کروں گا اُس دن
یہ اُن کے لئے شہرت کا باعث ہو گا۔
14 سات مہینوں کے بعد کچھ آدمیوں کو الگ کر کے
کہا جائے گا کہ پورے ملک میں سے گزر کر معلوم کریں کہ
ابھی کہاں کہاں لاشیں پڑی ہیں۔ کیونکہ لازم ہے کہ سب
دفن ہو جائیں تاکہ ملک دوبارہ پاک صاف ہو جائے۔
15 جہاں کہیں کوئی لاش نظر آئے اُس جگہ کی وہ نشاندہی
کریں گے تاکہ دفنانے والے اُسے وادیٔ ہمون جوج میں
لے جا کر دفن کریں۔ 16 یوں ملک کو پاک صاف کیا
جائے گا۔ اُس وقت سے اسرائیل کے ایک شہر کا نام
ہمونہ* کہلائے گا۔‘
17 اے آدم زاد، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ ہر قسم
کے پرندے اور درندے بلا کر کہہ، ’آؤ، اِدھر جمع ہو جاؤ!
چاروں طرف سے آ کر اسرائیل کے پہاڑی علاقے میں جمع
ہو جاؤ! کیونکہ یہاں مَیں تمہارے لئے قربانی کی زبردست
ضیافت تیار کر رہا ہوں۔ یہاں تمہیں گوشت کھانے اور خون
پینے کا سنہرا موقع ملے گا۔ 18 تم سورماؤں کا گوشت اور دنیا
کے حکمرانوں کا خون پیو گے۔ سب بسن کے موٹے تازے
مینڈھوں، بھیڑ کے بچوں، بکروں اور بیلوں جیسے مزے دار
ہوں گے۔ 19 کیونکہ جو قربانی مَیں تمہارے لئے تیار کر رہا
ہوں اُس کی چربی تم جی بھر کر کھاؤ گے، اُس کا خون پی پی
کر مست ہو جاؤ گے۔ 20 رب فرماتا ہے کہ تم میری میز
پر بیٹھ کر گھوڑوں اور گھڑسواروں، سورماؤں اور ہر قسم کے
فوجیوں سے سیر ہو جاؤ گے۔‘

* گزرنے والوں کی وادی۔ **جوج کے فوجی ہجوم کی وادی

*ہجوم یعنی جوج کے

رب اپنی قوم واپس لائے گا

21 یوں مَیں دیگر اقوام پر اپنا جلال ظاہر کروں گا۔
کیونکہ جب مَیں جوج اور اُس کی فوج کی عدالت کر کے
اُن سے نپٹ لوں گا تو تمام اقوام اِس کی گواہ ہوں گی۔
22 تب اسرائیلی قوم ہمیشہ کے لئے جان لے گی کہ مَیں
رب اُس کا خدا ہوں۔ 23 اور دیگر اقوام جان لیں گی کہ
اسرائیلی اپنے گناہوں کے سبب سے جلاوطن ہوئے۔ وہ
جان لیں گی کہ چونکہ اسرائیلی مجھ سے بے وفا ہوئے، اِسی
لئے مَیں نے اپنا منہ اُن سے چھپا کر اُنہیں اُن کے
دشمنوں کے حوالے کر دیا، اِسی لئے وہ سب تلوار کی زد میں آ
کر ہلاک ہوئے۔ 24 کیونکہ مَیں نے اُنہیں اُن کی ناپاکی
اور جرائم کا مناسب بدلہ دے کر اپنا چہرہ اُن سے چھپا لیا
تھا۔

25 چنانچہ رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اب مَیں
یعقوب کی اولاد کو بحال کر کے تمام اسرائیلی قوم پر ترس
کھاؤں گا۔ اب مَیں بڑی غیرت سے اپنے مقدّس نام کا
دفاع کروں گا۔ 26 جب اسرائیلی سکون سے اور خوف
کھائے بغیر اپنے ملک میں رہیں گے تو وہ اپنی رُسوائی اور
میرے ساتھ بے وفائی کا اعتراف کریں گے۔ 27 مَیں
اُنہیں دیگر اقوام اور اُن کے دشمنوں کے ممالک میں سے
جمع کر کے اُنہیں واپس لاؤں گا اور یوں اُن کے ذریعے
اپنا مقدّس کردار متعدد اقوام پر ظاہر کروں گا۔ 28 تب وہ
جان لیں گے کہ مَیں ہی رب ہوں۔ کیونکہ اُنہیں اقوام میں
جلاوطن کرنے کے بعد مَیں اُنہیں اُن کے اپنے ہی ملک میں
دوبارہ جمع کروں گا۔ ایک بھی پیچھے نہیں چھوڑا جائے گا۔
29 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آئندہ مَیں اپنا چہرہ اُن
سے نہیں چھپاؤں گا۔ کیونکہ مَیں اپنا روح اسرائیلی قوم پر
انڈیل دوں گا۔“

رب کے نئے گھر کی رویا

40 ہماری جلاوطنی کے 25ویں سال میں رب کا ہاتھ مجھ
پر آ ٹھہرا اور وہ مجھے یروشلم لے گیا۔ مہینے کا دسواں دن*
تھا۔ اُس وقت یروشلم کو دشمن کے قبضے میں آئے 14 سال ہو
گئے تھے۔ 2 الٰہی رویاؤں میں اللہ نے مجھے ملکِ اسرائیل
کے ایک نہایت بلند پہاڑ پر پہنچایا۔ پہاڑ کے جنوب میں
مجھے ایک شہر سا نظر آیا۔ 3 اللہ مجھے شہر کے قریب لے گیا تو
مَیں نے شہر کے دروازے میں کھڑے ایک آدمی کو دیکھا جو
پیتل کا بنا ہوا لگ رہا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں کتان کی رسی
اور فیتہ تھا۔ 4 اُس نے مجھ سے کہا، ”اے آدم زاد، دھیان
سے دیکھ، غور سے سن! جو کچھ بھی مَیں تجھے دکھاؤں گا، اُس
پر توجہ دے۔ کیونکہ تجھے اِسی لئے یہاں لایا گیا ہے کہ مَیں
تجھے یہ دکھاؤں۔ جو کچھ بھی تُو دیکھے اُسے اسرائیلی قوم کو سنا
دے!“

رب کے گھر کے بیرونی صحن کا مشرقی دروازہ

5 مَیں نے دیکھا کہ رب کے گھر کا صحن چاردیواری
سے گھرا ہوا ہے۔ جو فیتہ میرے راہنما کے ہاتھ میں تھا
اُس کی لمبائی ساڑھے 10 فٹ تھی۔ اِس کے ذریعے اُس
نے چاردیواری کو ناپ لیا۔ دیوار کی موٹائی اور لمبائی دونوں
ساڑھے دس دس فٹ تھی۔

6 پھر میرا راہنما مشرقی دروازے کے پاس پہنچانے
والی سیڑھی پر چڑھ کر دروازے کی دہلیز پر رک گیا۔ جب
اُس نے اُس کی پیمائش کی تو اُس کی گہرائی ساڑھے 10
فٹ نکلی۔

7 جب وہ دروازے میں کھڑا ہوا تو دائیں اور بائیں
طرف پہرے داروں کے تین تین کمرے نظر آئے۔ ہر کمرے

*28 اپریل

کی لمبائی اور چوڑائی ساڑھے دس دس فٹ تھی۔ کمروں کے درمیان کی دیوار پونے نو فٹ موٹی تھی۔ اِن کمروں کے بعد ایک اَور دہلیز تھی جو ساڑھے 10 فٹ گہری تھی۔ اُس پر سے گزر کر ہم دروازے سے ملحق ایک برآمدے میں آئے جس کا رخ رب کے گھر کی طرف تھا۔ **8** میرے راہنما نے برآمدے کی پیمائش کی **9** تو پتا چلا کہ اُس کی لمبائی 14 فٹ ہے۔ دروازے کے ستون نما بازو ساڑھے 3 فٹ موٹے تھے۔ برآمدے کا رخ رب کے گھر کی طرف تھا۔ **10** پہرے داروں کے مذکورہ کمرے سب ایک جیسے بڑے تھے، اور اُن کے درمیان والی دیواریں سب ایک جیسی موٹی تھیں۔

11 اِس کے بعد اُس نے دروازے کی گزرگاہ کی چوڑائی ناپی۔ یہ مل ملا کر پونے 23 فٹ تھی، البتہ جب کواڑ کھلے تھے تو اُن کے درمیان کا فاصلہ ساڑھے 17 فٹ تھا۔ **12** پہرے داروں کے ہر کمرے کے سامنے ایک چھوٹی سی دیوار تھی جس کی اونچائی 21 انچ تھی جبکہ ہر کمرے کی لمبائی اور اونچائی ساڑھے دس دس فٹ تھی۔ **13** پھر میرے راہنما نے وہ فاصلہ ناپا جو اِن کمروں میں سے ایک کی پچھلی دیوار سے لے کر اُس کے مقابل کے کمرے کی پچھلی دیوار تک تھا۔ معلوم ہوا کہ پونے 44 فٹ ہے۔

14 صحن میں دروازے سے ملحق وہ برآمدہ تھا جس کا رخ رب کے گھر کی طرف تھا۔ اُس کی چوڑائی 33 فٹ تھی۔* **15** جو باہر سے دروازے میں داخل ہوتا تھا وہ ساڑھے 87 فٹ کے بعد ہی صحن میں پہنچتا تھا۔

16 پہرے داروں کے تمام کمروں میں چھوٹی کھڑکیاں تھیں۔ کچھ بیرونی دیوار میں تھیں، کچھ کمروں کے درمیان کی دیواروں میں۔ دروازے کے ستون نما بازوؤں میں کھجور کے درخت منقّش تھے۔

*عبرانی متن میں اِس آیت کا مطلب غیرواضح ہے۔

رب کے گھر کا بیرونی صحن

17 پھر میرا راہنما دروازے میں سے گزر کر مجھے رب کے گھر کے بیرونی صحن میں لایا۔ چاردیواری کے ساتھ ساتھ 30 کمرے بنائے گئے تھے جن کے سامنے پتھر کا فرش تھا۔ **18** یہ فرش چاردیواری کے ساتھ ساتھ تھا۔ جہاں دروازوں کی گزرگاہیں تھیں وہاں فرش اُن کی دیواروں سے لگتا تھا۔ جتنا لمبا اِن گزرگاہوں کا وہ حصہ تھا جو صحن میں تھا اُتنا ہی چوڑا فرش بھی تھا۔ یہ فرش اندرونی صحن کی نسبت نیچا تھا۔

19 بیرونی اور اندرونی صحنوں کے درمیان بھی دروازہ تھا۔ یہ بیرونی دروازے کے مقابل تھا۔ جب میرے راہنما نے دونوں دروازوں کا درمیانی فاصلہ ناپا تو معلوم ہوا کہ 175 فٹ ہے۔

بیرونی صحن کا شمالی دروازہ

20 اِس کے بعد اُس نے چاردیواری کے شمالی دروازے کی پیمائش کی۔

21 اِس دروازے میں بھی دائیں اور بائیں طرف تین تین کمرے تھے جو مشرقی دروازے کے کمروں جتنے بڑے تھے۔ اُس میں سے گزر کر ہم وہاں بھی دروازے سے ملحق برآمدے میں آئے جس کا رخ رب کے گھر کی طرف تھا۔ اُس کی اور اُس کے ستون نما بازوؤں کی لمبائی اور چوڑائی اُتنی ہی تھی جتنی مشرقی دروازے کے برآمدے اور اُس کے ستون نما بازوؤں کی تھی۔ گزرگاہ کی پوری لمبائی ساڑھے 87 فٹ تھی۔ جب میرے راہنما نے وہ فاصلہ ناپا جو پہرے داروں کے کمروں میں سے ایک کی پچھلی دیوار سے لے کر اُس کے مقابل کے کمرے کی پچھلی دیوار تک تھا تو معلوم ہوا کہ پونے 44 فٹ ہے۔ **22** دروازے

سے ملحق برآمدہ، کھڑکیاں اور کندہ کئے گئے کھجور کے درخت
اُسی طرح بنائے گئے تھے جس طرح مشرقی دروازے میں۔
باہر ایک سیڑھی دروازے تک پہنچاتی تھی جس کے سات
قدمچے تھے۔ مشرقی دروازے کی طرح شمالی دروازے کے
اندرونی سرے کے ساتھ ایک برآمدہ ملحق تھا جس سے ہو کر
انسان صحن میں پہنچتا تھا۔
23 مشرقی دروازے کی طرح اِس دروازے کے
مقابل بھی اندرونی صحن میں پہنچانے والا دروازہ تھا۔ دونوں
دروازوں کا درمیانی فاصلہ 175 فٹ تھا۔

بیرونی صحن کا جنوبی دروازہ

24 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے باہر لے گیا۔ چلتے
چلتے ہم جنوبی چاردیواری کے پاس پہنچے۔ وہاں بھی دروازہ
نظر آیا۔ اُس میں سے گزر کر ہم وہاں بھی دروازے سے
ملحق برآمدے میں آئے جس کا رخ رب کے گھر کی طرف
تھا۔ یہ برآمدہ دروازے کے ستون نما بازوؤں سمیت دیگر
دروازوں کے برآمدے جتنا بڑا تھا۔ **25** دروازے اور
برآمدے کی کھڑکیاں بھی دیگر کھڑکیوں کی مانند تھیں۔ گزرگاہ
کی پوری لمبائی ساڑھے 87 فٹ تھی۔ جب اُس نے وہ
فاصلہ ناپا جو پہرے داروں کے کمروں میں سے ایک کی
پچھلی دیوار سے لے کر اُس کے مقابل کے کمرے کی پچھلی
دیوار تک تھا تو معلوم ہوا کہ پونے 44 فٹ ہے۔ **26** باہر
ایک سیڑھی دروازے تک پہنچاتی تھی جس کے سات قدمچے
تھے۔ دیگر دروازوں کی طرح جنوبی دروازے کے اندرونی
سرے کے ساتھ برآمدہ ملحق تھا جس سے ہو کر انسان صحن
میں پہنچتا تھا۔ برآمدے کے دونوں ستون نما بازوؤں پر کھجور
کے درخت کندہ کئے گئے تھے۔
27 اِس دروازے کے مقابل بھی اندرونی صحن میں
پہنچانے والا دروازہ تھا۔ دونوں دروازوں کا درمیانی فاصلہ
175 فٹ تھا۔

اندرونی صحن کا جنوبی دروازہ

28 پھر میرا راہنما جنوبی دروازے میں سے گزر کر
مجھے اندرونی صحن میں لایا۔ جب اُس نے وہاں کا دروازہ
ناپا تو معلوم ہوا کہ وہ بیرونی دروازوں کی مانند ہے۔
30-29 پہرے داروں کے کمرے، برآمدہ اور اُس کے
ستون نما بازو سب پیمائش کے حساب سے دیگر دروازوں کی
مانند تھے۔ اِس دروازے اور اِس کے ساتھ ملحق برآمدے
میں بھی کھڑکیاں تھیں۔ گزرگاہ کی پوری لمبائی ساڑھے
87 فٹ تھی۔ جب میرے راہنما نے وہ فاصلہ ناپا جو
پہرے داروں کے کمرے میں سے ایک کی پچھلی دیوار سے
لے کر اُس کے مقابل کے کمرے کی پچھلی دیوار تک تھا تو
معلوم ہوا کہ پونے 44 فٹ ہے۔ **31** لیکن اُس کے
برآمدے کا رخ بیرونی صحن کی طرف تھا۔ اُس میں پہنچنے کے
لئے ایک سیڑھی بنائی گئی تھی جس کے آٹھ قدمچے تھے۔
دروازے کے ستون نما بازوؤں پر کھجور کے درخت کندہ
کئے گئے تھے۔

اندرونی صحن کا مشرقی دروازہ

32 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے مشرقی دروازے
سے ہو کر اندرونی صحن میں لایا۔ جب اُس نے یہ دروازہ
ناپا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی دیگر دروازوں جتنا بڑا ہے۔
33 پہرے داروں کے کمرے، دروازے کے ستون نما بازو
اور برآمدہ پیمائش کے حساب سے دیگر دروازوں کی مانند
تھے۔ یہاں بھی دروازے اور برآمدے میں کھڑکیاں لگی
تھیں۔ گزرگاہ کی لمبائی ساڑھے 87 فٹ اور چوڑائی پونے

44 فٹ تھی۔ **34** اِس دروازے کے برآمدے کا رخ بھی بیرونی صحن کی طرف تھا۔ دروازے کے ستون نما بازوؤں پر کھجور کے درخت کندہ کئے گئے تھے۔ برآمدے میں پہنچنے کے لئے ایک سیڑھی بنائی گئی تھی جس کے آٹھ قدمچے تھے۔

اندرونی صحن کا شمالی دروازہ

35 پھر میرا راہنما مجھے شمالی دروازے کے پاس لایا۔ اُس کی پیمائش کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بھی دیگر دروازوں جتنا بڑا ہے۔ **36** پہرے داروں کے کمرے، ستون نما بازو، برآمدہ اور دیواروں میں کھڑکیاں بھی دوسرے دروازوں کی مانند تھیں۔ گزرگاہ کی لمبائی ساڑھے 87 فٹ اور چوڑائی پونے 44 فٹ تھی۔ **37** اُس کے برآمدے کا رخ بھی بیرونی صحن کی طرف تھا۔ دروازے کے ستون نما بازوؤں پر کھجور کے درخت کندہ کئے گئے تھے۔ اُس میں پہنچنے کے لئے ایک سیڑھی بنائی گئی تھی جس کے آٹھ قدمچے تھے۔

اندرونی شمالی دروازے کے پاس ذبح کا بندوبست

38 اندرونی شمالی دروازے کے برآمدے میں دروازہ تھا جس میں سے گزر کر انسان اُس کمرے میں داخل ہوتا تھا جہاں اُن ذبح کئے ہوئے جانوروں کو دھویا جاتا تھا جنہیں بھسم کرنا ہوتا تھا۔ **39** برآمدے میں چار میزیں تھیں، کمرے کے دونوں طرف دو دو میزیں۔ اِن میزوں پر اُن جانوروں کو ذبح کیا جاتا تھا جو بھسم ہونے والی قربانیوں، گناہ کی قربانیوں اور قصور کی قربانیوں کے لئے مخصوص تھے۔ **40** اِس برآمدے سے باہر مزید چار ایسی میزیں تھیں، دو ایک طرف اور دو دوسری طرف۔ **41** ملا کر آٹھ میزیں تھیں جن پر قربانیوں کے جانور ذبح کئے جاتے تھے۔ چار برآمدے کے اندر اور چار اُس سے باہر کے صحن میں تھیں۔

42 برآمدے کی چار میزیں تراشے ہوئے پتھر سے بنائی گئی تھیں۔ ہر ایک کی لمبائی اور چوڑائی ساڑھے 31 انچ اور اونچائی 21 انچ تھی۔ اُن پر وہ تمام آلات پڑے تھے جو جانوروں کو بھسم ہونے والی قربانی اور باقی قربانیوں کے لئے تیار کرنے کے لئے درکار تھے۔ **43** جانوروں کا گوشت اِن میزوں پر رکھا جاتا تھا۔ اردگرد کی دیواروں میں تین تین انچ لمبی ہکیں لگی تھیں۔

44 پھر ہم اندرونی صحن میں داخل ہوئے۔ وہاں شمالی دروازے کے ساتھ ایک کمرا ملحق تھا جو اندرونی صحن کی طرف کھلا تھا اور جس کا رخ جنوب کی طرف تھا۔ جنوبی دروازے کے ساتھ بھی ایسا کمرا تھا۔ اُس کا رخ شمال کی طرف تھا۔ **45** میرے راہنما نے مجھ سے کہا، ”جس کمرے کا رخ جنوب کی طرف ہے وہ اُن اماموں کے لئے ہے جو رب کے گھر کی دیکھ بھال کرتے ہیں، **46** جبکہ جس کمرے کا رخ شمال کی طرف ہے وہ اُن اماموں کے لئے ہے جو قربان گاہ کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ تمام امام صدوق کی اولاد ہیں۔ لاوی کے قبیلے میں سے صرف اُنہی کو رب کے حضور آ کر اُس کی خدمت کرنے کی اجازت ہے۔“

اندرونی صحن اور رب کا گھر

47 میرے راہنما نے اندرونی صحن کی پیمائش کی۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی 175 فٹ تھی۔ قربان گاہ اِس صحن میں رب کے گھر کے سامنے ہی تھی۔ **48** پھر اُس نے مجھے رب کے گھر کے برآمدے میں لے جا کر دروازے کے ستون نما بازوؤں کی پیمائش کی۔ معلوم ہوا کہ یہ پونے 9 فٹ موٹے ہیں۔ دروازے کی چوڑائی ساڑھے 24 فٹ تھی جبکہ دائیں بائیں کی دیواروں کی لمبائی سوا پانچ پانچ فٹ

تھی۔ **49** چنانچہ برآمدے کی پوری چوڑائی 35 اور لمبائی 21 فٹ تھی۔ اُس میں داخل ہونے کے لئے دس قدموں والی سیڑھی بنائی گئی تھی۔ دروازے کے دونوں ستون نما بازوؤں کے ساتھ ساتھ ایک ایک ستون کھڑا کیا گیا تھا۔

41 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے رب کے گھر کے پہلے کمرے یعنی 'مُقدّس کمرا' میں لے گیا۔ اُس نے دروازے کے ستون نما بازو ناپے تو معلوم ہوا کہ ساڑھے دس دس فٹ موٹے ہیں۔ **2** دروازے کی چوڑائی ساڑھے 17 فٹ تھی، اور دائیں بائیں کی دیواریں پونے نو نو فٹ لمبی تھیں۔ کمرے کی پوری لمبائی 70 فٹ اور چوڑائی 35 فٹ تھی۔

3 پھر وہ آگے بڑھ کر سب سے اندرونی کمرے میں داخل ہوا۔ اُس نے دروازے کے ستون نما بازوؤں کی پیمائش کی تو معلوم ہوا کہ ساڑھے تین تین فٹ موٹے ہیں۔ دروازے کی چوڑائی ساڑھے 10 فٹ تھی، اور دائیں بائیں کی دیواریں سوا بارہ بارہ فٹ لمبی تھیں۔ **4** اندرونی کمرے کی لمبائی اور چوڑائی دونوں 35، 35 فٹ تھیں۔ وہ بولا، ''یہ مُقدّس ترین کمرا ہے۔''

رب کے گھر سے مُلحق کمرے

5 پھر اُس نے رب کے گھر کی بیرونی دیوار ناپی۔ اُس کی موٹائی ساڑھے 10 فٹ تھی۔ دیوار کے ساتھ ساتھ کمرے تعمیر کئے گئے تھے۔ ہر کمرے کی چوڑائی 7 فٹ تھی۔ **6** کمروں کی تین منزلیں تھیں، کُل 30 کمرے تھے۔ رب کے گھر کی بیرونی دیوار دوسری منزل پر پہلی منزل کی نسبت کم موٹی اور تیسری منزل پر دوسری منزل کی نسبت کم موٹی تھی۔ نتیجتاً ہر منزل کا وزن اُس کی بیرونی دیوار پر تھا اور ضرورت نہیں تھی کہ اِس دیوار میں بیم لگائیں۔ **7** چنانچہ دوسری منزل پہلی کی نسبت چوڑی اور تیسری دوسری کی نسبت چوڑی تھی۔ ایک سیڑھی نچلی منزل سے دوسری اور تیسری منزل تک پہنچاتی تھی۔

8-11 اِن کمروں کی بیرونی دیوار پونے 9 فٹ موٹی تھی۔ جو کمرے رب کے گھر کی شمالی دیوار میں تھے اُن میں داخل ہونے کا ایک دروازہ تھا، اور اِسی طرح جنوبی کمروں میں داخل ہونے کا ایک دروازہ تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ رب کا گھر ایک چبوترے پر تعمیر ہوا ہے۔ اِس کا جتنا حصہ اُس کے ارد گرد نظر آتا تھا وہ پونے 9 فٹ چوڑا اور ساڑھے 10 فٹ اونچا تھا۔ رب کے گھر کی بیرونی دیوار سے مُلحق کمرے اِس پر بنائے گئے تھے۔ اِس چبوترے اور اماموں سے مستعمل مکانوں کے درمیان کھلی جگہ تھی جس کا فاصلہ 35 فٹ تھا۔ یہ کھلی جگہ رب کے گھر کے چاروں طرف نظر آتی تھی۔

مغرب میں عمارت

12 اِس کھلی جگہ کے مغرب میں ایک عمارت تھی جو ساڑھے 157 فٹ لمبی اور ساڑھے 122 فٹ چوڑی تھی۔ اُس کی دیواریں چاروں طرف پونے نو نو فٹ موٹی تھیں۔

رب کے گھر کی بیرونی پیمائش

13 پھر میرے راہنما نے باہر سے رب کے گھر کی پیمائش کی۔ اُس کی لمبائی 175 فٹ تھی۔ رب کے گھر کی پچھلی دیوار سے مغربی عمارت تک کا فاصلہ بھی 175 فٹ تھا۔ **14** پھر اُس نے رب کے گھر کے سامنے والی یعنی مشرقی دیوار شمال اور جنوب میں کھلی جگہ سمیت کی پیمائش کی۔ معلوم ہوا کہ اُس کا فاصلہ بھی 175 فٹ ہے۔ **15** اُس نے مغرب میں اُس عمارت کی لمبائی ناپی جو رب کے گھر

کے پیچھے تھی۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی دونوں پہلوؤں کی گزرگاہوں سمیت 175 فٹ لمبی ہے۔

رب کے گھر کا اندرونی حصہ

رب کے گھر کے برآمدے، مقدّس کمرے اور مقدّس ترین کمرے کی دیواروں پر **16** فرش سے لے کر کھڑکیوں تک لکڑی کے تختے لگائے گئے تھے۔ اِن کھڑکیوں کو بند کیا جا سکتا تھا۔

17 رب کے گھر کی اندرونی دیواروں پر دروازوں کے اوپر تک تصویریں کندہ کی گئی تھیں۔ **18** کھجور کے درختوں اور کروبی فرشتوں کی تصویریں باری باری نظر آتی تھیں۔ ہر فرشتے کے دو چہرے تھے۔ **19** انسان کا چہرہ ایک طرف کے درخت کی طرف دیکھتا تھا جبکہ شیرِ ببر کا چہرہ دوسری طرف کے درخت کی طرف دیکھتا تھا۔ یہ درخت اور کروبی پوری دیوار پر باری باری منقّش کئے گئے تھے، **20** فرش سے لے کر دروازوں کے اوپر تک۔ **21** مقدّس کمرے میں داخل ہونے والے دروازے کے دونوں بازو مربع تھے۔

لکڑی کی قربان گاہ

مقدّس ترین کمرے کے دروازے کے سامنے **22** لکڑی کی قربان گاہ نظر آئی۔ اُس کی اونچائی سوا 5 فٹ اور چوڑائی ساڑھے تین فٹ تھی۔ اُس کے کونے، پایہ اور چاروں پہلو لکڑی سے بنے تھے۔ اُس نے مجھ سے کہا، ”یہ وہی میز ہے جو رب کے حضور رہتی ہے۔“

دروازے

23 مقدّس کمرے میں داخل ہونے کا ایک دروازہ تھا اور مقدّس ترین کمرے کا ایک۔ **24** ہر دروازے کے دو کواڑ تھے، وہ درمیان میں سے کھلتے تھے۔ **25** دیواروں کی طرح مقدّس کمرے کے دروازے پر بھی کھجور کے درخت اور کروبی فرشتے کندہ کئے گئے تھے۔ اور برآمدے کے باہر والے دروازے کے اوپر لکڑی کی چھوٹی سی چھت بنائی گئی تھی۔

26 برآمدے کے دونوں طرف کھڑکیاں تھیں، اور دیواروں پر کھجور کے درخت کندہ کئے گئے تھے۔

اماموں کے لئے مخصوص کمرے

42 اِس کے بعد ہم دوبارہ بیرونی صحن میں آئے۔ میرا راہنما مجھے رب کے گھر کے شمال میں واقع ایک عمارت کے پاس لے گیا جو رب کے گھر کے پیچھے یعنی مغرب میں واقع عمارت کے مقابل تھی۔ **2** یہ عمارت 175 فٹ لمبی اور ساڑھے 87 فٹ چوڑی تھی۔

3 اُس کا رخ اندرونی صحن کی اُس کھلی جگہ کی طرف تھا جو 35 فٹ چوڑی تھی۔ دوسرا رخ بیرونی صحن کے پکے فرش کی طرف تھا۔

مکان کی تین منزلیں تھیں۔ دوسری منزل پہلی کی نسبت کم چوڑی اور تیسری دوسری کی نسبت کم چوڑی تھی۔

4 مکان کے شمالی پہلو میں ایک گزرگاہ تھی جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک لے جاتی تھی۔ اُس کی لمبائی 175 فٹ اور چوڑائی ساڑھے 17 فٹ تھی۔ کمروں کے دروازے سب شمال کی طرف کھلتے تھے۔ **6-5** دوسری منزل کے کمرے پہلی منزل کی نسبت کم چوڑے تھے تاکہ اُن کے سامنے ٹیرس ہو۔ اِسی طرح تیسری منزل کے کمرے دوسری کی نسبت کم چوڑے تھے۔ اِس عمارت میں صحن کی دوسری عمارتوں کی طرح ستون نہیں تھے۔

7 کمروں کے سامنے ایک بیرونی دیوار تھی جو اُنہیں بیرونی صحن سے الگ کرتی تھی۔ اُس کی لمبائی ساڑھے 87 فٹ تھی، 8 کیونکہ بیرونی صحن کی طرف کمروں کی مل ملا کر لمبائی ساڑھے 87 فٹ تھی اگرچہ پوری دیوار کی لمبائی 175 فٹ تھی۔ 9 بیرونی صحن سے اِس عمارت میں داخل ہونے کے لئے مشرق کی طرف سے آنا پڑتا تھا۔ وہاں ایک دروازہ تھا۔

10 رب کے گھر کے جنوب میں اُس جیسی ایک اَور عمارت تھی جو رب کے گھر کے پیچھے والی یعنی مغربی عمارت کے مقابل تھی۔ 11 اُس کے کمروں کے سامنے بھی مذکورہ شمالی عمارت جیسی گزرگاہ تھی۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی، ڈیزائن اور دروازے، غرض سب کچھ شمالی مکان کی مانند تھا۔ 12 کمروں کے دروازے جنوب کی طرف تھے، اور اُن کے سامنے بھی ایک حفاظتی دیوار تھی۔ بیرونی صحن سے اِس عمارت میں داخل ہونے کے لئے مشرق سے آنا پڑتا تھا۔ اُس کا دروازہ بھی گزرگاہ کے شروع میں تھا۔

13 اُس آدمی نے مجھ سے کہا، ”یہ دونوں عمارتیں مقدّس ہیں۔ جو امام رب کے حضور آتے ہیں وہ اِنہی میں مقدّس ترین قربانیاں کھاتے ہیں۔ چونکہ یہ کمرے مقدّس ہیں اِس لئے امام اِن میں مقدّس ترین قربانیاں رکھیں گے، خواہ غلہ، گناہ یا قصور کی قربانیاں کیوں نہ ہوں۔ 14 جو امام مقدِس سے نکل کر بیرونی صحن میں جانا چاہیں اُنہیں اِن کمروں میں وہ مقدّس لباس اُتار کر چھوڑنا ہے جو اُنہوں نے رب کی خدمت کرتے وقت پہنے ہوئے تھے۔ لازم ہے کہ وہ پہلے اپنے کپڑے بدلیں، پھر ہی وہاں جائیں جہاں باقی لوگ جمع ہوتے ہیں۔“

باہر سے رب کے گھر کی چاردیواری کی پیمائش

15 رب کے گھر کے احاطے میں سب کچھ ناپنے کے بعد میرا راہنما مجھے مشرقی دروازے سے باہر لے گیا اور باہر سے چاردیواری کی پیمائش کرنے لگا۔ 16-20 فیتے سے پہلے مشرقی دیوار ناپی، پھر شمالی، جنوبی اور مغربی دیوار۔ ہر دیوار کی لمبائی 875 فٹ تھی۔ اِس چاردیواری کا مقصد یہ تھا کہ جو کچھ مقدّس ہے وہ اُس سے الگ کیا جائے جو مقدّس نہیں ہے۔

رب اپنے گھر میں واپس آ جاتا ہے

43 میرا راہنما مجھے دوبارہ رب کے گھر کے مشرقی دروازے کے پاس لے گیا۔ 2 اچانک اسرائیل کے خدا کا جلال مشرق سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ زبردست آبشار کا سا شور سنائی دیا، اور زمین اُس کے جلال سے چمک رہی تھی۔ 3 رب مجھ پر یوں ظاہر ہوا جس طرح دیگر رویاؤں میں، پہلے دریائے کبار کے کنارے اور پھر اُس وقت جب وہ یروشلم کو تباہ کرنے آیا تھا۔

مَیں منہ کے بل گر گیا۔ 4 رب کا جلال مشرقی دروازے میں سے رب کے گھر میں داخل ہوا۔ 5 پھر اللہ کا روح مجھے اُٹھا کر اندرونی صحن میں لے گیا۔ وہاں مَیں نے دیکھا کہ پورا گھر رب کے جلال سے معمور ہے۔

6 میرے پاس کھڑے آدمی کی موجودگی میں کوئی رب کے گھر میں سے مجھ سے مخاطب ہوا،

7 ”اے آدم زاد، یہ میرے تخت اور میرے پاؤں کے تلووں کا مقام ہے۔ یہیں مَیں ہمیشہ تک اسرائیلیوں کے درمیان سکونت کروں گا۔ آئندہ نہ کبھی اسرائیلی اور نہ اُن کے بادشاہ میرے مقدّس نام کی بےحرمتی کریں گے۔ نہ وہ اپنی زناکارانہ بت پرستی سے، نہ بادشاہوں کی لاشوں سے

میرے نام کی بے حرمتی کریں گے۔ 8 ماضی میں اسرائیل
کے بادشاہوں نے اپنے محلوں کو میرے گھر کے ساتھ ہی
تعمیر کیا۔ اُن کی دہلیز میری دہلیز کے ساتھ اور اُن کے
دروازے کا بازو میرے دروازے کے بازو کے ساتھ لگتا
تھا۔ ایک ہی دیوار اُنہیں مجھ سے الگ رکھتی تھی۔ یوں
اُنہوں نے اپنی مکروہ حرکتوں سے میرے مقدّس نام کی
بے حرمتی کی، اور جواب میں مَیں نے اپنے غضب میں
اُنہیں ہلاک کر دیا۔ 9 لیکن اب وہ اپنی زناکارانہ بت پرستی
اور اپنے بادشاہوں کی لاشیں مجھ سے دُور رکھیں گے۔ تب
مَیں ہمیشہ تک اُن کے درمیان سکونت کروں گا۔

10 اے آدم زاد، اسرائیلیوں کو اِس گھر کے بارے
میں سنا دے تاکہ اُنہیں اُپنے گناہوں پر شرم آئے۔ وہ
دھیان سے نئے گھر کے نقشے کا مطالعہ کریں۔ 11 اگر
اُنہیں اپنی حرکتوں پر شرم آئے تو اُنہیں گھر کی تفصیلات بھی
دکھا دے، یعنی اُس کی ترتیب، اُس کے آنے جانے کے
راستے اور اُس کا پورا انتظام تمام قواعد اور احکام سمیت۔
سب کچھ اُن کے سامنے ہی لکھ دے تاکہ وہ اُس کے
پورے انتظام کے پابند رہیں اور اُس کے تمام قواعد کی
پیروی کریں۔ 12 رب کے گھر کے لئے میری ہدایت
سن! اِس پہاڑ کی چوٹی گرد و نواح کے تمام علاقے سمیت
مقدّس ترین جگہ ہے۔ یہ گھر کے لئے میری ہدایت ہے۔“

بھسم ہونے والی قربانیوں کی قربان گاہ

13 قربان گاہ یوں بنائی گئی تھی کہ اُس کا پایہ نالی
سے گھرا ہوا تھا جو 21 انچ گہری اور اُتنی ہی چوڑی تھی۔
باہر کی طرف نالی کے کنارے پر چھوٹی سی دیوار تھی جس کی
اونچائی 9 انچ تھی۔ 14 قربان گاہ کے تین حصے تھے۔ سب
سے نچلا حصہ ساڑھے تین فٹ اونچا تھا۔ اِس پر بنا ہوا حصہ
7 فٹ اونچا تھا، لیکن اُس کی چوڑائی کچھ کم تھی، اِس لئے
چاروں طرف نچلے حصے کا اوپر والا کنارہ نظر آتا تھا۔ اِس
کنارے کی چوڑائی 21 انچ تھی۔ تیسرا اور سب سے اوپر
والا حصہ بھی اِسی طرح بنایا گیا تھا۔ وہ دوسرے حصے کی
نسبت کم چوڑا تھا، اِس لئے چاروں طرف دوسرے حصے کا
اوپر والا کنارہ نظر آتا تھا۔ اِس کنارے کی چوڑائی بھی 21
انچ تھی۔ 15 تیسرے حصے پر قربانیاں جلائی جاتی تھیں، اور
چاروں کونوں پر سینگ لگے تھے۔ یہ حصہ بھی 7 فٹ اونچا
تھا۔ 16 قربان گاہ کی اوپر والی سطح مربع شکل کی تھی۔ اُس
کی چوڑائی اور لمبائی اکیس اکیس فٹ تھی۔ 17 دوسرا حصہ
بھی مربع شکل کا تھا۔ اُس کی چوڑائی اور لمبائی ساڑھے
چوبیس چوبیس فٹ تھی۔ اُس کا اوپر والا کنارہ نظر آتا تھا، اور
اُس پر 21 انچ چوڑی نالی تھی، یوں کہ کنارے پر چھوٹی سی
دیوار تھی جس کی اونچائی ساڑھے 10 انچ تھی۔ قربان گاہ پر
چڑھنے کے لئے اُس کے مشرق میں سیڑھی تھی۔

قربان گاہ کی مخصوصیت

18 پھر رب مجھ سے ہم کلام ہوا، ”اے آدم زاد،
رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اِس قربان گاہ کو تعمیر کرنے کے
بعد تجھے اِس پر قربانیاں جلا کر اِسے مخصوص کرنا ہے۔ ساتھ
ساتھ اِس پر قربانیوں کا خون بھی چھڑکنا ہے۔ اِس سلسلے
میں میری ہدایات سن!
19 صرف لاوی کے قبیلے کے اُن اماموں کو رب
کے گھر میں میرے حضور خدمت کرنے کی اجازت ہے جو
صدوق کی اولاد ہیں۔
رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اُنہیں ایک جوان بیل
دے تاکہ وہ اُسے گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کریں۔
20 اِس بیل کا کچھ خون لے کر قربان گاہ کے چاروں

سینگوں، نچلے حصے کے چاروں کونوں اور ارد گرد اُس کے کنارے پر لگا دے۔ یوں تُو قربان گاہ کا کفارہ دے کر اُسے پاک صاف کرے گا۔ 21 اِس کے بعد جوان بَیل کو مقدِس سے باہر کسی مقررہ جگہ پر لے جا۔ وہاں اُسے جلا دینا ہے۔

22 اگلے دن ایک بے عیب بکرے کو قربان کر۔ یہ بھی گناہ کی قربانی ہے، اور اِس کے ذریعے قربان گاہ کو پہلی قربانی کی طرح پاک صاف کرنا ہے۔

23 پاک صاف کرنے کے اِس سلسلے کی تکمیل پر ایک بے عیب بَیل اور ایک بے عیب مینڈھے کو چن کر 24 رب کو پیش کر۔ امام اِن جانوروں پر نمک چھڑک کر اُنہیں رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کریں۔

25 لازم ہے کہ تُو سات دن تک روزانہ ایک بکرا، ایک جوان بَیل اور ایک مینڈھا قربان کرے۔ سب جانور بے عیب ہوں۔ 26 سات دنوں کی اِس کارروائی سے تم قربان گاہ کا کفارہ دے کر اُسے پاک صاف اور مخصوص کرو گے۔ 27 آٹھویں دن سے امام باقاعدہ قربانیاں شروع کر سکیں گے۔ اُس وقت سے وہ تمہارے لئے بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں گے۔ تب تم مجھے منظور ہو گے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔‘‘

رب کے گھر کا بیرونی مشرقی دروازہ بند کیا جاتا ہے

44 میرا راہنما مجھے دوبارہ مقدِس کے بیرونی مشرقی دروازے کے پاس لے گیا۔ اب وہ بند تھا۔ 2 رب نے فرمایا، ’’اب سے یہ دروازہ ہمیشہ تک بند رہے۔ اِسے کبھی نہیں کھولنا ہے۔ کسی کو بھی اِس میں سے داخل ہونے کی اجازت نہیں، کیونکہ رب جو اسرائیل کا خدا ہے اِس دروازے میں سے ہو کر رب کے گھر میں داخل ہوا ہے۔ 3 صرف اسرائیل کے حکمران کو اِس دروازے میں بیٹھنے اور میرے حضور قربانی کا اپنا حصہ کھانے کی اجازت ہے۔ لیکن اِس کے لئے وہ دروازے میں سے گزر نہیں سکے گا بلکہ بیرونی صحن کی طرف سے اُس میں داخل ہو گا۔ وہ دروازے کے ساتھ ملحق برآمدے سے ہو کر وہاں پہنچے گا اور اِسی راستے سے وہاں سے نکلے گا بھی۔‘‘

اکثر لاویوں کی خدمت کو محدود کیا جاتا ہے

4 پھر میرا راہنما مجھے شمالی دروازے میں سے ہو کر دوبارہ اندرونی صحن میں لے گیا۔ ہم رب کے گھر کے سامنے پہنچے۔ مَیں نے دیکھا کہ رب کا گھر رب کے جلال سے معمور ہو رہا ہے۔ مَیں منہ کے بل گر گیا۔

5 رب نے فرمایا، ’’اے آدم زاد، دھیان سے دیکھ، غور سے سن! رب کے گھر کے بارے میں اُن تمام ہدایات پر توجہ دے جو مَیں تجھے بتانے والا ہوں۔ دھیان دے کہ کون کون اُس میں جا سکے گا۔ 6 اِس سرکش قوم اسرائیل کو بتا،

’اے اسرائیلی قوم، رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ تمہاری مکروہ حرکتیں بہت ہیں، اب بس کرو! 7 تم پردیسیوں کو میرے مقدِس میں لائے ہو، ایسے لوگوں کو جو باطن اور ظاہر میں نامختون ہیں۔ اور یہ تم نے اُس وقت کیا جب تم مجھے میری خوراک یعنی چربی اور خون پیش کر رہے تھے۔ یوں تم نے میرے گھر کی بے حرمتی کر کے اپنی گھنونی حرکتوں سے وہ عہد توڑ ڈالا ہے جو مَیں نے تمہارے ساتھ باندھا تھا۔ 8 تم خود میرے مقدِس میں خدمت نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ تم نے پردیسیوں کو یہ ذمہ داری دی تھی کہ وہ تمہاری جگہ یہ خدمت انجام دیں۔

9 اِس لئے رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ آئندہ جو بھی

غیرملکی اندرونی اور بیرونی طور پر نامختون ہے اُسے میرے مقدِس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اِس میں وہ اجنبی بھی شامل ہیں جو اسرائیلیوں کے درمیان رہتے ہیں۔ **10** جب اسرائیلی بھٹک گئے اور مجھ سے دُور ہو کر بتوں کے پیچھے لگ گئے تو اکثر لاوی بھی مجھ سے دُور ہوئے۔ اب اُنہیں اپنے گناہ کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ **11** آئندہ وہ میرے مقدِس میں ہر قسم کی خدمت نہیں کریں گے۔ اُنہیں صرف دروازوں کی پہرہ داری کرنے اور جانوروں کو ذبح کرنے کی اجازت ہو گی۔ اِن جانوروں میں بھسم ہونے والی قربانیاں بھی شامل ہوں گی اور ذبح کی قربانیاں بھی۔ لاوی قوم کی خدمت کے لئے رب کے گھر میں حاضر رہیں گے، **12** لیکن چونکہ وہ اپنے ہم وطنوں کے بتوں کے سامنے لوگوں کی خدمت کر کے اُن کے لئے گناہ کا باعث بنے رہے اِس لئے مَیں نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی ہے کہ اُنہیں اِس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

13 اب سے وہ امام کی حیثیت سے میرے قریب آ کر میری خدمت نہیں کریں گے، اب سے وہ اُن چیزوں کے قریب نہیں آئیں گے جن کو مَیں نے مقدّس ترین قرار دیا ہے۔ **14** اِس کے بجائے مَیں اُنہیں رب کے گھر کے نچلے درجے کی ذمہ داریاں دوں گا۔

اماموں کے لئے ہدایات

15 لیکن رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ لاوی کا ایک خاندان اُن میں شامل نہیں ہے۔ صدوق کا خاندان آئندہ بھی میری خدمت کرے گا۔ اُس کے امام اُس وقت بھی وفاداری سے میرے مقدِس میں میری خدمت کرتے رہے جب اسرائیل کے باقی لوگ مجھ سے دُور ہو گئے تھے۔ اِس لئے یہ آئندہ بھی میرے حضور آ کر مجھے قربانیوں کی چربی اور خون پیش کریں گے۔ **16** صرف یہی امام میرے مقدِس میں داخل ہوں گے اور میری میز پر میری خدمت کر کے میرے تمام فرائض ادا کریں گے۔

17 جب بھی امام اندرونی دروازے میں داخل ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ وہ کتان کے کپڑے پہن لیں۔ اندرونی صحن اور رب کے گھر میں خدمت کرتے وقت اُون کے کپڑے پہننا منع ہے۔ **18** وہ کتان کی پگڑی اور پاجامہ پہنیں، کیونکہ اُنہیں پسینہ دلانے والے کپڑوں سے گریز کرنا ہے۔ **19** جب بھی امام اندرونی صحن سے دوبارہ بیرونی صحن میں جانا چاہیں تو لازم ہے کہ وہ خدمت کے لئے مستعمل کپڑوں کو اُتاریں۔ وہ اِن کپڑوں کو مقدّس کمروں میں چھوڑ آئیں اور عام کپڑے پہن لیں، ایسا نہ ہو کہ مقدّس کپڑے چھونے سے عام لوگوں کی جان خطرے میں پڑ جائے۔

20 نہ امام اپنا سر منڈوائیں، نہ اُن کے بال لمبے ہوں بلکہ وہ اُنہیں کٹواتے رہیں۔ **21** امام کو اندرونی صحن میں داخل ہونے سے پہلے مَے پینا منع ہے۔

22 امام کو کسی طلاق شدہ عورت یا بیوہ سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ صرف اسرائیلی کنواری سے شادی کرے۔ صرف اُس وقت بیوہ سے شادی کرنے کی اجازت ہے جب مرحوم شوہر امام تھا۔

23 امام عوام کو مقدّس اور غیرمقدّس چیزوں میں فرق کی تعلیم دیں۔ وہ اُنہیں ناپاک اور پاک چیزوں میں امتیاز کرنا سکھائیں۔ **24** اگر تنازع ہو تو امام میرے احکام کے مطابق ہی اُس پر فیصلہ کریں۔ اُن کا فرض ہے کہ وہ میری مقررہ عیدوں کو میری ہدایات اور قواعد کے مطابق ہی منائیں۔ وہ میرا سبت کا دن مخصوص و مقدّس رکھیں۔

25 امام اپنے آپ کو کسی لاش کے پاس جانے سے ناپاک نہ کرے۔ اِس کی اجازت صرف اِسی صورت میں ہے کہ اُس کے ماں باپ، بچوں، بھائیوں یا غیرشادی شدہ بہنوں میں سے کوئی انتقال کر جائے۔ 26 اگر کبھی ایسا ہو تو وہ اپنے آپ کو پاک صاف کرنے کے بعد مزید سات دن انتظار کرے، 27 پھر مقدِس کے اندرونی صحن میں جا کر اپنے لئے گناہ کی قربانی پیش کرے۔ تب ہی وہ دوبارہ مقدِس میں خدمت کر سکتا ہے۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

28 صرف مَیں ہی اماموں کا موروثی حصہ ہوں۔ اُنہیں اسرائیل میں موروثی ملکیت مت دینا، کیونکہ مَیں خود اُن کی موروثی ملکیت ہوں۔ 29 کھانے کے لئے اماموں کو غلہ، گناہ اور قصور کی قربانیاں ملیں گی، نیز اسرائیل میں وہ سب کچھ جو رب کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ 30 اماموں کو فصل کے پہلے پھل کا بہترین حصہ اور تمہارے تمام ہدیئے ملیں گے۔ اُنہیں اپنے گندھے ہوئے آٹے سے بھی حصہ دینا ہے۔ تب اللہ کی برکت تیرے گھرانے پر ٹھہرے گی۔
31 جو پرندہ یا دیگر جانور فطری طور پر یا کسی دوسرے جانور کے حملے سے مر جائے اُس کا گوشت کھانا امام کے لئے منع ہے۔

اسرائیل میں رب کا حصہ

45 جب تم ملک کو قرعہ ڈال کر قبیلوں میں تقسیم کرو گے تو ایک حصے کو رب کے لئے مخصوص کرنا ہے۔ اُس زمین کی لمبائی ساڑھے 12 کلومیٹر اور چوڑائی 10 کلومیٹر ہو گی۔ پوری زمین مقدّس ہو گی۔
2 اِس خطے میں ایک پلاٹ رب کے گھر کے لئے مخصوص ہو گا۔ اُس کی لمبائی بھی 875 فٹ ہو گی اور اُس کی چوڑائی بھی۔ اُس کے ارد گرد کھلی جگہ ہو گی جس کی چوڑائی ساڑھے 87 فٹ ہو گی۔ 3 خطے کا آدھا حصہ الگ کیا جائے۔ اُس کی لمبائی ساڑھے 12 کلومیٹر اور چوڑائی 5 کلومیٹر ہو گی، اور اُس میں مقدِس یعنی مقدّس ترین جگہ ہو گی۔ 4 یہ خطہ ملک کا مقدّس علاقہ ہو گا۔ وہ اُن اماموں کے لئے مخصوص ہو گا جو مقدِس میں اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ اُس میں اُن کے گھر اور مقدِس کا مخصوص پلاٹ ہو گا۔
5 خطے کا دوسرا حصہ اُن باقی لاویوں کو دیا جائے گا جو رب کے گھر میں خدمت کریں گے۔ یہ اُن کی ملکیت ہو گی، اور اُس میں وہ اپنی آبادیاں بنا سکیں گے۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی پہلے حصے کے برابر ہو گی۔
6 مقدّس خطے سے ملحق ایک اَور خطہ ہو گا جس کی لمبائی ساڑھے 12 کلومیٹر اور چوڑائی ڈھائی کلومیٹر ہو گی۔ یہ ایک ایسے شہر کے لئے مخصوص ہو گا جس میں کوئی بھی اسرائیلی رہ سکے گا۔

حکمران کے لئے زمین

7 حکمران کے لئے بھی زمین الگ کرنی ہے۔ یہ زمین مقدّس خطے کی مشرقی حد سے لے کر ملک کی مشرقی سرحد تک اور مقدّس خطے کی مغربی حد سے لے کر سمندر تک ہو گی۔ چنانچہ مشرق سے مغرب تک مقدّس خطے اور حکمران کے علاقے کا مل ملا کر فاصلہ اُتنا ہے جتنا قبائلی علاقوں کا ہے۔ 8 یہ علاقہ ملکِ اسرائیل میں حکمران کا حصہ ہو گا۔ پھر وہ آئندہ میری قوم پر ظلم نہیں کرے گا بلکہ ملک کے باقی حصے کو اسرائیل کے قبیلوں پر چھوڑے گا۔

حکمران کے لئے ہدایات

9 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اے اسرائیلی حکمرانو،

اب بس کرو! اپنی غلط حرکتوں سے باز آؤ۔ اپنا ظلم و تشدد چھوڑ کر انصاف اور راست بازی قائم کرو۔ میری قوم کو اُس کی موروثی زمین سے بھگانے سے باز آؤ۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

10 صحیح ترازو استعمال کرو، تمہارے باٹ اور پیمائش کے آلات غلط نہ ہوں۔ **11** غلہ ناپنے کا برتن بنام ایفہ مائع ناپنے کے برتن بنام بَت جتنا بڑا ہو۔ دونوں کے لئے کسوٹی خومر ہے۔ ایک خومر 10 ایفہ اور 10 بَت کے برابر ہے۔ **12** تمہارے باٹ یوں ہوں کہ 20 جیرہ 1 مثقال کے برابر اور 60 مثقال 1 مانہ کے برابر ہوں۔

13 درجِ ذیل تمہارے باقاعدہ ہدیئے ہیں:

اناج: تمہاری فصل کا 60واں حصہ

جو: تمہاری فصل کا 60واں حصہ

14 زیتون کا تیل: تمہاری فصل کا 100واں حصہ (تیل کو بَت کے حساب سے ناپنا ہے۔ 10 بَت 1 خومر اور 1 کور کے برابر ہیں۔)

15 200 بھیڑ بکریوں میں سے ایک۔

یہ چیزیں غلہ کی نذروں کے لئے، بھسم ہونے والی قربانیوں اور سلامتی کی قربانیوں کے لئے مقرر ہیں۔ اُن سے قوم کا کفارہ دیا جائے گا۔ یہ رب قادرِ مطلق کا فرمان ہے۔

16 لازم ہے کہ تمام اسرائیلی یہ ہدیئے ملک کے حکمران کے حوالے کریں۔ **17** حکمران کا فرض ہوگا کہ وہ نئے چاند کی عیدوں، سبت کے دنوں اور دیگر عیدوں پر تمام اسرائیلی قوم کے لئے قربانیاں مہیا کرے۔ اِن میں بھسم ہونے والی قربانیاں، گناہ اور سلامتی کی قربانیاں اور غلہ اور مَے کی نذریں شامل ہوں گی۔ یوں وہ اسرائیل کا کفارہ دے گا۔

بڑی عیدوں پر قربانیاں

18 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ پہلے مہینے* کے پہلے دن کو ایک بے عیب بَیل کو قربان کر کے مقدِس کو پاک صاف کر۔ **19** امام بَیل کا خون لے کر اُسے رب کے گھر کے دروازوں کے بازوؤں، قربان گاہ کے درمیانی حصے کے کونوں اور اندرونی صحن میں پہنچانے والے دروازوں کے بازوؤں پر لگا دے۔ **20** یہی عمل پہلے مہینے* کے ساتویں دن بھی کر تاکہ اُن سب کا کفارہ دیا جائے جنہوں نے غیرارادی طور پر یا بےخبری سے گناہ کیا ہو۔ یوں تم رب کے گھر کا کفارہ دو گے۔

21 پہلے مہینے* کے چودھویں دن فسح کی عید کا آغاز ہو۔ اُسے سات دن مناؤ، اور اُس کے دوران صرف بےخمیری روٹی کھاؤ۔ **22** پہلے دن ملک کا حکمران اپنے اور تمام قوم کے لئے گناہ کی قربانی کے طور پر ایک بَیل پیش کرے۔ **23** نیز، وہ عید کے سات دن کے دوران روزانہ سات بے عیب بَیل اور سات مینڈھے بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر قربان کرے اور گناہ کی قربانی کے طور پر ایک ایک بکرا پیش کرے۔ **24** وہ ہر بَیل اور ہر مینڈھے کے ساتھ ساتھ غلہ کی نذر بھی پیش کرے۔ اِس کے لئے وہ فی جانور 16 کلوگرام میدہ اور 4 لٹر تیل مہیا کرے۔

25 ساتویں مہینے** کے پندرھویں دن جھونپڑیوں کی عید شروع ہوتی ہے۔ حکمران اِس عید پر بھی سات دن کے دوران وہی قربانیاں پیش کرے جو فسح کی عید کے لئے درکار ہیں یعنی گناہ کی قربانیاں، بھسم ہونے والی قربانیاں، غلہ کی نذریں اور تیل۔

*مارچ تا اپریل **ستمبر تا اکتوبر

عیدوں پر حکمران کی جانب سے قربانیاں

46 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ لازم ہے کہ اندرونی صحن میں پہنچانے والا مشرقی دروازہ اتوار سے لے کر جمعہ تک بند رہے۔ اُسے صرف سبت اور نئے چاند کے دن کھولنا ہے۔ 2 اُس وقت حکمران بیرونی صحن سے ہو کر مشرقی دروازے کے برآمدے میں داخل ہو جائے اور اُس میں سے گزر کر دروازے کے بازو کے پاس کھڑا ہو جائے۔ وہاں سے وہ اماموں کو اُس کی بھسم ہونے والی اور سلامتی کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے دیکھ سکے گا۔ دروازے کی دہلیز پر وہ سجدہ کرے گا، پھر چلا جائے گا۔ یہ دروازہ شام تک کھلا رہے۔ 3 لازم ہے کہ باقی اسرائیلی سبت اور نئے چاند کے دن بیرونی صحن میں عبادت کریں۔ وہ اِسی مشرقی دروازے کے پاس آ کر میرے حضور اوندھے منہ ہو جائیں۔

4 سبت کے دن حکمران چھ بے عیب بھیڑ کے بچے اور ایک بے عیب مینڈھا چن کر رب کو بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 5 وہ ہر مینڈھے کے ساتھ غلہ کی نذر بھی پیش کرے یعنی 16 کلو گرام میدہ اور 4 لٹر زیتون کا تیل۔ ہر بھیڑ کے بچے کے ساتھ وہ اُتنا ہی غلہ دے جتنا جی چاہے۔ 6 نئے چاند کے دن وہ ایک جوان بیل، چھ بھیڑ کے بچے اور ایک مینڈھا پیش کرے۔ سب بے عیب ہوں۔ 7 جوان بیل اور مینڈھے کے ساتھ غلہ کی نذر بھی پیش کی جائے۔ غلہ کی یہ نذر 16 کلو گرام میدے اور 4 لٹر زیتون کے تیل پر مشتمل ہو۔ وہ ہر بھیڑ کے بچے کے ساتھ اُتنا ہی غلہ دے جتنا جی چاہے۔

8 حکمران اندرونی مشرقی دروازے میں بیرونی صحن سے ہو کر داخل ہو، اور وہ اِسی راستے سے نکلے بھی۔ 9 جب باقی اسرائیلی کسی عید پر رب کو سجدہ کرنے آئیں تو جو شمالی دروازے سے بیرونی صحن میں داخل ہوں وہ عبادت کے بعد جنوبی دروازے سے نکلیں، اور جو جنوبی دروازے سے داخل ہوں وہ شمالی دروازے سے نکلیں۔ کوئی اُس دروازے سے نہ نکلے جس میں سے وہ داخل ہوا بلکہ مقابل کے دروازے سے۔ 10 حکمران اُس وقت صحن میں داخل ہو جب باقی اسرائیلی داخل ہو رہے ہوں، اور وہ اُس وقت روانہ ہو جب باقی اسرائیلی روانہ ہو جائیں۔

11 عیدوں اور مقررہ تہواروں پر بیل اور مینڈھے کے ساتھ غلہ کی نذر پیش کی جائے۔ غلہ کی یہ نذر 16 کلو گرام میدے اور 4 لٹر زیتون کے تیل پر مشتمل ہو۔ حکمران بھیڑ کے بچوں کے ساتھ اُتنا ہی غلہ دے جتنا جی چاہے۔

12 جب حکمران اپنی خوشی سے مجھے قربانی پیش کرنا چاہے خواہ بھسم ہونے والی یا سلامتی کی قربانی ہو، تو اُس کے لئے اندرونی دروازے کا مشرقی دروازہ کھولا جائے۔ وہاں وہ اپنی قربانی یوں پیش کرے جس طرح سبت کے دن کرتا ہے۔ اُس کے نکلنے پر یہ دروازہ بند کر دیا جائے۔

روزانہ کی قربانی

13 اسرائیل رب کو ہر صبح ایک بے عیب یک سالہ بھیڑ کا بچہ پیش کرے۔ بھسم ہونے والی یہ قربانی روزانہ چڑھائی جائے۔ 14 ساتھ ساتھ غلہ کی نذر پیش کی جائے۔ اِس کے لئے سوا لٹر زیتون کا تیل ڈھائی کلو گرام میدے کے ساتھ ملایا جائے۔ غلہ کی یہ نذر ہمیشہ ہی مجھے پیش کرنی ہے۔ 15 لازم ہے کہ ہر صبح بھیڑ کا بچہ، میدہ اور تیل میرے لئے جلایا جائے۔

حکمران کی موروثی زمین

16 قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ اگر اسرائیل کا حکمران

اپنے کسی بیٹے کو کچھ موروثی زمین دے تو یہ زمین بیٹے کی موروثی زمین بن کر اُس کی اولاد کی ملکیت رہے گی۔ **17** لیکن اگر حکمران کچھ موروثی زمین اپنے کسی ملازم کو دے تو یہ زمین صرف اگلے بحالی کے سال تک ملازم کے ہاتھ میں رہے گی۔ پھر یہ دوبارہ حکمران کے قبضے میں واپس آئے گی۔ کیونکہ یہ موروثی زمین مستقل طور پر اُس کی اور اُس کے بیٹوں کی ملکیت ہے۔ **18** حکمران کو جبراً دوسرے اسرائیلیوں کی موروثی زمین اپنانے کی اجازت نہیں۔ لازم ہے کہ جو بھی زمین وہ اپنے بیٹوں میں تقسیم کرے وہ اُس کی اپنی ہی موروثی زمین ہو۔ میری قوم میں سے کسی کو نکال کر اُس کی موروثی زمین سے محروم کرنا منع ہے۔“

رب کے گھر کا کچن

19 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے اُن کمروں کے دروازے کے پاس لے گیا جن کا رخ شمال کی طرف تھا اور جو اندرونی صحن کے جنوبی دروازے کے قریب تھے۔ یہ اماموں کے مقدّس کمرے ہیں۔ اُس نے مجھے کمروں کے مغربی سرے میں ایک جگہ دکھا کر **20** کہا، ”یہاں امام وہ گوشت اُبالیں گے جو گناہ اور قصور کی قربانیوں میں سے اُن کا حصہ بنتا ہے۔ یہاں وہ غلہ کی نذر لے کر روٹی بھی بنائیں گے۔ قربانیوں میں سے کوئی بھی چیز بیرونی صحن میں نہیں لائی جا سکتی، ایسا نہ ہو کہ مقدّس چیزیں چھونے سے عام لوگوں کی جان خطرے میں پڑ جائے۔“

21 پھر میرا راہنما دوبارہ میرے ساتھ بیرونی صحن میں آ گیا۔ وہاں اُس نے مجھے اُس کے چار کونے دکھائے۔ ہر کونے میں ایک صحن تھا **22** جس کی لمبائی 70 فٹ اور چوڑائی ساڑھے 52 فٹ تھی۔ ہر صحن اِتنا ہی بڑا تھا **23** اور ایک دیوار سے گھرا ہوا تھا۔ دیوار کے ساتھ ساتھ چولھے تھے۔ **24** میرے راہنما نے مجھے بتایا، ”یہ وہ کچن ہیں جن میں رب کے گھر کے خادم لوگوں کی پیش کردہ قربانیاں اُبالیں گے۔“

رب کے گھر میں سے نکلنے والا دریا

47 اِس کے بعد میرا راہنما مجھے ایک بار پھر رب کے گھر کے دروازے کے پاس لے گیا۔ یہ دروازہ مشرق میں تھا، کیونکہ رب کے گھر کا رخ ہی مشرق کی طرف تھا۔ مَیں نے دیکھا کہ دہلیز کے نیچے سے پانی نکل رہا ہے۔ دروازے سے نکل کر وہ پہلے رب کے گھر کی جنوبی دیوار کے ساتھ ساتھ بہتا تھا، پھر قربان گاہ کے جنوب میں سے گزر کر مشرق کی طرف بہہ نکلا۔ **2** میرا راہنما میرے ساتھ بیرونی صحن کے شمالی دروازے میں سے نکلا۔ باہر چاردیواری کے ساتھ ساتھ چلتے چلتے ہم بیرونی صحن کے مشرقی دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ مَیں نے دیکھا کہ پانی اِس دروازے کے جنوبی حصے میں سے نکل رہا ہے۔

3 ہم پانی کے کنارے کنارے چل پڑے۔ میرے راہنما نے اپنے فیتے کے ساتھ آدھا کلومیٹر کا فاصلہ ناپا۔ پھر اُس نے مجھے پانی میں سے گزرنے کو کہا۔ یہاں پانی ٹخنوں تک پہنچتا تھا۔ **4** اُس نے مزید آدھے کلومیٹر کا فاصلہ ناپا، پھر مجھے دوبارہ پانی میں سے گزرنے کو کہا۔ اب پانی گھٹنوں تک پہنچا۔ جب اُس نے تیسری مرتبہ آدھا کلومیٹر کا فاصلہ ناپ کر مجھے اُس میں سے گزرنے دیا تو پانی کمر تک پہنچا۔ **5** ایک آخری دفعہ اُس نے آدھے کلومیٹر کا فاصلہ ناپا۔ اب مَیں پانی میں سے گزر نہ سکا۔ پانی اِتنا گہرا تھا کہ اُس میں سے گزرنے کے لئے تیرنے کی ضرورت تھی۔

6 اُس نے مجھ سے پوچھا، ”اے آدم زاد، کیا تُو نے

غور کیا ہے؟" پھر وہ مجھے دریا کے کنارے تک واپس لایا۔
7 جب واپس آیا تو مَیں نے دیکھا کہ دریا کے
دونوں کناروں پر متعدد درخت لگے ہیں۔ 8 وہ بولا، "یہ
پانی مشرق کی طرف بہہ کر وادیٔ یردن میں پہنچتا ہے۔ اُسے
پار کر کے وہ بحیرۂ مردار میں آ جاتا ہے۔ اُس کے اثر سے
بحیرۂ مردار کا نمکین پانی پینے کے قابل ہو جائے گا۔ 9 جہاں
بھی دریا بہے گا وہاں کے بے شمار جاندار جیتے رہیں گے۔
بہت مچھلیاں ہوں گی، اور دریا بحیرۂ مردار کا نمکین پانی پینے
کے قابل بنائے گا۔ جہاں سے بھی گزرے گا وہاں سب کچھ
پھلتا پھولتا رہے گا۔ 10 عین جدی سے لے کر عین عجلیم
تک اُس کے کناروں پر مچھیرے کھڑے ہوں گے۔ ہر
طرف اُن کے جال سوکھنے کے لئے پھیلائے ہوئے نظر
آئیں گے۔ دریا میں ہر قسم کی مچھلیاں ہوں گی، اُتنی جتنی
بحیرۂ روم میں پائی جاتی ہیں۔ 11 صرف بحیرۂ مردار کے
اردگرد کی دلدلی جگہوں اور جوہڑوں کا پانی نمکین رہے گا،
کیونکہ وہ نمک حاصل کرنے کے لئے استعمال ہو گا۔ 12 دریا
کے دونوں کناروں پر ہر قسم کے پھل دار درخت اُگیں گے۔
اِن درختوں کے پتے نہ کبھی مرجھائیں گے، نہ کبھی اُن کا
پھل ختم ہو گا۔ وہ ہر مہینے پھل لائیں گے، اِس لئے کہ
مقدِس کا پانی اُن کی آب پاشی کرتا رہے گا۔ اُن کا پھل
لوگوں کی خوراک بنے گا، اور اُن کے پتے شفا دیں گے۔"

اسرائیل کی سرحدیں

13 پھر رب قادرِ مطلق نے فرمایا، "مَیں تجھے اُس
ملک کی سرحدیں بتاتا ہوں جو بارہ قبیلوں میں تقسیم کرنا
ہے۔ یوسف کو دو حصے دینے ہیں، باقی قبیلوں کو ایک ایک
حصہ۔ 14 مَیں نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر قسم کھائی تھی کہ مَیں یہ
ملک تمہارے باپ دادا کو عطا کروں گا، اِس لئے تم یہ ملک
میراث میں پاؤ گے۔ اب اُسے آپس میں برابر تقسیم کر لو۔
15 شمالی سرحد بحیرۂ روم سے شروع ہو کر مشرق کی
طرف حتلون، لبوحمات اور صداد کے پاس سے گزرتی ہے۔
16 وہاں سے وہ بیروتا اور سبریم کے پاس پہنچتی ہے (سبریم
ملکِ دمشق اور ملکِ حمات کے درمیان واقع ہے)۔ پھر
سرحد حصر عینان شہر تک آگے نکلتی ہے جو حوران کی سرحد پر
واقع ہے۔ 17 غرض شمالی سرحد بحیرۂ روم سے لے کر
حصر عینان تک پہنچتی ہے۔ دمشق اور حمات کی سرحدیں اُس
کے شمال میں ہیں۔
18 ملک کی مشرقی سرحد وہاں شروع ہوتی ہے جہاں
دمشق کا علاقہ حوران کے پہاڑی علاقے سے ملتا ہے۔
وہاں سے سرحد دریائے یردن کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی
جنوب میں بحیرۂ روم کے پاس تمر شہر تک پہنچتی ہے۔ یوں
دریائے یردن ملکِ اسرائیل کی مشرقی سرحد اور ملکِ جِلعاد
کی مغربی سرحد ہے۔
19 جنوبی سرحد تمر سے شروع ہو کر جنوب مغرب کی
طرف چلتی چلتی مریبہ قادس کے چشموں تک پہنچتی ہے۔ پھر وہ
شمال مغرب کی طرف رخ کر کے مصر کی سرحد یعنی وادیٔ مصر
کے ساتھ ساتھ بحیرۂ روم تک پہنچتی ہے۔
20 مغربی سرحد بحیرۂ روم ہے جو شمال میں لبوحمات
کے مقابل ختم ہوتی ہے۔
21 ملک کو اپنے قبیلوں میں تقسیم کرو! 22 یہ تمہاری
موروثی زمین ہو گی۔ جب تم قرعہ ڈال کر اُسے آپس میں
تقسیم کرو تو اُن غیرملکیوں کو بھی زمین ملنی ہے جو تمہارے
درمیان رہتے اور جن کے بچے یہاں پیدا ہوئے ہیں۔
تمہارا اُن کے ساتھ ویسا سلوک ہو جیسا اسرائیلیوں کے
ساتھ۔ قرعہ ڈالتے وقت اُنہیں اسرائیلی قبیلوں کے ساتھ
زمین ملنی ہے۔ 23 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ جس قبیلے

میں بھی پردیسی آباد ہوں وہاں تمہیں اُنہیں موروثی زمین دینی ہے۔

قبیلوں میں ملک کی تقسیم

48 **1-7** اسرائیل کی شمالی سرحد بحیرۂ روم سے شروع ہو کر مشرق کی طرف حتلون، لبوحمات اور حصرعینان کے پاس سے گزرتی ہے۔ دمشق اور حمات سرحد کے شمال میں ہیں۔ ہر قبیلے کو ملک کا ایک حصہ ملے گا۔ ہر خطے کا ایک سرا ملک کی مشرقی سرحد اور دوسرا سرا مغربی سرحد ہو گا۔ شمال سے لے کر جنوب تک قبائلی علاقوں کی یہ ترتیب ہو گی: دان، آشر، نفتالی، منسّی، افرائیم، روبن اور یہوداہ۔

ملک کے بیچ میں مخصوص علاقہ

8 یہوداہ کے جنوب میں وہ علاقہ ہو گا جو تمہیں میرے لئے الگ کرنا ہے۔ قبائلی علاقوں کی طرح اُس کا بھی ایک سرا ملک کی مشرقی سرحد اور دوسرا سرا مغربی سرحد ہو گا۔ شمال سے جنوب تک کا فاصلہ ساڑھے 12 کلومیٹر ہے۔ اُس کے بیچ میں مقدِس ہے۔

9 اِس علاقے کے درمیان ایک خاص خطہ ہو گا۔ مشرق سے مغرب تک اُس کا فاصلہ ساڑھے 12 کلومیٹر ہو گا جبکہ شمال سے جنوب تک فاصلہ 10 کلومیٹر ہو گا۔ رب کے لئے مخصوص اِس خطے **10** کا ایک حصہ اماموں کے لئے مخصوص ہو گا۔ اِس حصے کا فاصلہ مشرق سے مغرب تک ساڑھے 12 کلومیٹر اور شمال سے جنوب تک 5 کلومیٹر ہو گا۔ اِس کے بیچ میں ہی رب کا مقدِس ہو گا۔ **11** یہ مقدّس علاقہ لاوی کے خاندان صدوق کے مخصوص و مقدّس کئے گئے اماموں کو دیا جائے گا۔ کیونکہ جب اسرائیلی مجھ سے برگشتہ ہوئے تو باقی لاوی اُن کے ساتھ بھٹک گئے، لیکن صدوق کا خاندان وفاداری سے میری خدمت کرتا رہا۔ **12** اِس لئے اُنہیں میرے لئے مخصوص علاقے کا مقدّس ترین حصہ ملے گا۔ یہ لاویوں کے خطے کے شمال میں ہو گا۔ **13** اماموں کے جنوب میں باقی لاویوں کا خطہ ہو گا۔ مشرق سے مغرب تک اُس کا فاصلہ ساڑھے 12 کلومیٹر اور شمال سے جنوب تک 5 کلومیٹر ہو گا۔

14 رب کے لئے مخصوص یہ علاقہ پورے ملک کا بہترین حصہ ہے۔ اُس کا کوئی بھی پلاٹ کسی دوسرے کے ہاتھ میں دینے کی اجازت نہیں۔ اُسے نہ بیچا جائے، نہ کسی دوسرے کو کسی پلاٹ کے عوض میں دیا جائے۔ کیونکہ یہ علاقہ رب کے لئے مخصوص و مقدّس ہے۔

15 رب کے مقدِس کے اِس خاص علاقے کے جنوب میں ایک اَور خطہ ہو گا جس کی لمبائی ساڑھے 12 کلومیٹر اور چوڑائی اڑھائی کلومیٹر ہے۔ وہ مقدّس نہیں ہے بلکہ عام لوگوں کی رہائش کے لئے ہو گا۔

اِس کے بیچ میں شہر ہو گا، جس کے اردگرد چراگاہیں ہوں گی۔ **16** یہ شہر مربع شکل کا ہو گا۔ لمبائی اور چوڑائی دونوں سوا دو دو کلومیٹر ہو گی۔

17 شہر کے چاروں طرف جانوروں کو چرانے کی کھلی جگہ ہو گی جس کی چوڑائی 133 میٹر ہو گی۔ **18** چونکہ شہر اپنے خطے کے بیچ میں ہو گا اِس لئے مذکورہ کھلی جگہ کے مشرق میں ایک خطہ باقی رہ جائے گا جس کا مشرق سے شہر تک فاصلہ 5 کلومیٹر اور شمال سے جنوب تک فاصلہ اڑھائی کلومیٹر ہو گا۔ شہر کے مغرب میں بھی اِتنا ہی بڑا خطہ ہو گا۔ اِن دو خطوں میں کھیتی باڑی کی جائے گی جس کی پیداوار شہر میں کام کرنے والوں کی خوراک ہو گی۔ **19** شہر میں کام کرنے والے تمام قبیلوں کے ہوں گے۔ وہی اِن کھیتوں کی کھیتی باڑی کریں گے۔

20 چنانچہ میرے لئے الگ کیا گیا یہ پورا علاقہ مربع شکل کا ہے۔ اُس کی لمبائی اور چوڑائی ساڑھے بارہ بارہ کلومیٹر ہے۔ اِس میں شہر بھی شامل ہے۔

22-21 مذکورہ مقدّس خطے میں مقدِس، اماموں اور باقی لاویوں کی زمینیں ہیں۔ اُس کے مشرق اور مغرب میں باقی ماندہ زمین حکمران کی ملکیت ہے۔ مقدّس خطے کے مشرق میں حکمران کی زمین ملک کی مشرقی سرحد تک ہو گی اور مقدّس خطے کے مغرب میں وہ سمندر تک ہو گی۔ شمال سے جنوب تک وہ مقدّس خطے جتنی چوڑی یعنی ساڑھے 12 کلومیٹر ہو گی۔ شمال میں یہوداہ کا قبائلی علاقہ ہو گا اور جنوب میں بن یمین کا۔

دیگر قبیلوں کی زمین

27-23 ملک کے اِس خاص درمیانی حصے کے جنوب میں باقی قبیلوں کو ایک ایک علاقہ ملے گا۔ ہر علاقے کا ایک سرا ملک کی مشرقی سرحد اور دوسرا سرا بحیرۂ روم ہو گا۔ شمال سے لے کر جنوب تک قبائلی علاقوں کی یہ ترتیب ہو گی: بن یمین، شمعون، اشکار، زبولون اور جد۔

28 جد کے قبیلے کی جنوبی سرحد ملک کی سرحد بھی ہے۔ وہ تمر سے جنوب مغرب میں مریبہ قادس کے چشموں تک چلتی ہے، پھر مصر کی سرحد یعنی وادیٔ مصر کے ساتھ ساتھ شمال مغرب کا رخ کر کے بحیرۂ روم تک پہنچتی ہے۔

29 رب قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہی تمہارا ملک ہو گا! اُسے اسرائیلی قبیلوں میں تقسیم کرو۔ جو کچھ بھی اُنہیں قرعہ ڈال کر ملے وہ اُن کی موروثی زمین ہو گی۔

یروشلم کے دروازے

34-30 یروشلم شہر کے 12 دروازے ہوں گے۔ فصیل کی چاروں دیواریں سوا دو دو کلومیٹر لمبی ہوں گی۔ ہر دیوار کے تین دروازے ہوں گے، غرض کُل بارہ دروازے ہوں گے۔ ہر ایک کا نام کسی قبیلے کا نام ہو گا۔ چنانچہ شمال میں روبن کا دروازہ، یہوداہ کا دروازہ اور لاوی کا دروازہ ہو گا، مشرق میں یوسف کا دروازہ، بن یمین کا دروازہ اور دان کا دروازہ ہو گا، جنوب میں شمعون کا دروازہ، اِشکار کا دروازہ اور زبولون کا دروازہ ہو گا، اور مغرب میں جد کا دروازہ، آشر کا دروازہ اور نفتالی کا دروازہ ہو گا۔ **35** فصیل کی پوری لمبائی 9 کلومیٹر ہے۔

تب شہر 'یہاں رب ہے' کہلائے گا!''